٢٦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلستان سعدیؒ

ناشر

خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران - ڈھاکا

GULISTANE SA'ADI–
'Gulistan' the famous poetical work of Sheikh Sa'adi, the celebrated Iranian poet with annotations in Urdu.
Published by– The Cultural Centre of the Islamic Republic of Iran, Dhaka.
Date of Publication: January 1, 1984.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد!

خداوند کریم کا ہزار شکر ہے کہ اس نے اس امتِ مرحومہ میں ہر دور میں کچھ ایسے مبارک نفوس پیدا کئے جنہوں نے امت کی اصلاح کے لئے اپنی زندگی کو وقف کردیا ایسے ہی مبارک نفوس میں شیخ سعدی علیہ الرحمۃ بھی شامل ہیں جن کے ارشاداتِ عالیہ سے دنیا اب تک فیض اٹھارہی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ اٹھاتی رہے گی۔

شیخ کا اسم گرامی شرف الدین اور لقب مصلح، سعدی تخلص ہے اور تخلص کی وجہ یہ ہے کہ شیخ کے والد عبداللہ، شیراز کے حکمراں سعد زنگی کے یہاں کسی منصب پر فائز تھے اور شیخ کو بچپن ہی سے ادب وشعر سے دلچسپی تھی اس لئے بچپن میں حاکمِ وقت کی مناسبت سے سعدی تخلص تجویز فرمالیا۔

شیخ کے والد عبداللہ باخدا متقی آدمی تھے، یہی وجہ ہے کہ شیخ کو بچپن ہی سے عبادت وریاضت اور تلاوتِ قرآن کا خاص ذوق پیدا ہوگیا تھا، شیخ نے بوستاں میں تحریر فرمایا ہے کہ والدِ بزرگوار کی تربیت اور تادیبانہ سرزنش نے میری صلاحیتوں کے اُجاگر کرنے میں بڑا کام کیا، لیکن شیخ سعدی کو اپنے والد کے سائے سے جلد محروم ہونا پڑا اس لئے شیخ کو اپنی تعلیم کے لئے سفر کرنا پڑا جس کے لئے شیخ نے مدرسہ نظامیہ بغداد کو پسند فرمایا کیونکہ اہلِ شیراز کو بھی اس مدرسہ سے خاص تعلق تھا، شیخ جب اس مدرسہ میں تشریف لائے تو ابواسحٰق شیرازی نے جو مدرسہ نظامیہ کے متولّی تھے شیخ کا وظیفہ مقرر

فرمادیا جس کی وجہ سے شیخ دل جمعی سے تحصیلِ علم میں مشغول ہوگئے، شیخ کے اساتذہ میں سب سے زیادہ جلیل القدر استاذ علّامہ ابوالفرج عبدالرحمن بن جوزی ہیں جو اپنے وقت کے امام علم وفن سمجھے جاتے تھے، جس طرح شیخ کو علم کی تسکین کے لئے ایسا جلیل القدر امام ملا اسی طرح شیخ کو مقاماتِ تصوّف طے کرنے کے لئے شیخ شہاب الدینؒ جیسا امام تصوف بھی ملا، ان دونوں ائمہ وقت نے شیخ کی جملہ صلاحیتوں کو ایسا اجاگر کیا کہ انشاء اللہ دنیا ہمیشہ ان سے فیض اٹھاتی رہے گی۔

بوستان کی طرح گلستاں بھی شیخ کی اہم تصنیف ہے اور جس طرح نظم میں بوستان کو امتیاز وشرف حاصل ہے اسی طرح نثر میں گلستان کو امتیاز حاصل ہے فارسی ادبیات میں تین شاعر اپنی اپنی صنف میں امام مانے جاتے ہیں۔

در شعر سہ کس پیمبرانند ✻ ہر چند کہ لا نبیّ بعدی

ادبیات وقصیدہ وغزل را ✻ فردوسی وانوری وسعدی

اس طرح دور ودراز ممالک کے سلاطین کی دعوت بھی شیخ کو پہنچی، لیکن بڑھاپے کے عذر سے شیخ وہاں تشریف نہ لیجا سکے، اور ایسے متعدد واقعات ہیں. تبریز کے حمام میں ہمام تبریزیؒ نام کے مشہور شاعر سے بہت دیر مباحثہ رہا اور جب تک اُسے معلوم نہ ہوا کہ شیخ سعدیؒ یہی ہیں برابر نوک جھونک جاری رہی اور جب علم ہوگیا کہ یہی سعدی ہیں تو معذرت کرنے لگا۔

یہی وجہ ہے کہ زندگی میں اور وفات کے بعد شیخ کو غزل کا پیمبر قرار دیا گیا ہے شیخ کے بارے میں بڑے لوگوں کی نہایت عمدہ رائیں ہیں جن کے اظہار کا یہ موقع نہیں ہے۔

شیخ کی تمام نظم ونثر، فارسی وعربی کی تالیفات جو زندگی میں اور وفات کے بعد مرتّب کی گئی ہیں تقریباً بارہ ہیں، لیکن ان میں گلستاں اور بوستاں کو سب سے زیادہ علمی مقام اور عالمگیر شہرت حاصل ہے اور ان دونوں میں گلستاں، بوستاں سے

کئی اعتبار سے فوقیت رکھتی ہے کیونکہ فارسی نظم میں اور بھی کئی کتابیں ایسی ملیں گی جو حسن ادا اور شہرت میں بوستاں کا مقابلہ کرسکتی ہیں لیکن نثر میں اور وہ بھی وعظ و نصیحت جیسے خشک موضوع پر کوئی کتاب ایسی نظر نہیں آتی جو گلستاں کے پایہ کی ہو۔

تقریباً سات سو برس سے ان کتابوں کی تعلیم ہندوستان، پاکستان و ایران و افغانستان ترکستان وغیرہ میں جاری ہے، بچپن اور بڑھاپے دونوں میں انسان کو ان سے برابر کا شغف رہتا ہے، علما و مشائخ، وزرا و سلاطین، ادیب و شاعر، درویش اور فقیر سب ہی کیلئے اس میں اپنے اپنے مذاق کا پورا پورا مواد موجود ہے، یہی وجہ ہے کہ ابتدا سے لے کر آج تک ہزاروں قلمی نسخے لکھے گئے، کروڑوں مرتبہ چھپی اور صرف مشرق ہی نے نہیں بلکہ مغرب نے بھی ان کی عظمت و عزت کے سامنے سر جھکایا۔

اس کی عزت و عظمت کا اندازہ لگانے کے لئے یہ جان لینا ضروری ہے کہ گلستاں کو جس قدر دوسری زبانوں میں منتقل کیا گیا ہے اتنا فارسی کی اور کسی کتاب کو نہیں کیا گیا یہ کام شیخ کے آخری زمانہ میں شروع ہو گیا تھا اور آج تک جاری ہے، عبداللہ شیرازی نے شیخ کی زندگی ہی میں مختلف مقامات کا عربی میں ترجمہ کیا اور آج تک سلسلہ جاری ہے مشرق کی طرح مغرب کے ممالک میں شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے مدح خواں، ان کی کتابوں کے قدرداں اور ان کے اصلاحی کارناموں سے اچھا اثر لینے والے بڑی تعداد میں موجود ہیں سے

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

٭٭٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مِنّت[1] خدائے[2] را عزّ و جل کہ طاعتش موجب قربتست[3] و بشکر اندرش مزید نعمت[4] ہر نفسے[5] کہ فرو میرود مُمدّ حیاتست و چوں بر می آید مُفرّح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجودست و بر ہر نعمتے شکرے واجب

بیت

از دست و زباں کہ برآید | کز عہدۂ شکرش بدر آید

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا ؕ وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ[6]

قطعہ[7]

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش | عذر بدرگاہِ خدا آورد
ورنہ سزاوارِ خداوندیش | کس نتواند کہ بجا آورد

---

[1] مِنّت بکسر المیم۔ کسی پر احسان جتانا۔ کسی کے احسان کا اقرار کرنا۔ یہاں دونوں معنی مناسب ہیں۔ بعض نسخوں میں مِنّت کے بعد لفظ مر بمعنی خاص ہے۔ دوسرے الفاظ کی بہ نسبت خدا کی تعریف کے موقع پر لفظ منّت بہت زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ پہلے معنی کے اعتبار سے یہ صرف حضرت حق کے ساتھ خاص ہے [2] خدائے اس کی اصل خود آ بمعنی خود آئندہ ہے۔ یعنی خود بخود ہو جانے والی ذات۔ اس میں یاءِ توصیفی ہے اس کو یاءِ اشارت بھی کہتے ہیں۔ [3] آیت۔ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ کی طرف اشارہ معنی یہ ہیں کہ آپ بدستور نماز پڑھتے رہیے اور قربِ خدا حاصل کیجیے [4] آیت لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (اگر تم ہمارا شکر ادا کروگے ہم اپنی نعمتوں میں اضافہ کریں گے۔) اس ہی مضمون کی دلیل ہے اس جملہ میں لفظ اندر زائد ہے [5] نفس بفتحتین۔ سانس اور فا کے سکون کے ساتھ بمعنی روح اور جان۔ مُمِدّ بمعنی مددگار۔ جب انسان اندر کو سانس کھینچتا ہے تازہ ہوا روح کو قوی کرتی ہے اور جب سانس باہر نکالتا ہے مستعمل ہوا خالی ہو جانے سے طبیعت خوش ہوتی ہے [6] اے داؤد کی اولاد تم شکر ادا کیا کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار بہت کم ہیں [7] قطعہ۔ لغت میں ٹکڑے کو کہتے ہیں لیکن شعراء کی اصطلاح میں ایسے چند اشعار کو کہیں گے جس میں مطلع نہ ہو یعنی پہلے شعر کے اول مصرع میں قافیہ نہ ہو۔

بارانِ رحمتِ بیحسابش ہمہ را رسیدہ وخوانِ نعمتِ بیدریغش ہمہ جا کشیدہ
پردۂ ناموسِ[۱] بندگاں بگناہِ فاحش ندرد و وظیفۂ روزی بخطائے منکر نبرد

قطعہ

اے کریمے[۲] کہ از خزانۂ غیب | گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم | تو کہ با دشمناں نظر داری

فراشِ بادِ صبا را گفتہ تا فرشِ زمردیں[۳] بگسترد و دایۂ ابرِ بہاری را فرمودہ تا بناتِ نبات را در مہدِ زمین بپرورد و درختاں را بخلعتِ نوروزی قبائے استبرق در بر گرفتہ و اطفالِ شاخ را بقدومِ موسمِ ربیع کلاہِ شگوفہ بر سر نہادہ عصارۂ نحلے بقدرتِ او شہدِ فائق شدہ وتخمِ خرمائے بہ تربیتِ او نخلِ باسق گشتہ۔

قطعہ

ابر[۴] و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند | تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہرِ تو سرگشتہ و فرماں بردار | شرطِ انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

در خبر[۵] است از سرورِ کائنات مفخرِ موجودات رحمتِ عالمیاں صفوتِ آدمیاں تتمۂ دورِ زماں۔

---

[۱] ناموس۔ یعنی ننگ و نام۔ آبرو و عزت۔ بندگان۔ بندہ کی جمع۔ وظیفہ وہ چیز جو کسی کو یومیہ ملتی ہے [۲] کریمے۔ کی یا کو اگر مجہول پڑھا جائے تو یا موصولہ ہے اور کہ صلہ ہے اور اگر یا کو معروف برائے خطاب پڑھا جائے گا تو تمام مصرعوں میں یکسانیت ضرور پیدا ہو جائیگی لیکن لفظ اے کے بعد چناں مقدر ماننا ہوگا۔ گبر۔ آتش پرست۔ ترسا نصاریٰ یعنی عیسائی دوستان سے مراد خدا کی اطاعت کرنیوالے۔ دشمناں سے مراد خدا کی نافرمانی کرنے والے [۳] فرش زمردین یعنی گھاس کا بستر گسترد بصیغۂ ماضی بچھانا صیغہ مضارع گسترانَد کے زیادہ مناسب مقام ہے۔ بنات۔ بنت کی جمع لڑکی۔ نبات جڑی بوٹی مہد گہوارہ خلعتِ نوروزی کپڑوں کا وہ جوڑا جو نوروز کے دن بطور انعام دیا جائے نوروز موسم بہار کا پہلا دن جو ایرانیوں کی عید کا دن ہے۔ استبرق۔ کپڑے کی ایک قسم ہے جس کو سبز دیبا بھی کہتے ہیں۔ عصارہ۔ کسی چیز کا نچوڑ۔ نحلی۔ نحل شہد کی مکھی۔ نخل و تاک کھجور کا درخت۔ فائق۔ برتر و بالا۔ خرما چھوارہ۔ باسق تناور۔ اس عبارت میں چھ جگہ مشبہ بہ کی مشبہ کی طرف اضافت ہے [۴] یعنی یہ تمام چیزیں خدا نے انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی ہیں خدا نے اپنی اس تمام مخلوق کو انسان کا فرماں بردار بنا دیا ہے۔ اب بھی اگر انسان خدا کی فرماں برداری نہ کرے تو بڑے ظلم کی بات ہے [۵] در خبر است۔ یعنی حدیث میں آیا ہے اشعار کے بعد کہیے از بندگان۔ اس کا بیان ہے صفوت برگزیدہ۔ یہاں سے حمد کے بعد نعت کا

بیت

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌّ کریمٌ | قسیمٌ[1] جسیمٌ نسیمٌ وسیمٌ

بیت

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ | حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

بیت

چہ غم دیوارِ امت را کہ دارد چون تو پشتیبان | چہ باک از موجِ بحر آن را کہ باشد نوح کشتیبان

کہ یکے از بندگانِ گنہگار پریشان روزگار دستِ انابت[2] بامیدِ اجابت بدرگاہِ خداوند جل وعلا بر دارد ایزد تعالیٰ در وے نظر نکند بازش بخواند بار دیگر اعراض فرماید بازش بہ تضرع وزاری بخواند حق سبحانہٗ وتعالیٰ گوید یا ملائکتی[3] قد استحییت من عبدی ولیس لہٗ غیری دعوتش را اجابت کردم وامیدش بر آوردم کہ از بسیاری دعا وگریہ بندہ ہمی شرم دارم۔

بیت

کرم بین ولطفِ خداوندگار | گنہ بندہ کردست او شرمسار

عاکفانِ[4] کعبہ جلالش بہ تقصیرِ عبادت معترفند کہ ما عبدناک حق

حاشیہ

۱ قسیم۔ جسیم۔ نسیم۔ وسیم چاروں لفظ تقریباً ہم معنی ہیں۔ یعنی حسین وخوبصورت آپ اپنے کمالات کی وجہ سے بلندی پر پہنچے۔ اللہ نے آپ کے نورِ جمال سے (کفر کی) تاریکی کو دور فرمایا۔ آپ کی ساری ہی خصلتیں عمدہ ہیں۔ آپ پر اور آپ کی اولاد پر درود بھیجو۔ ۲ انابت: اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ اجابت: دعا کی قبولیت۔ اعراض: منہ موڑ لینا۔ تضرع: عجز وانکسار کے ساتھ دعا کرنا۔ ۳ اے میرے ملائکہ مجھے اپنے بندے سے شرم آتی ہے کہ اس کا میرے سوا کوئی نہیں۔ ۴ عاکفان۔ عاکف کی جمع گوشہ نشین۔ ما عبدناک حق عبادتک۔ ہم تیری عبادت کا حق ادا نہ کر سکے۔ ما عرفناک حق معرفتک۔ ہم تجھے کما حقہ نہ پہچان سکے۔

عبادتک و واصفانِ حلیہ جمالش بتحیر منسوب کہ ما عرفناک حق معرفتک

قطعہ

گر کسے وصفِ او زمن پرسد | بیدل از بے نشاں چہ گوید باز
عاشقاں کشتگانِ معشوقند | برنیاید ز کشتگاں آواز

یکے از صاحبدلان بجیب مراقبہ فرو بردہ بود و در بحر مکاشفہ مستغرق شدہ حالے کہ ازاں معاملت باز آمد یکے ازمحباں گفت ازیں بوستاں کہ بودی چہ تحفہ کرامت کردی اصحاب را گفت بخاطر داشتم کہ چوں بدرختِ گل برسم دامنے پر کنم ہدیہ اصحاب را چوں برسیدم بوئے گلم چناں مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔

قطعہ

اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز | کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد
ایں مدعیاں در طلبش بیخبرانند | کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

قطعہ

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم | وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر | ما ہمچناں در اول وصفِ تو ماندہ ایم

۱ بیدل۔ عاشق بے نشاں سے مراد حضرت حق تعالیٰ۔ چہ گوید باز۔ باز سے مراد۔ دوبارہ یعنی تعریف کرنیوالے جب ابتداء ہی حیران ہیں دوبارہ کیا کہا جائے۔ یا باز سے مراد ظاہر ہے۔ یعنی اُس کے بارے میں کھل کر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ ۲ صاحبدلان۔ اہل تصوف۔ مراد خود سعدی ہیں۔ مراقبہ۔ کسی چیز کی دیکھ بھال کرنا یہاں مراقبہ سے مراد یکسوئی کی حالت میں خدا کی طرف دل کو متوجہ کرکے بیٹھنا ہے۔ مکاشفہ۔ صوفی کے دل کی وہ حالت جس میں اس پر اسرار خداوندی کھل جاتے ہیں ۳ خاطر بکسر طا۔ دل۔ جو خیال دل میں آئے۔ ہدیہ یا کی تشدید و تخفیف دونوں درست ہیں۔ تحفہ داشتم۔ از دست برفت ہاتھ سے دامن چھوٹ گیا ۴ مرغ سحر یعنی بلبل کو پروانہ سے درس عشق حاصل کرنا چاہئے۔ جیسے دم عشق گل میں چہچہانا اور آہیں بھرنا خام کاری ہے۔ کمال عشق پروانہ کو حاصل ہے جان کھو بیٹھتا ہے اور آہ نہیں کرتا۔ مدعیان۔ راہ عشق میں ڈینگیں مارنے والے۔ دوسرا مصرع پہلے مصرع کی دلیل ہے، ۵ خیال۔ وہ صورت جو کوئی سوتے ہوئے دیکھے یا وہ تصور جو جاگتے ہوئے باندھے۔ قیاس۔ دو چیزوں میں اندازہ لگانا۔ یعنی جو کچھ لوگوں نے خدا کے بارے میں کہا ہے اور جو ہم نے سنا اور پڑھا ہے۔ اُس سے اور ہمارے خیال و قیاس گمان و وہم کی حد سے خدا وراء الوراء ہے۔ شعر۔ تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا بس جان گیا میں تری پہچان یہی ہے۔

ذکرِ محامدِ پادشاہِ اسلام اتابک ابوبکر بن سعد بن زنگی نوّر اللہ تربتہٗ

ذکرِ جمیلِ سعدی کہ در افواہِ عوام افتادہ است وصیتِ سخنش کہ در بسیطِ زمیں رفتہ وقصب الجیبِ حدیثش کہ ہمچو شکر می خورند ورقعۂ منشآتش کہ ہمچو کاغذِ زر میبرند بر کمالِ فضل وبلاغتِ او حمل نتواں کرد بلکہ خداوندِ جہاں وقطبِ دائرۂ زماں وقائم مقامِ سلیمان وناصرِ اہلِ ایمان اتابک اعظم مظفر الدنیا والدین ابوبکر بن سعد بن زنگی ظلّ اللہ تعالیٰ فی ارضہٖ ربِّ ارضَ عنہُ وارضہٖ بہ عینِ عنایت نظر کردہ است وتحسینِ بلیغ فرمودہ وارادتِ صادق نمودہ لاجرم کافۂ انام از خواص وعوام بہ محبتِ او گرائیدہ اند کہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ۔

رباعی

زانگہ کہ ترا بر منِ مسکیں نظر است
آثارم از آفتاب مشہور تر است
گر خود ہمہ عیب ہا بدیں بندہ در است
ہر عیب کہ سلطاں بہ پسندد ہنر است

قطعہ

گِلے خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دستِ محبوبے بدستم

لہ محامد۔ محمدۃ کی جمع۔ تعریف اتابک نگہبان اور ادب سکھانیوالا۔ شاہان شیراز اتابک اس بنا پر کہے جاتے تھے کہ ان کا مورث اعلیٰ سعد بن زنگی سنجر کے یہاں اتالیق تھا۔ نوّر اللہ تربتہٗ خدا اس کی قبر کو نور سے بھرے شیخ مصلح الدین نے سعد بن ابوبکر بن سعد بن زنگی کے نام کی مناسبت سے اپنا تخلص سعدی قرار دیا ہے۔ افواہ فوہ کی جمع مُنہ۔ صیت۔ شہرت۔ قصب الجیب۔ گنّا رقعۂ منشآتش۔ یعنی انشاء پردازی کے خطوط۔ قائمقام سلیمان حضرت سلیمان کا پایۂ تخت بھی شیراز ہی تھا ظلّ اللہ خدا کی سرزمین پر خدا کا سایہ۔ اے خدا تو اس سے راضی رہ اور اس کو خوش رکھ ؏ رعایا بادشاہ کے مذہب پر چلتی ہے یعنی جیسا راجہ ویسی پرجا ؏ زانگہ یعنی اس وقت سے۔ آثار۔ اثر کی جمع نشان۔ یہاں سعدی کا کلام مراد ہے ہر عیب کہ سلطان بہ پسندد ہنرست۔ جس عیب کو بادشاہ پسند کرے وہ ہنر شمار ہونے لگتا ہے جس کو پیا چاہے وہی سہاگن ۵؎ پورا قطعہ بطور تمثیل بیان کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ میں اگرچہ بے کمال ہوں لیکن بادشاہ کی نظر عنایت نے مجھے اوج کمال پر پہنچا دیا ہے گِلے خوشبوئے۔ ملتانی مٹی کو عرق گلاب وغیرہ سے گوندھ کر حمام میں رکھ دیتے تھے تاکہ نہاتے وقت اس سے سر دھوسکیں بعبیر۔ ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے جو صندل و گلاب، مشک و زعفران سے ملا کر بنائی جاتی ہے۔

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری	کہ از بوئے دلآویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم	ولیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہمنشیں در من اثر کرد	وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اَللّٰهُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِيْنَ بِطُوْلِ حَيَاتِهٖ وَضَاعِفْ ثَوَابَ جَمِيْلِ حَسَنَاتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَ اَوِدَّائِهٖ وَوُلَاتِهٖ وَدَمِّرْ عَلٰى اَعْدَائِهٖ وَشُنَاتِهٖ بِمَا تُلِيَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ اٰيَاتِهٖ وَاٰمِنْ بَلَدَهٗ يَا رَبِّ وَاحْفَظْ وَلَدَهٗ

قطعہ

لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْيَا بِهٖ دَامَ سَعْدُهٗ	وَاَيَّدَهُ الْمَوْلٰى بِاَلْوِيَةِ النَّصْرِ
كَذَالِكَ تَنْشَا لِيْنَةٌ هُوَ عِرْقُهَا	وَحُسْنُ نَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ كَرَمِ الْبَذْرِ

ایزد تعالیٰ و تقدس خطۂ پاک شیراز را بہیبت حاکمان عادل و ہمت عالمان عامل تا زمانِ قیامت در امانِ سلامت نگہدارد

قطعہ

اقلیم پارس را غم از آسیب دہر نیست	تا بر سرش بود چو توئے سایۂ خدا
امروز کس نشاں ندہد در بسیط خاک	مانند آستانِ درت مامنِ رضا
بر تست پاسِ خاطر بیچارگان و شکر	بر ما و بر خدائے جہاں آفریں جزا

ؔ۱ اے اللہ اُس (بادشاہ) کی زندگی دراز فرما کر مسلمانوں کو نفع پہنچا اور اس کی نیکیوں اور خوبیوں کا اُس کو دوگنا بدلہ عنایت فرما اور اس کے دوستوں اور حاکموں کے مراتب بلند فرما اور اس کے دشمنوں اور بدخواہوں پر ہلاکت نازل فرما۔ قرآن کی اُن آیتوں کی برکت سے جن کی تلاوت کی جاتی ہے۔

ؔ۲ اللہ اس کی مملکت کو پُر امن رکھ اور اُس کے لڑکے کی نگہبانی فرما۔

ؔ۳ دنیا اُس (بادشاہ) کی وجہ سے نیک بخت بنی خدا کرے اُس بادشاہ کی نیک بختی قائم رہے اور حضرت حق فتحمندی کے جھنڈوں سے اس کی تائید فرمائیں۔ اسی طرح نشو ونما پائیگا وہ درخت (یعنی صاحبزادہ) جس کی وہ (بادشاہ) جڑ ہے زمین کی پیداوار کی خوبی بیج کی عمدگی پر ہے۔

ؔ۴ اقلیم۔ زمین کا ایک چوتھائی حصہ جو پانی سے باہر ہے۔ ربع مسکون کہلاتا ہے اس ربع مسکون کے سات حصے فرض کئے گئے ہیں اور ہر حصہ کو اقلیم کہا جاتا ہے۔ پارس۔ ایران کے علاقہ کو کہا جاتا ہے چونکہ یہ علاقہ پارس بن پہلو بن سام بن نوح کی مملکت رہا ہے اس لئے اس ہی کے نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ سایۂ خدا۔ بادشاہ کو کہا جاتا ہے۔ مامن۔ جائے پناہ۔ رضا۔ خوشنودی نیز مامن رضا سے امام علی موسیٰ رضا رحمہ اللہ کے مزار مبارک کی طرف اشارہ ہے۔ وشکر کا تعلق بر ما سے ہے۔

یارب ز بادِ فتنہ نگہدار خاکِ پارس	چندانکہ خاک را بود و باد را بقا

در سببِ تالیف[1] کتاب

یک شب تاملِ ایامِ گذشتہ می کردم و بر عمرِ تلف کردہ تاسف می خوردم و سنگلاخہ دل را بالماسِ آبِ دیدہ می سفتم و ایں بیتہا مناسبِ حالِ خود می گفتم

مثنوی

ہر دم[2] از عمر می رود نفسے	چون نگہ می کنم نماند بسے
اے کہ پنجاہ رفت و در خوابی	مگر ایں پنج روز دریابی
خجل آنکس کہ رفت و کار نساخت	کوسِ رحلت زدند و بار نساخت
خوابِ نوشیں بامدادِ رحیل	باز دارد پیادہ راز سبیل
ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت	رفت و منزل بدیگرے پرداخت
واں دگر پخت ہمچنیں ہوسے	ویں عمارت بسر نبرد کسے
یار[3] ناپایدار دوست مدار	دوستی را نشاید ایں غدار
مادۂ عیشِ آدمی شکم است	تا بتدریج میرود چہ غم است

[1] تالیف۔ جمع کرنا۔ تلف۔ ہلاک کرنا۔ تاسف۔ افسوس کرنا۔ سنگلاخہ دل۔ سنگ پتھر۔ لاخ ولاخہ کثرت کے اظہار کے لئے مستعمل ہوتے ہیں جس سے مجموعے کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا دل کے پتھر دل" ترجمہ ہوگا۔ بعض نسخوں میں سنگ سراچہ ہے۔ سراچہ یعنی چھوٹی سرائے۔ الماس۔ ہیرا۔ یہ فولاد سے بھی سخت ہے لہٰذا اکثر جواہر اس سے تراشے جاتے ہیں۔

[2] ہردم۔ ہر زمانہ۔ نگہ۔ نگر یستے۔ زیادہ۔ پنج روز۔ یعنی زندگی کے باقماندہ تھوڑے سے دن۔ کوسِ رحلت۔ روانگی کا نقارہ۔ خوابِ نوشیں۔ میٹھی نیند۔ بدیگرے پرداخت۔ دوسرے کے لئے خالی کردی۔ ہوس پختن خیالی پلاؤ پکانا۔ بسر نبرد۔ مکمل نہ کی۔

[3] یار ناپایدار سے مراد دنیا ہے۔ غدار۔ دھوکہ باز۔ مادۂ عیش۔ زندگانی کا مدار۔ تا بتدریج میرود۔ یعنی جب تک پیٹ کا حال اعتدال پر ہے۔

ا۔ گر بہ بندد۔ یعنی اگر قبض ہو جائے۔ ور کشاید۔ یعنی اگر دست آنے لگیں۔ چار طبع۔ حرارت، برودت، رطوبت، یبوست۔ آدمی کا مزاج انہی چاروں سے ملکر بنا ہے اور یہ آپس میں متضاد ہیں۔ جان شیریں از قالب برآید۔ یعنی آدمی مرجائے لاجرم۔ یقیناً خنک۔

گر بہ بندد چنانکہ نکشاید | گر دل از عمر بر کند شاید
ور کشاید چنانکہ نتواں بست | گو بشو از حیاتِ دنیا دست
چار طبعِ مخالف و سرکش | چند روزے بوند باہم خوش
گر یکے زیں چہار شد غالب | جان شیریں برآید از قالب
لاجرم مردِ عارفِ کامل | ننہد بر حیاتِ دنیا دل
نیک و بد چوں ہمی ببایدمرد | خنک آنکس کہ گوئے نیکی برد
برگِ عیشے بگورِ خویش فرست | کس نیارد ز پس تو پیش فرست
عمر برف ست و آفتاب تموز | اندکے ماند و خواجہ غرہ ہنوز
اے تہیدست رفتہ در بازار | ترسمت پُر نیاوری دستار
ہر کہ مزروع خود خورد بخوید | وقت خرمنش خوشہ باید چید
پند سعدی بگوشِ دل بشنو | رہ چنیں ست مرد باش و برو

بعد از تامّل مصلحت آں دیدم کہ در نشیمنِ عزلت نشینم و دامنِ صحبت فراہم چینم و دفتر از گفتارہائے پریشاں بشویم و من بعد پریشاں نگویم۔

بیت

زباں بریدہ بکنجے نشستہ صمٌّ بکمٌ | بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم

خوش و کامیاب۔ گوئے نیکی برد۔ نیکی کے میدان عمل میں بازی جیت لے گیا۔ برگ۔ ساز و سامان۔ عیش۔ خوشی مراد نیک کام کس نیارد ز پس یعنی مرنے کے بعد وارث کوئی فلدہ نہ پہنچا سکیگا تو ہی مرنے سے پہلے آخرت کا توشہ تیار کرلے۔ تموز۔ رومی مہینہ کا نام ہے جو ہندوستانی حساب سے پندرھویں ساڑھ سے شروع ہوکر پندرھویں سادن پر ختم ہوتا ہے۔ یہ مہینہ ایران وغیرہ میں گرمی کی شدت میں ضرب المثل ہے۔ غرّہ۔ فریب خوردہ۔ پُر نیاوری دستار۔ یعنی بازار قیامت میں اگر نیکیوں سے خالی ہاتھ جائیگا رومال بھر کر سودا خرید نہ لا سکیگا۔ خوید بچی یعنی جو شخص اپنا کچا کھیت کھا جائیگا کھیتی کٹنے وقت اس کو فقیروں کی طرح خوشہ چینی کرنی پڑے گی ۲۔ تامّل غور و فکر کرنا۔ نشیمن بکسر نون ویا مجہول و فتح میم۔ گوشہ مختصر گھر۔ عزلت تنہائی و بیکاری۔ من بعد اس کے بعد ۳۔ صمّ۔ اصم کی جمع۔ بہرہ بکمٌ ابکم کی جمع گونگا فارسی میں عربی الفاظ کی جمع مفرد کے معنی میں مستعمل ہوجاتی ہے۔ زبانش اندر حکم نباشد یعنی زبان پر قابو نہو

تا یکے از دوستاں کہ در کجاوہ ہم نشینِ من بودے و در حجرہ جلیس برسمِ قدیم از در در آمد چندانکہ نشاطِ ملاعبت کرد و بساطِ مداعبت گسترد جوابش نہ گفتم و سر از زانوئے تعبُّد بر نگرفتم رنجیدہ نگہ کرد و گفت۔

قطعہ

کنونت کہ امکانِ گفتارہست	بگوائے برادر بلطف و خوشی،
کہ فردا چو پیکِ اجل در رسد	بحکم ضرورت زباں در کشی

کسے از متعلقانِ منش برحسبِ واقعہ مطلع گردانید کہ فلاں عزم کردہ است و نیتِ جزم کہ بقیتِ عمر معتکف نشیند و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سرِ خویش گیر و مجانبت پیش گفتا بعزّتِ عظیم و صحبتِ قدیم کہ دم برنیارم و قدم برندارم مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود بعادتِ مالوف و طریقِ معروف کہ آزردن دلِ دوستاں جہل است و کفارتِ یمین سہل خلافِ راہِ صواب ست و عکسِ رائے اولی الالباب ذو الفقارِ علی در نیام و زبانِ سعدی در کام۔

قطعہ

زباں در دہانِ خردمند چیست	کلیدِ درِ گنج صاحب ہنر

ؔ کجاوہ۔ محمل۔ جلیس۔ ہمنشیں۔ ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والا۔ نشاط۔ خوشی۔ ملاعبت۔ کھیل کود۔ مداعبت۔ مذاق۔ دل لگی۔ زانوئے تعبُّد اس طرح بیٹھنا جس طرح نماز میں التحیات کے لئے بیٹھا جاتا ہے۔ ؔ کنونت۔ یعنی اکنون برائے تو۔ امکان۔ طاقت پیکِ اجل۔ ملک الموت زباں در کشی۔ یعنی تو خاموش ہوجائے گا ؔ منش یعنی من اش خسب بفتحتین اندازہ۔ کسی چیز کی شمار۔ واقعہ۔ حال۔ ماجرا فلاں بضم الفاء۔ کسی غائب چیز سے کنایہ ہوتا ہے۔ عزم بفتح عین۔ ارادہ۔ جزم پختہ۔ سر خیال مجانبت علیحدگی گفتا۔ الف تحسین کلام کے لئے ہے۔ بعزت عظیم خدا کی بزرگی کی قسم۔ دم برنیارم۔ یعنی جب تک سعدی گفتگو نہ شروع کردیگا میں نہ سانس لونگا نہ ملونگا کفارت قسم سہل۔ یعنی قسم توڑنیکا بدلہ دیدینا آسان ہے۔ خلاف راہ صواب ست۔ یعنی تلوار کا نیام میں رکھے رہنا اور سعدی کا زبان کو تالو سے چمٹائے رکھنا درست نہ ہونا (یعنی) کسی طرح بھی درست نہیں۔ ذو الفقار۔ اس تلوار کا نام تھا جو آنحضور نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عنایت فرمائی تھی۔ ۱۲

چو در بستہ باشد چہ داند کسے | کہ جوہر فروش ست یا پیلہ ور[1]

قطعہ

اگرچہ پیش خردمند خامشی ادبست | بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی

دو چیز طیرۂ عقل ست دم فرو بستن | بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

فی الجملہ[2] زباں از مکالمت او در کشیدن قوّت نداشتم و روئے از محادثت او بگردانیدن مروّت ندانستم کہ یار موافق بود و محبّ صادق

بیت

چو جنگ آوری با کسے بر ستیز | کہ از وے گزیرت بود یا گریز

بحکم ضرورت سخن گفتم و تفرّج کناں بیروں رفتم در فصل ربیعے کہ صولت برد آرمیدہ بود و اوانِ دولتِ ورد رسیدہ

قطعہ

اوّلِ اردی[3] بہشت ماہ جلالی | بلبل گویندہ بر منابر قضباں

بر گلِ سرخ از نم او فتادہ لآلی | ہمچو عرق بر عذارِ شاہد غضباں

شب را ببوستاں با یکے از دوستاں اتفاق مبیت[4] افتاد موضعے خوش و خرّم و درختانِ دلکش و درہم گفتی کہ خردۂ مینا بر خاکش

---

[1] پیلہ ور۔ بساطی۔ طیرہ۔ عیب۔ برائی۔ یعنی بات کہنے کے وقت خاموشی اور خاموشی کے وقت بکواس کرنا عقل کی خرابی کی دلیل ہے۔ [2] فی الجملہ القصہ۔ الغرض۔ بات کے خلاصے کے معنی میں آتے ہیں۔ مکالمت۔ محادثت آپس میں باتیں کرنا۔ گزیر۔ چارہ۔ ناگزیر۔ ضروری۔ گریز۔ گریختن بمعنی بھاگنے کا حاصل مصدر یعنی ایسے آدمی سے لڑو جس پر غالب آ سکو یا کم از کم بھاگ سکو۔ تفرّج۔ سیر و تماشا۔ صولت۔ دبدبہ۔ برد۔ ٹھنڈک۔ اوان۔ زمانہ۔ ورد۔ گلاب کا پھول۔ [3] اردی بہشت ماہ۔ ارد بمعنی مانند۔ بہشت جنت مجموعہ ایک مہینہ کا نام ہے اس مہینہ میں زمین پھولوں کی کثرت سے جنت نظیر ہو جاتی ہے اس ہی بنا پر اس مہینہ کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ ہندی حساب سے یہ مہینہ آخیر بیساکھ اور ابتدا جیٹھ میں آتا ہے۔ شمسی مہینوں کے آخر میں لفظ ماہ لگا دیا جاتا ہے۔ فروردین ماہ۔ آذر ماہ۔ جلالی۔ جلال الدین ملک شاہ سلجوقی کی طرف منسوب سن کو سن جلالی کہتے ہیں۔ منابر منبر کی جمع۔ قضباں۔ قضیب کی جمع بمعنی شاخ۔ لآلی۔ لؤلؤ کی جمع۔ موتی۔ عذار۔ رخسار۔ شاہد معشوق۔ [4] مبیت۔ رات گذارنا۔ درہم۔ گنجان۔ خردۂ مینا سبز کانچ کے ٹکڑے مراد سبزہ زار۔ عقد ثریا۔ پروین جو چھ ستاروں کا مجموعہ ہے۔ عقد ثریا سے انگور کے خوشے مراد ہیں

ریختہ وعقد ثریا از تاکش آویختہ۔

قطعہ

روضۃٌ ماءُ نہرہا سلسالٌ | دوحۃٌ سجعُ طیرہا موزونٌ
آں پُر از لالہ ہائے رنگارنگ | ویں پُر از میوہ ہائے گوناگوں
باد در سایۂ درختانش | گسترانید فرشِ بوقلموں

بامداداں کہ خاطرِ باز آمدن بر رائے نشستن غالب آمد دیدمش دامنے گل و ریحان و سنبل و ضیمران فراہم آوردہ و آہنگِ رجوع کردہ گفتم گلِ بوستاں را چنانکہ دانی بقائے و عہدِ گلستاں را وفائے نباشد و حکیماں گفتہ اند ہرچہ نپاید دلبستگی را نشاید گفت طریق چیست گفتم برائے نزہتِ ناظراں و فسحتِ حاضراں کتابِ گلستاں توانم تصنیف کردن کہ بادِ خزاں را بر ورقِ او دستِ تطاول نباشد و گردشِ زماں عیشِ ربیعش را بہ طیشِ خریف مبدل نکند

قطعہ

بچہ کار آیدت ز گل طبقے | از گلستانِ من ببر ورقے
گل ہمیں پنج روز شش باشد |ویں گلستاں ہمیشہ خوش باشد

حالے کہ من ایں حکایت بگفتم دامنِ گل بریخت و در دامنم آویخت کہ

یہ ایسا باغیچہ ہے جس کی نہر کا پانی ٹھنڈا میٹھا ہے یہ ایسا درخت ہے جس کی چڑیوں کا گانا بڑا موزون ہے
بامداداں۔ صبح کا وقت۔ بامداد صبح کو کہتے ہیں الف و نون وقت کے معنی پیدا کرنے کے لئے بڑھا دیا جاتا ہے جیسے نیم شباں۔ آدھی رات کا وقت۔ خاطر خیال۔ دیدمش۔ کی ضمیر اس کے دوست کی طرف لوٹتی ہے۔
ریحان۔ نازبو اور ہر قسم کا خوشبودار پھول اسوائے گلاب کے۔
سنبل۔ بالچھڑ۔ ضیمران ایک قسم کا پھول ہے۔ آہنگ۔ قصد۔ نزہت۔ پاکیزگی۔ خوشحالی۔ فسحت دست دکشادگی۔ گلستان پھول کی جگہ۔ باغیچہ۔ تطاول۔ دست درازی ظلم۔ عیش۔ زندگانی خوشی طیش۔ تندی و تیزی۔

خریف۔ موسم خزاں۔ طبق۔ رکابی۔ پھولوں کی ٹوکری۔ حالے۔ فوراً۔ در دامنم آویخت۔ مجھے چمٹ گیا۔ ۱۲

اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی فصلے دو ہماں روز اتفاقِ بیاض افتادہ در
حُسنِ معاشرت و آدابِ محاورت در لباسے کہ متکلماں را بکار آید
و مترسلاں را بلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز از گلستاں بقیتے ماندہ بود
کہ کتابِ گلستاں تمام شد واللہُ اعلم واحکم بالصواب

ذکرِ پادشاہزادۂ جہاں سعد بن ابی بکر بن سعد نوّر اللہ قبرہٗ

و تمام آنگہ شود بحقیقت کہ پسندیدہ آید در بارگاہِ جہاں پناہ سایۂ کردگار
پرتوِ لطفِ پروردگار و ذخرِ زماں و کہفِ اماں المؤیّد من السماء
المنصور علی الاعداء عضد الدولۃ القاہرۃ سراج الملۃ الباہرۃ
جمال الانام مفخر الاسلام سعد بن الاتابک الاعظم شہنشاہ المعظم
مالک رقاب الامم مولیٰ ملوک العرب والعجم سلطان البر والبحر
وارثِ ملکِ سلیمان مظفر الدین ابوبکر بن سعد بن زنگی ادام اللہ
اقبالہما وضاعف اجلالہما وجعل الی کل خیرٍ مآلہما بکرشمۂ لطفِ
خداوندی مطالعہ فرماید   قطعہ

گر التفاتِ خداوندیش بیاراید | نگارخانۂ چینی و نقشِ ارژنگیست

لہ الکریم اذا وعد وفیٰ ۔ شریف انسان جب وعدہ کرتا ہے تو اُس کو پورا کرتا ہے ۔ فصل ۔ جدا ۔ مراد ایک حکایت یا ایک قصہ ۔ حسنِ معاشرت ۔ رہن سہن کی خوبی ۔ آدابِ محاورت ۔ بات چیت کا سلیقہ ۔ متکلمان ۔ علماء ۔ مترسلان ۔ انشاء پردازان ۔ فی الجملہ ۔ یعنی موسمِ گل ابھی ختم نہ ہوا تھا کہ گلستان کتاب کی تصنیف مکمل ہو گئی ۔ لہ و تمام آنگہ شود یعنی گلستان بظاہر اگرچہ مکمل ہو گئی لیکن حقیقتاً جب مکمل سمجھی جائے گی جب بادشاہ اس کو پسند فرمالے ۔ اور شہزادہ اس کا مطالعہ کرے ۔ دربارگاہ جہاں پناہ ۔ اس جملہ سے مفخر الاسلام تک سعد ابن اتابک شہزادہ کی تعریف ہے اور الاتابک الاعظم سے مظفر الدین تک ابوبکر بادشاہ کی تعریف ہے جو سعد کا باپ ہے ۔ ذخر ۔ ذخیرہ ۔ کہف ۔ غار ۔ جائے پناہ ۔ المؤید من السماء ۔ جس کو آسمانی تائید حاصل ہے ۔ المنصور علی الاعداء ۔ دشمنوں کا فتحیاب ہے ۔ عضد الدولۃ القاہرۃ ۔ بڑی سلطنت کا قوتِ بازو ۔ سراج الملۃ الباہرۃ ۔ روشن مذہب کا چراغ ۔ جمال الانام ۔ مخلوق کی زینت ۔ مفخر الاسلام ۔ اسلام کے لئے باعثِ فخر ۔

الاتابک الاعظم ۔ بڑا اتالیق ۔ شہنشاہ المعظم ۔ بڑا بادشاہ ۔ مالک رقاب الامم ۔ امتوں کی گردنوں کا مالک ۔ مولیٰ ملوک العرب والعجم ۔ عرب و عجم کے بادشاہوں کا آقا ۔ سلطان البر والبحر ۔ خشکی و تری کا بادشاہ ۔ وارث ملک سلیمان ۔ سلیمان علیہ السلام کے ملک کا وارث ۔ مظفر الدین والدنیا ۔ دین و دنیا میں کامیاب ۔ ادام اللہ اقبالہما ۔ خدا اُن کا سدا اقبال قائم رکھے ۔ وضاعف اجلالہما ۔ اور اُن دونوں کی عظمت کو دوگنا فرمائے ۔ وجعل الی کل خیر مآلہما ۔ اور ہر بھلائی کی طرف ان کا انجام کار ہو ۔ لہ نگارخانۂ چینی ۔ چینی تصویر گو چین کے نقاش مشہور تھے ۔ ارژنگ ۔ ارژنگ ۔ نقاش کا نام ہے ۔ یا مشہور نقاش مانی کے نقاشی

ے دیباچہ۔ دیبا مشہور و معروف قیمتی کپڑا ہے۔ چہ۔ تصغیر کی علامت ہے۔ کتاب کے ابتدائی حصہ کو چونکہ منقش و مزین کرکے لکھا جاتا ہے اس کو دیباچہ کہا جانے لگا۔ سعد ابوبکر سعد یعنی سعد ابن ابوبکر ابن سعد ابن زنگی ۲ دیگر۔ علاوہ ازیں۔ بعض نسخوں میں بکرہے

امید ہست کہ روئے ملال در نکشد | ازیں سخن کہ گلستان نہ جائے دلتنگیست
علی الخصوص کہ دیباچہ ہمایونش | بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگیست

ذکرِ امیر کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہٗ

دیگر عروسِ فکرِ من از بے جمالی سر برنیارد و دیدۂ یاس از پشتِ پائے خجالت برندارد و در زمرۂ صاحب نظران متجلی نشود مگر آنگہ کہ متحلی گردد بزیورِ قبولِ امیر کبیر عالم عادل مظفر و منصور ظہیر سریر سلطنت مشیر تدبیر مملکت کہفُ الفقراءِ ملاذُ الغربا مربّی الفضلا محبُّ الاتقیا افتخارِ آلِ پارس یمینُ الملک ملکُ الخواص باربک فخرُ الدولۃ والدین غیاثُ الاسلام والمسلمین عمدۃُ الملوک والسلاطین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہٗ واجلّ قدرہٗ وشرح صدرہٗ وضاعف اجرہٗ کہ ممدوحِ اکابرِ آفاق ست و مجموعِ مکارمِ اخلاق

شعر

ہر کہ در سایۂ عنایتِ اوست | گنہش طاعتست و دشمن دوست
بر ہر یک از سائرِ بندگان و حواشی خدمتے معین ست کہ اگر در ادائے

دوشیزہ۔ لڑکی۔ عروس بفتح عین و ضم را۔ دولہا۔ دولہن۔ یاس۔ ناامیدی بعض نسخوں میں لفظ پاس ہے بمعنی پاس ادب۔ زمرہ جماعت گروہ۔ متجلی۔ روشن۔ متحلی۔ آراستہ۔ مزین۔ ظہیر مددگار۔ ملاذ جائے پناہ۔ افتخار آل پارس۔ یعنی فخر قوم۔ یمین الملک۔ حکومت کا دست راست۔ ملک الخواص۔ مقربان بارگاہ کا بادشاہ باربک۔ لقب ہے بک ترکی لفظ بیگ کا مخفف ہے بمعنی صاحب و سردار۔ بار یعنی حضوری۔ لہٰذا ذیر حضوری کو باربک کا لقب دیدیا جاتا تھا۔ غیاث۔ مددگار عمدۃ۔ معتمد علیہ۔ اطال اللہ عمرہٗ۔ خدا اس کی عمر دراز کرے۔ واجلّ قدرہٗ۔ اور اس کا مرتبہ بلند کرے وشرح صدرہٗ۔ اور اس کا سینہ کھولدے (خدا اس کو خوش رکھے) وضاعف اجرہٗ۔ اور اس کو دوگنا ثواب دے۔ ۳ ہر کہ۔ یعنی جو شخص اس کے زیر سایہ ہے اس کی برائی بھی ۔ ۔ نی شمار ہوگی۔ اور اس کا دشمن بھی دوستی ظاہر کرنے پر مجبور ۔ ۔ آشی۔ و ۔ کی جمع۔ خدمت گذار۔

برخے[1] ازاں تہادن و تکاسل روا دارند در معرضِ خطاب آیند و در محلِ عتاب مگر براں طائفۂ درویشاں کہ شکر نعمتِ بزرگان بر ایشاں واجب ست و ذکرِ جمیل و دعائے خیر و ادائے چنیں خدمت در حدِ غیبت اولیٰ ترست کہ در حضور ایں بہ تصنع نزدیک ست و آں از تکلف دور و باجابت مقرون۔

قطعہ

پشت[2] دوتائے فلک راست شد از خرمی
تا چو تو فرزند زاد مادرِ ایام را

حکمتِ محض ست گر لطفِ جہان آفریں
خاص کند بندۂ مصلحتِ عام را

دولتِ جاوید یافت ہر کہ نکو نام زیست
کز عقبش ذکرِ خیر زندہ کند نام را

وصفِ ترا گر کند ور نکند اہلِ فضل
حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلآرام را

ذکرِ تقصیر[3] خدمت و موجبِ اختیارِ عزلت

تقصیر و تقاعدے کہ در مواظبتِ خدمتِ بارگاہِ خداوندی میرود بنا بر آنست کہ طائفۂ از حکمائے ہندوستاں در فضائلِ بزرجمہر سخن میگفتند باٰخر جز ایں عیبش ندانستند کہ در سخن گفتن بطی ست

[1] برخے۔ تھوڑی سی۔ تہادن۔ سستی۔ تکاسل۔ کاہلی خطاب گفتگو یہاں غصہ مراد ہے۔ طائفہ۔ گروہ ادائے چنیں خدمت یعنی پیٹھ پیچھے دعا کرنا بہتر ہے آمنا سامنا دعا دینے میں ایک قسم کی بناوٹ ہوتی ہے پیٹھ پیچھے کی دعا تصنع سے خالی ہوتی ہے اور فوراً قبول ہوجاتی ہے

[2] پشت دوتائے فلک یعنی مصیبت زدہ کی کمر جو آسمان کے جور و ستم سے دوہری ہوگئی تھی یا آسمان کی دوہری کمر۔ زاد لازم ہے یعنی پیدا ہوا۔ حکمت محض ست۔ خبر ہے بعد کا جملہ شرطیہ مبتدا ہے یعنی عام لوگوں کی اصلاح حال کے لئے اگر اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو مخصوص فرما لیتے ہیں تو یہ ان کی حکمت محض ہے۔ جاوید ہمیشگی عقبش اس کے بعد۔ مشاطہ بناؤ سنگار کرانے والی عورت

[3] تقصیر۔ کوتاہی۔ تقاعد کسی کام سے بیٹھ رہنا مواظبت۔ ہمیشگی بزرجمہر۔ نوشیرواں کے وزیر کا نام ہے۔ بطی سست

یعنی درنگ بسیار ہمیکند و مستمع را بے منتظر می باید بود تا وے تقریر سخنے کند بزرجمہر بشنید و گفت[1] اندیشہ کردن کہ چگویم بہ از پشیمانی خوردن کہ چرا گفتم

نظم

سخندانِ[2] پروردہ پیرِ کہن | بیندیشد آنگہ بگوید سخن
مزن بے تامل بگفتار دم | نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم
بیندیش وانگہ برآور نفس | وزاں پیش بس کن کہ گویند بس
بنطق آدمی بہترست از دواب | دواب از تو بہ گر نگوئی صواب

فکیف در نظرِ اعیانِ[3] حضرتِ خداوندی عز نصرہ کہ مجمعِ اہلِ دل است و مرکزِ علمائے متبحر اگر در سیاقتِ سخن دلیری کنم شوخی کردہ باشم و بضاعتِ مزجات بحضرتِ عزیز آوردہ و شبہ در بازارِ جوہریاں جوے نیارد و چراغ پیشِ آفتاب پرتوے ندارد و منارہ بلند بردامنِ کوہِ الوند پست نماید۔

مثنوی[4]

ہر کہ گردن بدعوے افرازد | خویشتن را بگردن اندازد
سعدی افتادہ است و آزادہ | کس نیاید بجنگِ افتادہ

---

[1] گفت۔ یعنی بزرجمہر نے ان کے اعتراض کے جواب میں کہا۔ اس بارے میں غور و فکر کرنا کہ میں کیا کہوں۔ اس سے بہتر ہے کہ کہنے کے بعد پھر شرمندگی ہو کہ میں نے یہ بات کیوں کہی۔ [2] سخنداں۔ یعنی سمجھدار۔ تربیت یافتہ۔ تجربہ کار۔ نفس برآوردن بات کرنا۔ دواب۔ دابہ کی جمع چوپایا۔ [3] اعیان بڑے لوگ۔ اہل دل۔ جو نہ کسی کو ستائیں اور نہ کسی سے رنجیدہ ہوں۔ متبحر۔ دریائے علم۔ سیاقت سخن۔ دورانِ کلام۔ بضاعت۔ سرمایہ پونجی۔ مزجات کھوٹی۔ عزیز۔ پہلے زمانہ میں مصر کے وزیروں کا لقب عقاب مصر کے بادشاہوں کا لقب ہے یہ اُس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی اُن کے پاس تھوڑا سا سرمایہ تجارت لے کر آئے تھے۔ شبہ بفتح شین۔ پوتھ کوہ الوند ہمدان کا پہاڑ جو اونچائی میں مشہور ہے۔ [4] مثنوی وہ اشعار جس کے پہلے اور دوسرے مصرع کا قافیہ یکساں ہو۔ آخر میں یکساں قافیہ نہ ہو۔ خویشتن۔ بعض نسخوں میں اس کی جگہ "دشمن از ہر طرف برو تازد" ہے۔ افتادہ۔ عاجز۔ ناتواں۔ آزادہ۔ تارک الدنیا۔

اول[1] اندیشہ و انگہے گفتار — پائے پیش آمدست و پس دیوار

نخل بندم ولے نہ در بستاں — شاہدم من ولے نہ در کنعاں

لقماں را گفتند حکمت از کہ آموختی گفت از نابینایاں کہ تا جائے نہ بینند پائے ننہند قَدِّمِ الْخُرُوْجَ قَبْلَ الْوُلُوْجِ مصرعہ ـ مردیت بیازمای وانگہ زن کن

قطعہ

گرچہ شاطر[2] بود خروس بجنگ — چہ زند پیش باز روئیں چنگ

گربہ شیرست در گرفتن موش — لیک موش ست در مصاف پلنگ

اما باعتماد وسعت اخلاق بزرگاں کہ چشم از عوائب زیر دستاں بپوشند و در افشائے جرائم کہتراں نکوشند کلمہ چند بطریق اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات در سیر ملوک ماضی رحمہم اللہ دریں کتاب درج کردیم و برخے از عمر گرانمایہ بر خرچ موجب تصنیف کتاب ایں بود و باللہ التوفیق

قطعہ

بماند سالہا ایں نظم و ترتیب — ز ما ہر ذرہ خاک افتادہ جائے

غرض نقشیست کز ما یاد ماند — کہ ہستی را نمی بینم بقائے

مگر صاحبدلے روزے برحمت — کند در کار درویشاں دعائے

[1] اوّل اندیشہ الخ یعنی پہلے سوچ لینا چاہیے۔ پھر بات کرنی چاہیے۔ اس لئے کہ نیو پہلے بھری جاتی ہے بعد کو دیوار چنی جاتی ہے۔ نخلبند۔ باغباں۔ کنعان۔ اُس شہر کا نام ہے۔ جہاں یُوسف علیہ السلام پلے بڑھے تھے قدّم الخروج قبل الولوج۔ گھسنے سے قبل باہر آنیکی تدبیر کرلو۔ مردیت بیازما یعنی شادی سے قبل قوت مردانگی کا جائزہ لےلو

[2] شاطر چالاک۔ خروس مرغ۔ روئیں۔ تانبہ۔ باز کے پنجوں پر تانبہ کے خار چڑھاوے جاتے ہیں۔ مصاف۔ میدان جنگ پلنگ چیتہ یا اسی طرح کا کوئی جانور ہے جو ہندوستان میں نہیں ہوتا۔ عوائب برائیاں۔ افشاء بھیلانا جرائم۔ جریمۃ کی جمع خطا۔ نوادر۔ نادرۃ کی جمع کمیاب چیز۔ سیَر۔ سیرت کی جمع۔ طور طریقہ۔ گرانمایہ۔ قیمتی۔ بماند سالہا۔ یعنی یہ کتاب ہمیشہ رہے گی۔ اور ہمارے بدن کے ذرّے اور خاک مٹی میں ملجائے گی۔

امعانِ نظر در ترتیبِ کتاب و تہذیبِ ابواب بایجازِ سخن مصلحت دید تا مرایں روضۂ غنّا و حدیقۂ غلبا را چوں بہشت ہشت باب اتفاق افتاد ازیں سبب مختصر آمد تا بہ ملالت نہ انجامد واللہُ اَعْلَمُ بالصّواب وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ۔

باب اوّل در سیرتِ پادشاہاں — باب دوم در اخلاقِ درویشاں

باب سوم در فضیلتِ قناعت — باب چہارم در فوائدِ خاموشی

باب پنجم در عشق و جوانی — باب ششم در ضعف و پیری

باب ہفتم در تاثیرِ تربیت — باب ہشتم در آدابِ صحبت و حکمت

مثنوی

دراں مدت کہ ما را وقت خوش بود
ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود

مرادِ ما نصیحت بود و گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

باب اوّل در سیرتِ پادشاہاں

حکایت پادشاہے را شنیدم کہ بکشتنِ اسیرے اشارہ کرد بیچارہ درانحالتِ نومیدی بزبانے کہ داشت مَلِک را دشنام دادن گرفت

لہ امعان. غور و فکر کرنا
ایجاز. مختصر کلام کرنا. غنّا
و غلبا گنجان باغیچہ. چوں
بہشت. بہشت کے آٹھ
حصے ہیں. دار السلام دار الخلد
دار القرار. جنت عدن
جنت نعیم. جنت المأویٰ
علیین. فردوس. واللہ
اعلم بالصواب. الخ درست
بات خدا ہی زیادہ جانتا ہے
اور وہی جائے رجوع اور
ٹھکانا ہے. قناعت
تھوڑی چیز پر
صبر کر لینا.
حکایت
اس پوری حکایت کا یہ
منشا ہے کہ بادشاہوں کو
عوام کی ناشائستہ باتوں
سے متأثر نہ ہونا چاہیے اور
تحمل و بردباری سے کام لینا
چاہیے. پادشاہ. مرکب
ہے اور اضافت مقلوبی ہے
دراصل شاہِ پاد تھا شاہ
یعنی صاحب. پاد بمعنی
تخت. یعنی صاحب تخت
اسیر. قیدی. بزبانیکہ داشت
یعنی جو زبان وہ بولتا تھا. دُشنام. بضم الدال. گالی گلوچ مرکب ہے دش بمعنی برا اور نام سے جیسے دشمن مرکب دش. اور من برائے نسبت ہے

وسقطِ[1] گفتن گرفتہ اند ہر کہ دست از جاں بشوید ہر چہ در دل آید بگوید

بیت

وقتِ ضرورت چو نماند گریز | دست بگیرد سرِ شمشیر تیز

شعر

اِذَا یَئِسَ[2] الْاِنْسَانُ طَالَ لِسَانُہٗ | کَسِنَّوْرٍ مَغْلُوْبٍ یَصُوْلُ عَلَی الْکَلْبِ

مَلِک پرسید کہ چہ میگوید یکے از وزرائے نیک محضر[3] گفت اے خداوند ہمیگوید اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ مَلِک را رحمت آمد و از سرِ خونِ او در گذشت وزیرِ دیگر کہ ضدِ او بود گفت ابنائے جنسِ ما را نشاید در حضرتِ پادشاہاں جز براستی سخن گفتن ایں مَلِک را دشنام داد و ناسزا گفت مَلِک روی ازیں سخن درہم کشید و گفت آں دروغ کہ وے گفت پسندیدہ تر آمد مرا ازیں راست کہ تو گفتی کہ روئے آن در مصلحتے بود و بنائے ایں بر خبثے و خردمنداں گفتہ اند دروغِ مصلحت آمیز بہ از راستیِ فتنہ انگیز۔

۱۰

قطعہ

ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید | حیف باشد کہ جز نکو گوید

لطیفہ بر طاقِ[4] ایوانِ فریدوں نوشتہ بود

---

[1] سقط۔ سین کا زیر اور قاف کا زیر و زبر دونوں مستعمل ہیں۔ بیہودہ باتیں۔ دست از جان شستن زندگی سے مایوس ہونا۔ دست بگیرد۔ الخ تیز تلوار کی نوک پکڑ لیتا ہے (حالانکہ اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا) بعض صاحبان نے ترجمہ اس طور پر کیا ہے "تیز تلوار کا قبضہ پکڑ لیتا ہے" یعنی جنگ پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ شمشیر تلوار مرکب ہے شم بمعنی ناخن اور شیر سے۔ [2] اذا یئس الخ انسان جب زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے وہ زبان دراز ہو جاتا ہے۔ جس طرح عاجز بلی کتے پر حملہ کر بیٹھتی ہے [3] نیک محضر۔ نیک خصلت۔ الکاظمین۔ الخ وہ لوگ جو غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔ ابنائے جنس۔ ہم پیشہ

ہر کہ شاہ الخ۔ یعنی جس شخص کو یہ مرتبہ حاصل ہو جائے کہ بادشاہ اس کے کہنے پر چلتا ہو پھر بھی بھلی بات نہ کہے تو بڑا ظلم ہے۔ [4] طاق۔ محراب۔ ایوان۔ شاہی محل۔ فریدون۔ ایران کے ایک بادشاہ کا نام ہے جو ضحاک کو قتل کر کے بادشاہ بنا تھا۔ ۱۲

مثنوی

جہاں اے برادر نماند بکس | دل اندر جہاں آفریں بند و بس
مکن تکیہ بر ملکِ دنیا و پشت | کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کشت
چو آہنگِ رفتن کند جانِ پاک | چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

حکایت۱ یکے از ملوکِ خراساں سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید کہ جملہ وجودِ او ریختہ بود و خاک شدہ مگر چشمانش کہ ہمچناں در چشمخانہ ہمیگردید و نظر میکرد سائرِ حکما از تاویلِ آں فروماندند مگر درویشے کہ بجا آورد و گفت۲ ہنوز نگراں ست کہ ملکش با دگراں ست

قطعہ

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند | کز ہستیش بروئے زمیں نشاں نماند
آں پیرلاشہ را کہ سپردند زیر خاک | خاکش چناں بخورد کز و استخواں نماند
زندہ است نامِ فرخِ نوشیرواں بعدل | گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر | زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

حکایت۳ ملکزادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادراں بلند و خوبروی بارے پدر بکراہت و استحقار در وے نظر ہمیکرد پسر بفراست و

---

۱ جہاں الخ یعنی یہ دنیا کسی کی دوست نہیں۔ لہٰذا دنیا کے بجائے خدا سے دل لگانا چاہیے۔ آہنگ قصد، ارادہ۔ چہ بر تخت الخ مرنے وقت تخت شاہی اور فرش خاکی یکساں ہے۔ حکایت۱ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ حکومت ناپائدار ہے۔ اس پر غرہ کرکے ظلم وستم نہ کرنا چاہیے سلطان محمود غزنوی کا بادشاہ تھا جس نے ہندوستان پر بار بار حملے کیے تھے سبکتگین اس کے باپ کا بادشاہت سے پہلے کا نام ہے۔ مرکب ہے سبک یعنی تیز وچالاک اور تگین یعنی کریا تگین یعنی قدم سے اس کی چستی وچالاکی کی بنا پر اس کا یہ نام پڑگیا تھا ۲ گفت الخ۔ یعنی اب تک اس کی آنکھیں یہ دیکھ رہی ہیں کہ اس کا ملک دوسروں کے قبضہ میں ہے۔ بروئے زمیں بر۔ اگر صحیح نسخہ ہے تو دراصل بر روئے زمیں تھا بر کو ضرورت شعر کی وجہ سے موخر کردیا ہے اور روئے پر بار زائدہ داخل کردی ہے ورنہ دوسرا نسخہ بروئے زمیں یک بھی ہے ۔ پیرلاشہ سے مراد ممکن ہے کہ وہ عورت ہو جس نے مکان کی وجہ سے نوشیرواں کے محل کی دیوار ٹیڑھی رہی اور نوشیرواں نے جبراً اس سے مکان خالی کرانا پسند نہ کیا۔ یا سلطان محمود مراد لیا جائے۔
حکایت۳ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ بادشاہ کو متعلقین کے باطنی اوصاف پر نظر رکھنی چاہیے۔ ظاہری حالت کو دیکھ کر کوئی رائے قائم نہ کرے۔ استحقار حقیر سمجھنا بارے۔ ایک مرتبہ۔ کراہت۔ ناپسندیدگی، فراست سمجھداری۔

استبصار در یافت و گفت اے پدر کوتاہ خردمند بہ کہ نادانِ بلند
نہ ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر فقرہ اَلشَّاۃُ نَظِیفَۃٌ وَالْفِیلُ جِیفَۃٌ

شعر

اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طُورٌ وَاِنَّہٗ	لَاَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ قَدْرًا وَمَنْزِلًا

قطعہ

آں شنیدی کہ لاغرِ دانا	گفت بارے بابلہِ فربہ
اسپِ تازی اگر ضعیف بود	ہمچناں از طویلۂ خر بہ

پدر بخندید و ارکانِ دولت بپسندیدند و برادراں بجاں برنجیدند

قطعہ

تا مرد سخن نگفتہ باشد	عیب و ہنرش نہفتہ باشد
ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست	شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

شنیدم کہ ملک را دراں مدت دشمنے صعب روئے نمود چوں لشکر از ہر دو طرف روئے درہم آوردند و قصدِ مبارزت کردند اول کسیکہ بمیداں در آمد آں پسر بود و گفت **قطعہ**

آں نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من	آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے

۱۰

لہ استبصار۔ دانائی۔ کہتر۔ زیادہ چھوٹا۔ بہتر۔ زیادہ بڑا۔ نہ ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر۔ اگر صحیح نسخہ ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کیا ایسا نہیں ہے کہ جو قد میں چھوٹا وہ قدر و قیمت میں بڑا" یعنی یقیناً ایسا ہے۔ بکری ہاتھی سے چھوٹی ہے لیکن حلال و پاک ہے۔ کوہ طور دوسرے پہاڑوں سے چھوٹا ہے۔ لیکن رتبہ و منزلت میں بڑوں سے بڑا ہے اور اگر کہتر کی بجائے بہتر کا نسخہ صحیح ہے تو ترجمہ یہ ہے" یہ ضروری نہیں کہ جو جثہ کا بڑا ہو قدر و قیمت میں بھی بڑھا ہوا ہو۔ ٢ه اَلشَّاۃُ نَظِیفَۃٌ وَالْفِیلُ جِیفَۃٌ۔ بکری پاک ہے، ہاتھی مردار ہے۔ اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طور روئے زمین کے پہاڑوں میں سب سے چھوٹا ہے لیکن قدر و منزلت کے اعتبار سے اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔ طور۔ وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حق تعالیٰ سے گفتگو ہوتی تھی۔ طویلہ۔ بیائے معروف وہ دراز رسی جس میں چند جانور یک وقت باندھ دئے جاتے ہیں۔ مجازاً اصطبل۔ ٣ه بیشہ۔ بن صعب۔ سخت۔ روئے درہم آوردند یعنی دونوں لشکر آمنا سامنا ہوئے۔ مبارزت مقابلہ کے لئے میدان جنگ میں نکلنا۔ نہ بینی پشت من۔ یعنی میں منہ موڑ کر نہ بھاگوں گا۔ ١٢

کانکه جنگ آرد بخون خویش بازی میکند | روز میدان وانکه بگریزد بخون لشکری

این بگفت و بر سپاه دشمن زد تنی چند مردان کاری بینداخت چون به پیش پدر آمد زمین خدمت ببوسید و گفت. قطعه

ای که شخص منت حقیر نمود | تا درشتی هنر نپنداری
اسپ لاغر میان بکار آید | روز میدان نه گاو پرواری

آورده اند که سپاه دشمن بسیار بود و اینان اندک جماعتی آهنگ گریز کردند پسر نعره بزد و گفت ای مردان بکوشید تا جامهٔ زنان نپوشید سواران را بگفتن او تهور زیادت گشت و بیکبار حمله کردند شنیدم که هم در آن روز بر دشمن ظفر یافتند پدر سر و چشمش ببوسید و در کنار گرفت و هر روز نظر بیش کرد تا ولیعهد خویش کرد برادران حسد بردند و زهر در طعامش کردند خواهرش از غرفه بدید دریچه برهم زد پسر بفراست دریافت دست از طعام باز کشید و گفت محالست که هنرمندان بمیرند و بی هنران جای ایشان بگیرند. شعر

کس نیاید بزیر سایهٔ بوم | ور همای از جهان شود معدوم

پدر را ازین حال آگهی دادند برادرانش را بخواند و گوشمالی بواجب داد پس هر یکی را از اطراف بلاد حصهٔ مرضی معین کرد تا فتنه فرو نشست

له بخون لشکری. یعنی بخون لشکری بازی میکند ایک کے بھاگنے سے پورا لشکر بزدل ہو کر تباہ ہو جاتا ہے. زد یعنی خود را بر سپاه دشمن. مردان کاری جنگی سپاہی. ۲ه شخص منت. یعنی وجود من ترا. تا کلمۂ تحذیر یعنی ہرگز. درشتی موٹاپا. لاغر میان. نازک کمر. پروار. جانوروں کا وہ باڑا جو ... ہوا ہے. گرمی کے زمانہ میں جنگل کی کسی سایہ دار جگہ بنا لیتے ہیں تاکہ جانور گرمی کے اثر سے محفوظ رہیں. تا جامۂ زنان نپوشید. یعنی ہرگز بزدلی نہ کرو. تہور ایذ صلہ ضد بہادری. ۵ه ظفر فتح. نظر بیش کرد. یعنی روز مرہ شفقت بڑھتی رہی. ولیعہد. بادشاہ کا قائم مقام. غرفہ. بالاخانہ. فراست. ذہانت. بوم.

ہمای جو کہ بہشتی مشہور ہے. ہما ایک پرند کا نام ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ اگر کسی کے سر پر گذر جاتا ہے تو وہ بادشاہ ہو جاتا ہے
گوشمال بواجب. سزا. مرضی. پسندیدہ ۱۲

ونزاع برخاست کہ دہ درویش در گلیمے بخسپند و دو پادشا در اقلیمے نگنجند

قطعہ

نیم نانے گر خورد مردِ خدای	بذلِ درویشاں کند نیمے دگر
ملکِ اقلیمے بگیرد پادشاہ	ہمچناں در بندِ اقلیمے دگر

حکایت طائفہ دزدانِ عرب بر سرِ کوہے نشستہ بودند و منفذِ کارواں بستہ و رعیتِ بلداں از مکائدِ ایشاں مرعوب و لشکرِ سلطان مغلوب بحکم آنکہ ملاذے منیع از قلۂ کوہے گرفتہ بودند و ماوائے و ملجائے خود کردہ مدبرانِ ممالکِ آں طرف در دفعِ مضرتِ ایشاں مشاورت کردند کہ اگر ایں طائفہ بریں نسق روزگارے مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد۔

مثنوی

درختے کہ اکنوں گرفت ست پائے	بہ نیروے شخصے برآید ز جائے
وگر ہمچناں روزگارے ہلی	بگردونش از بیخ برنگسلی
سرِ چشمہ شاید گرفتن بہ بیل	چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

سخن بریں مقرر شد کہ یکے را بتجسسِ ایشاں برگماشتند و فرصت نگاہ میداشتند تا وقتیکہ بر سرِ قومے راندہ بودند و مقام خالی ماندہ تنے چند

---

۱ گلیم. کمبلی. بذل. خرچ کرنا. بند. فکر. حکایت ۲ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہ کو بروں سے بھلائی کی توقع نہ کرنی چاہیے. طائفہ. گروہ. لفظوں کے اعتبار سے مفرد اور معنی کے اعتبار سے جمع ہے. منفذ. راستہ. بلداں. بلد کی جمع. شہر. مکائد. کید کی جمع مکر و فریب. ۵ ملاذ. پناہ گاہ. منیع. محفوظ. قلہ. پہاڑ کی چوٹی. ماوی و ملجای. ٹھکانا. بریں نسق اس طریقہ پر. مداومت ہمیشگی. مقاومت مقابلہ کے پائے. بزور. طاقت و قوت. ہلی. ہشتن یا ہلیدن کا مضارع ہے. بگردونش. اگر اس کا تعلق مصرع اول سے تو ترجمہ ہوگا اس کو آسمان کی طرف (بڑھتا ہوا) تو چھوڑیگا گردوں اس صورت میں آسمان کے معنی میں ہے اور اگر مصرع ثانی سے تعلق ہو تو ترجمہ ہوگا بیل گاڑی کے ذریعہ بھی اس کو جڑ سے نہ اکھاڑ سکے گا. درخت اکھاڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ ابتدا اس کی جڑ کے ارد گرد زمین کھود دی جاتی ہے اور پھر ایک رسی کے ذریعہ اس کو بیل گاڑی سے باندھ کر بیلوں کو ہنکا دیا جاتا ہے. درخت گر پڑتا ہے. اس صورت میں گردوں بمعنی گاڑی یا چرخ ثقیل ہے. ۵ میل بکسر میم سخ پیل. ہاتھی. تجسس. جاسوسی کرنا.

مردانِ واقعہ دیدہ و جنگ آزمودہ را بفرستادند تا در شعبِ[1] جبل پنہاں شدند شبانگاہے کہ دزداں باز آمدند سفر کردہ و غارت آوردہ سلاح از تن بکشادند و رختِ غنیمت بنہادند نخستیں دشمنے کہ بر سرِ ایشاں تاخت آورد خواب بود چندانکہ پاسے از شب بگذشت

شعر

قرص[2] خورشید در سیاہی شد	یونس اندر دہانِ ماہی شد

مردانِ دلاور از کمیں گاہ بدر جستند و دست یگاں[3] یگاں بر کتف بستند بامداداں بدرگاہِ ملک حاضر آوردند ہمہ را بکشتن فرمود اتفاقاً در آں میاں جوانے بود کہ میوۂ عنفوانِ شبابش نو رسیدہ و سبزۂ گلستانِ عذارش نو دمیدہ یکے از وزیراں پائے تختِ ملک را بوسہ داد و روئے شفاعت بر زمیں نہاد و گفت ایں پسر ہنوز از باغِ زندگانی بر نخوردہ است و از ریعانِ جوانی تمتع نیافتہ توقع بکرم و اخلاقِ خداوندی آنست کہ ببخشیدنِ خونِ او بر بندہ منت نہی ملک روی ازیں سخن درہم آورد و موافق رائے بلندش نیامد و گفت

فرد

پرتو نیکاں نگیرد ہر کہ بنیادش بدست	تربیت نااہل را چوں گردگاں بر گنبدست

[1] شعب: بکسر شین گھاٹی۔ سلاح: ہتھیار۔ غنیمت: وہ مال جو لڑائی کے موقع پر ہاتھ لگے۔ ماتّحت حصہ۔
[2] قرص: ٹکیہ۔ حضرت یونسؑ کو مچھلی کے نگل لینے کا قصہ مشہور و معروف ہے۔ قرص خورشید کو حضرت یونسؑ سے اور رات کی سیاہی کو دہانِ ماہی سے تشبیہ دی ہے۔ کمین گاہ: گھات میں بیٹھنے کی جگہ۔
[3] یگان یگان: یک یک، ایک ایک۔ اصل یک گان ہے تخفیف کے لئے کاف حذف کر دیا۔ گان عدد کے آخر میں تعداد متعین کرنے کے لئے لاتے ہیں۔ جیسے دوگان، سہ گان۔ پرتو: عادت۔ روشنی و شعاع۔ گردگان: اخروٹ۔ یعنی جس طرح اخروٹ گنبد پر نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح بدطینت نیکوں کی صحبت میں نہیں ٹھہرتا۔

نسل و بنیاد ایشان منقطع کردن اولیٰ ترست که آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچہ اش نگاہداشتن کار خردمنداں نیست۔

ابر گر آبِ زندگی بارد | ہرگز از شاخِ بید بر نخوری
با فرومایہ روزگار مبر | کز نئے بوریا شکر نخوری

وزیر ایں سخن بشنید و طوعاً و کرہاً بپسندید و بر حسنِ رائے ملک آفریں خواند و گفت آنچہ خداوند دام ملکہ فرمود عینِ صوابست و مسئلہ بیجواب کہ اگر در صحبتِ آں بداں تربیت یافتے طینتِ ایشاں گرفتے و یکے از ایشاں شدے اما بندہ امیدوارست کہ بہ صحبتِ صالحاں تربیت پذیرد و خوئے خردمنداں گیرد کہ ہنوز طفل ست و سیرتِ بغی و عنادِ آں قوم در نہادِ او متمکن نشدہ و در حدیث ست کُلُّ مَوْلُودٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ وَاَبَوَاہُ یُہَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ

قطعہ

پسرِ نوح با بداں بنشست | خاندانِ نبوتش گم شد
سگِ اصحابِ کہف روزے چند | پئے نیکاں گرفت مردم شد

ایں بگفت و طائفہ از ندمائے ملک با وے بشفاعت یار شدند تا ملک از

ا؎ نسل۔ اولاد۔ اخگر۔ انگارہ۔ افعی کالاناگ بر۔ پھل۔ فرومایہ۔ کمینہ طوعاً و کرہاً۔ خوشی و ناخوشی یعنی مجبوراً۔ ۲؎ مسئلہ بیجواب۔ یعنی ایسی بات جسے کوئی رد نہ کرسکے طینت اصل۔ عادت۔ بغی سرکشی عناد۔ دشمنی ۳؎ کل مولود۔ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے ماں باپ اُس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ ۴؎ سگ۔ اُس کا نام قطمیر تھا۔ کہف۔ غار۔ مردم شد۔ مشہور ہے کہ وہ کتا قیامت میں بلعم باعور (بنی اسرائیل کا مشہور عبادت گذار جس نے حضرت موسیٰ کو بددعا دی تھی) کی صورت میں اٹھایا جائے گا اور جنت میں داخل کردیا جائیگا) اصحاب کہف کا قصہ مشہور ہے۔ یہ سات اشخاص تھے ان کے بادشاہ دقیانوس نے ان کو بہت مجبور کیا تو بھاگ کر ایک غار میں جا چھپے تھے۔ حضرت حق نے ان کو ایسا سلایا کہ تین سو سال بعد بیدار ہوئے ۵؎ ندما۔ ندیم کی جمع مصاحب۔ شفاعت۔ سفارش۔

سرِ خونِ او درگذشت و گفت بخشیدم اگرچہ مصلحت ندیدم۔

رُباعی

دانی کہ چہ گفت زال با رستمِ گرد | دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد
دیدیم بسے کہ آبِ سرچشمۂ خُرد | چوں بیشتر آمد شتر و بار ببُرد

فی الجملہ پسر را بناز و نعمت برآوردند و اُستادِ ادیب را بتربیتِ او نصب کردند تا حسنِ خطاب و ردِّ جواب و آدابِ خدمتِ ملوکش در آموختند و در نظرِ ہمگناں پسند آمد بارے وزیر از شمائلِ او در حضرتِ سلطان شمّہ میگفت کہ تربیتِ عاقلاں درو اثر کردہ است و جہلِ قدیم از جبلتِ او بدر بردہ ملک را ازیں سخن تبسّم آمد و گفت۔

بیت

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود | گرچہ با آدمی بزرگ شود

سالے دو بریں برآمد طائفۂ اوباشِ محلّت در وے پیوستند و عقدِ موافقت بستند تا بوقتِ فرصت وزیر را و ہر دو پسرش را بکشت و نعمتِ بیقیاس برداشت و در مغارۂ دُزداں بجائے پدر نشست و عاصی شد ملک دستِ تحسّر بدنداں گرفت و گفت۔

سے زال۔ رستم پہلوان کے باپ کا نام ہے۔ گرد۔ پہلوان۔ شتر و بار ببرد یعنی اونٹ کو مع بوجھ کے بہالیجاتا ہے۔ برآوردند۔ انھوں نے پالا۔ نصب کردند۔ مقرر کیا۔ سے ہمگناں۔ سب۔ شمائل۔ اخلاق و عادات۔ حضرت۔ دربار۔ شمہ۔ تھوڑا سا۔ جبلت۔ خلقت۔ سے اوباش محلت۔ محلے کے بدمعاش لوگ۔ عقد موافقت۔ دوستی۔ بیقیاس۔ بے اندازہ۔ مغارہ۔ غار۔ عاصی۔ نافرمان۔ تحسر۔ افسوس کرنا۔ ۱۲

قطعہ

شمشیر نیک ز آہنِ بد چوں کند کسے | تاکس بتربیت نشود اے حکیم کس[1]
باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست | در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

قطعہ

زمینِ شورہ سنبل بر نیارد | درو تخمِ عمل ضائع مگرداں
نکوئی با بداں کردن چناں ست | کہ بد کردن بجائے نیکمرداں

حکایت[۱۰] سرہنگ زادہ را دیدم بر در سرائے اغلمش کہ عقل و کیاستے و فہم و فراستے زائد الوصف داشت ہم از عہدِ خردی آثار بزرگی در ناصیۂ او پیدا۔

فرد

بالائے سرش ز ہوشمندی | می تافت ستارۂ بلندی

فی الجملہ مقبولِ نظرِ سلطاں آمد کہ جمالِ صورت و معنی داشت و خردمنداں گفتہ اند توانگری بدل ست نہ بمال و بزرگی بعقل ست نہ بسال ابنائے جنسِ او بر منصبِ او حسد بردند و بخیانتے متہم کردند و در کشتنِ او سعی بیفائدہ نمودند۔

مصرع

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست | ملکِ پرسید کہ موجبِ خصمی ایشاں

---

[1] کس۔ شریف۔ ناکس۔ کمینہ۔ شورہ بوم۔ شوریلی زمین۔ خس۔ گھاس پھونس۔ سنبل۔ بالچھڑ۔ نکوئی با بداں یعنی جس طرح اچھوں کے ساتھ برائی کرنا برا ہے۔ اسی طرح بروں کے ساتھ اچھائی کرنا برا ہے۔ حکایت[۱۰]۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ ہر شکایت کو صحیح نہ سمجھے۔ بسا اوقات کسی کارکن کی خوبیاں ہی دوسروں کو شکایت کرنے پر مجبور کرتی ہیں۔ سرہنگ مرکب ہے سر بمعنی سردار۔ ہنگ بمعنی سپاہ سے یعنی جمعدار یا سپہ سالار۔ اغلمش۔ ایک بادشاہ کا نام ہے۔ کیاست۔ ذہانت۔ فراست۔ سمجھداری۔ زائد الوصف۔ ناقابلِ بیان۔ ناصیہ۔ پیشانی۔ معنی باطن۔ خصمی۔ دشمنی

درحقِ تو چیست گفت در سایۂ دولتِ خداوندی دام مُلکہٗ ہمگناں[1] را راضی کردم مگر حسوداں[2] کہ راضی نمیشوند اِلّا بزوالِ نعمتِ من و دولت واقبالِ خداوندی باقی باد۔ **قطعہ**

توانم اینکہ نیازارم اندرونِ کسے | حسود را چہ کنم کو زخود[3] برنج درست
بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست | کہ از مشقتِ او جز بمرگ نتواں رست

قطعہ

شوربختاں[4] بآرزو خواہند | مقبلاں را زوالِ نعمت وجاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم | چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چناں | کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

حکایت[5] یکے را از ملوکِ عجم حکایت کنند کہ دست تطاول بمالِ رعیّت دراز کردہ بود وجور واذیت آغاز نہادہ تا بجائے کہ خلق از مکائدِ ظلمش بجہاں برفتند واز کربتِ جورش راہِ غربت گرفتند چوں رعیّت کم شد ارتفاعِ ولایت نقصان پذیرفت وخزینہ تہی ماند ودشمناں طمع کردند وزور آوردند **قطعہ**

ہر کہ فریاد رس روزِ مصیبت خواہد | گو در ایامِ سلامت بجوانمردی کوش

ملہ ہمگناں۔ جمع ہے ہمگیں کی ہمگیں کی اصل ہم ین ہے۔ ی اور ن نسبت کا ہے جب ہم اس کی طرف مضاف ہوا تو ہ گ سے بدل گئی یہ لفظ دراصل جمع کی تاکید کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ حسوداں۔ حاسد کی جمع دولت واقبال۔ عرض حال کرنے کے بعد یہ بادشاہ کے لئے دعا ہے سلہ کو زخود۔ کہ او از خود شوربختاں بدنصیب لوگ۔ مقبلاں۔ اصحاب اقبال شپرہ۔ چمگادڑ۔ راست خواہی یعنی اگر تو سچ کہلانا چاہتا ہے۔ کہ۔ نہ حکایت سلمہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ظلم بادشاہت کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے۔ عجم۔ جزیرۂ عرب کے علاوہ تمام دنیا پر عجم کا اطلاق ہوتا ہے۔ تطاول۔ ظلم۔ دست درازی۔ اذیت۔ ستانا۔ مکائد۔ مکیدہ کی جمع۔ مکر وفریب۔ کربت۔ مصیبت۔ ارتفاع۔ آمدنی محصول۔ خزینہ۔ خزانہ۔ فریادرس۔ مددگار جوانمردی۔ مراد۔ سخاوت۔

لے حلقہ بگوش شدن. غلام بننا. شاہنامہ. مشہور شاعر فردوسی طوسی کی وہ منظوم کتاب جو اس نے سلطان محمود غزنوی کے حکم سے تیس سال میں بھی بادشاہوں کے تذکرے میں لکھی. تے ضحاک. ایک بادشاہ کا نام ہے ضحاک کے لغوی معنیٰ زیادہ ہنسنے والے کے ہیں.

بندۂ حلقہ بگوش ار ننوازی برود | لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

بارے در مجلسِ او کتابِ شاہنامہ میخواندند در زوالِ مملکتِ ضحاک وعہدِ فریدوں وزیر ملک را پرسید کہ ہیچ تواں دانستن کہ فریدوں کہ گنج و ملک و حشم نداشت چگونہ مملکت بر و مقرر شد گفتا چنانکہ شنیدی خلقے بر و بتعصب گرد آمدند و تقویت کردند پادشاہی یافت گفت اے ملک چوں گرد آمدنِ خلقے موجبِ پادشاہی است تو خلق را برائے چہ پریشاں میکنی مگر سرِ پادشاہی کردن نداری .

فرد

ہماں بہ کہ لشکر بجاں پروری | کہ سلطاں بہ لشکر کند سروری

ملک گفت موجبِ گرد آمدنِ سپاہ و رعیت و لشکر چہ باشد گفت پادشاہ را کرم باید تا برو گرد آیند و رحمت تا در پناہِ دولتش ایمن نشینند و ترا ایں ہر دو نیست .

مثنوی

نکند جور پیشہ سلطانی | کہ نیاید ز گرگ چوپانی

پادشاہے کہ طرحِ ظلم فگند | پائے دیوارِ ملکِ خویش بکند

ملک را پند وزیرِ ناصح موافقِ طبع مخالف نیامد و روی ازیں سخنش در ہم

مشہور ہے کہ یہ بادشاہ ماں کے پیٹ میں چار سال تک رہا تھا. اور پیٹ ہی میں اس کے دانت بھی نکل آئے تھے. پیدائش کے وقت چونکہ ہنستا ہوا پیدا ہوا تھا اس لئے یہ نام پڑ گیا تھا بعض حضرات کی رائے ہے کہ ضحاک در اصل دہ عیبی (دس و آک یعنی عیب سے مرکب ہے چونکہ یہ انتہائی بد خصلت ظالم بادشاہ تھا اس کے ١٠ دس عیب زبان زد خاص و عام تھے. فریدوں. اس شخص کا نام ہے جس نے ضحاک کو اپنے باپ کے بدلے میں مار ڈالا اور پھر اس کی گدی کا مالک بن گیا. سے حشم. نوکر چاکر. تعصب حمایت. سر پادشاہی. پادشاہی کا خیال. ہماں. بفتح اول در اصل ہم آں تھا. بجاں. یعنی بجان خود. سروری. سرداری.

لکھ ایمن. بے خوف و خطر. سلطانی. بادشاہت. یعنی ظالم شخص بادشاہی نہیں کرسکتا. بادشاہی کرنے کے لئے عدل و انصاف ضروری ہے. چوپان. چرواہا. طرح. طرز. روش. طبع مخالف. یعنی بادشاہ کا مزاج جس کو بھلائی سے بیر تھا. ١٢

کشید و بزنداں فرستاد و بسے برنیامد که بنی عمّان سلطاں بمنازعت
برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند و ملکِ پدر خواستند قومے که
از دستِ تطاولِ ایں بجاں رسیده بودند و پریشاں شده بر ایشاں گرد
آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرفِ ایں بدر رفت و بر آناں مقرر شد

مثنوی

پادشاہے کو روا دارد ستم بر زیر دست | دوستدارش روزِ سختی دشمنِ زور آور است
با رعیت صلح کن وز جنگِ خصم ایمن نشیں | زانکه شاہنشاهِ عادل را رعیت لشکر است

فرد

غمِ زیر دستاں بخور زینهار | بترس از زبر دستیِ روزگار

حکایت پادشاہے با غلامے عجمی در کشتی نشست و غلام دیگر
دریا را ندیده بود و محنتِ کشتی نیازموده گریه و زاری آغاز نهاد و لرزه
براندامش افتاد ملک را عیش از و منغص بود که طبعِ نازک تحمّلِ مثال
ایں صورت نه بندد چاره ندانستند حکیمے دراں کشتی بود ملک را گفت
اگر فرماں دہی او را بطریقے خاموش گردانم گفت غایتِ لطف و کرم
باشد بفرمود تا غلام را بدریا انداختند چند نوبت غوطه خورد از آں پس

---

۱ بنی عم۔ چچیرے بھائی منازعت جھگڑا۔ مقاومت مقابلہ ۲ کو۔ کہ او زیردست۔ ماتحت خصم۔ دشمن۔ زینہار۔ اکثر ونیز بمعنی ہرگز مستعمل ہوتا ہے کبھی البتہ اور یقیناً کے معنی میں بھی آتا ہے۔ دیگر بمعنی دیگر بار۔ دیگر بار اگرچہ عموماً دوبارہ کے معنی میں آتا ہے۔ لیکن یہاں ایک بار کے معنی میں مستعمل ہے۔ حکایت

۳ حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہوں کو دانشمندوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔ اور زوال ملک سے پہلے اس کی قدر وقیمت پہچانے اور شکر خداوندی ادا کرے۔ کشتی پانی کا جہاز مراد ہے۔ عیش۔ خوشی۔ منغص۔ مکدر۔ تحمل۔ برداشت حکیم۔ دانشمند۔ غوطہ۔ بفتح غین زیادہ صحیح ہے۔

سکّان۔ دنبالہ یعنی کشتی کا پچھلا حصہ۔ آویخت۔ لازمی معنی پر ہے۔ غلام لٹک گیا۔ بنشست و یافت۔ کا فاعل

مویش گرفتند وپیشِ کشتی آوردند وبدو دست درسکّانِ کشتی آویخت
چوں برآمد بگوشہ بنشست وقراریافت ملک را عجب آمد پرسید
کہ حکمت چہ بود گفت از اوّل محنتِ غرق شدن ندیدہ بود وقدرِ سلامت
کشتی ندانستہ ہمچنیں قدرِ عافیت کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار آید

قطعہ

اے سیر ترا نانِ جویں خوش ننماید	معشوق من ست آنکہ بنزدیک تو زشت ست
حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف	از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت ست

شعر

فرق ست میانِ آنکہ یارش دربر	با آنکہ دو چشم انتظارش بردر

حکایت یکے از ملوکِ عجم رنجور بود درحالتِ پیری وامیدِ زندگانی
قطع کردہ کہ سوارے از در درآمد وبشارت داد کہ فلاں قلعہ را بدولتِ
خداوند بکشادیم ودشمناں اسیر آمدند وسپاہ ورعیتِ آں طرف
بجملگی مطیعِ فرماں گشتند ملک نفسے سرد برآورد وگفت ایں مژدہ
مرا نیست دشمنانم راست یعنی وارثانِ مملکت

قطعہ

دریں امید بسر شد دریغ عمرِ عزیز	کہ انچہ در دلم ست از درم فراز آید

بھی وہی غلام ہے۔ سیر۔ پیٹ بھرا۔ جویں۔ جو والی۔ حوراں۔ حور اگرچہ حوراء کی جمع ہے لیکن فارسی میں اس کو مفرد بنا کر اس کی جمع حوران استعمال کر دیتے ہیں۔ حورا۔ اس خوبصورت عورت کو کہا جاتا ہے جس کی آنکھ کی پتلی کی سیاہی بھی سیاہ اور سفیدی خوب سفید ہو۔ اعراف۔ جنت وجہنم کے درمیان جگہ ہے جس میں رہنے والوں کو نہ جنت کی سی راحت ہے نہ دوزخ کا سا عذاب۔ حکایت ۸ اس حکایت کا خلاصہ ہے کہ بادشاہ کو آخری عمر میں ملک گیری کا خیال چھوڑ کر آخرت کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ رنجور۔ رنجیدہ۔ دراصل رنج ور تھا۔ جیسے طاقت ور

١٠

بشارت۔ خوشخبری۔ جملگی۔ سب۔ دراصل جملہ میں یاء مصدری لگی ہوئی ہے اور جملہ کی ہ۔ گ سے بدل گئی ہے۔ بسر شد۔ ختم ہوئی۔
دریغ۔ ہائے افسوس۔ از درم فراز آید۔ دروازے سے میرے سامنے آئے۔ ۱۲

امیدِ بستہ بر آمد ولے چہ فائدہ زانکہ | امید نیست کہ عمرِ گذشتہ باز آید

قطعہ

کوسِ رحلت بکوفت دستِ اجل | اے دو چشم وداع سر بکنید
اے کفِ دست و ساعد و بازو | ہمہ تودیع یکدگر بکنید
برمنِ اوفتادہ دشمن کام | آخر اے دوستاں گذر بکنید
روزگارم بشد بنادانی | من نکردم شما حذر بکنید

حکایت (۹) ہرمز را گفتند از وزیرانِ پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت گناہے معلوم نکردم ولیکن بیقین دانستم کہ مہابتِ من در دلِ ایشاں بیکرانست و بر عہدِ من اعتمادِ کلی ندارند ترسم کہ از بیمِ گزندِ خویش آہنگِ ہلاکِ من کنند پس قولِ حکما را کار بستم کہ گفتہ اند

قطعہ

ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم | وگر با چنو صد برآئی بجنگ
ازاں مار بر پائے راعی زند | کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ
نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود | برآرد بچنگال چشمِ پلنگ

حکایت (۱۱) بر بالینِ تربتِ یحییٰ پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع

ےکوس رحلت۔ کوچ کا نقارہ۔ وداع۔ رخصت کرنا۔ ساعد۔ پہنچا۔ تودیع رخصت کرنا۔ افتادہ عاجز۔ کام۔ مقصد۔ برمن الخ۔ یعنی دشمنوں کے مدعا کے مطابق اب میں عاجز و درماندہ ہوں۔ اے دوستو! اب پھر میری حالت آکر دیکھو میں کیسا تباہ حال ہوں۔ حذر۔ بچاؤ۔ من نکردم میں درایّوں سے نہ بچ سکا تم بچو۔ حکایت (۹) اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہ کو چھوٹے سے چھوٹے دشمن کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔ بلکہ اس سے ہوشیار رہنا چاہئے ہرمز۔ نوشیرواں کا لڑکا جس کا بارہ سال دورِ حکومت رہا۔ چونکہ ہرمز ستارہ مشتری کا بھی نام ہے۔ اور وہ سعد سمجھا جاتا ہے اس لئے نوشیرواں نے بیٹے کا یہ نام تجویز کیا تھا۔ مہابت ہیبت۔ بیکراں۔ بے کنارہ یعنی بیحد۔ چنو صد۔ یعنی اس جیسے سو آدمیوں سے راعی۔ چرواہا۔ چنگال۔ پنجہ۔ حکایت (۱۱) اس حکایت کا خلاصہ یہ کہ مصیبت کے وقت بادشاہ کو اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہئے اور اولیاء اللہ سے اپنے حق میں دعا کرانی چاہئے۔ بالیں۔ سرہانا۔ تربت۔ قبر۔ معتکف۔ گوشہ نشین۔

دمشق[1] کہ یکے از ملوکِ عرب کہ بہ بے انصافی منسوب بود در آمد نماز و دعا کرد و حاجت خواست۔ فرد

درویش و غنی بندہ این خاکِ درند | و آنانکہ غنی ترند محتاج ترند[2]

آنگاہ مرا گفت از آنجا[3] کہ ہمتِ درویشان ست و صدقِ معاملۂ ایشان خاطرے ہمراہِ من کنید کہ از دشمنے صعب اندیشناکم گفتمش بر رعیتِ ضعیف رحمت کن تا از دشمنے قوی زحمت نہ بینی۔

نظم

ببازوانِ توانا و قوتِ سرِ دست | خطاست پنجۂ مسکینِ ناتوان شکست

نترسد[5] آنکہ بر افتادگاں نبخشاید | کہ گر ز پائے در آید کسش نگیرد دست

ہر آنکہ تخمِ بدی کشت و چشمِ نیکی داشت | دماغ بیہدہ پخت و خیالِ باطل بست

زگوش پنبہ بروں آر و دادِ خلق بدہ | وگر تو می ندہی داد روزِ دادے ہست

مثنوی

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند | کہ در آفرینش زیک جوہر اند

چو عضوے بدرد آورد روزگار | دگر عضوہا را نماند قرار

تو کز محنتِ دیگراں بیغمی | نشاید کہ نامت نہند آدمی

---

[1] دمشق۔ بکسر دال و فتح میم مشہور ہے۔ جو ملک شام کا دار السلطنت ہے

[2] آنانکہ غنی تراند۔ الخ مالداروں کی ضروریات زیادہ ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان کو پریشانیاں بھی زیادہ لاحق ہوتی ہیں۔

[3] از آنجا۔ چونکہ ہمت و خاطر۔ سے باطنی توجہ مراد ہے۔ اندیشناکم۔ اندیشہ ناک

[4] ستم۔ زحمت تکلیف۔

حدیث میں ہے زمین والوں پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ شکست صیغہ ماضی مصدری معنی میں ہے۔

[5] نترسد الخ یعنی جو گرے پڑوں کی دستگیری نہیں کرتا اس کو یہ خیال کرنا چاہئے کہ جب وہ گرے گا اس کا بھی کوئی دستگیر نہ ہوگا۔ بیہدہ۔ بیہودہ۔ زگوشش پنبہ الخ۔ یعنی بے فکر۔ روزِ داد۔ روزِ قیامت۔ جوہر اصل۔ یہاں آدم علیہ السلام مراد ہیں۔

حکایت ١١ درویشے مستجاب الدعوات در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر کردند بخواندش و گفت دعائے خیرے بر من کن گفت خدایا جانش بستاں گفت از بہر خدا ایں چہ دعاست گفت ایں دعائے خیرست ترا و جملہ مسلماناں را۔

مثنوی

اے زبردست زیردست آزار	گرم تا کے بماند ایں بازار
بچہ کار آیدت جہانداری	مُردنت بہ کہ مردم آزاری

حکایت ١٢ یکے از ملوک بے انصاف پارسائے را پرسید کدام عبادت فاضلترست گفت ترا خواب نیم روز تا دراں یک نفس خلق را نیازاری۔

قطعہ

ظالمے را خفتہ دیدم نیم روز	گفتم ایں فتنہ ست خوابش بُردہ بہ
وانکہ خوابش بہتر از بیداریست	آں چناں بد زندگانی مُردہ بہ

حکایت ١٣ یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز کردہ بود در پایان مستی میگفت۔

بیت

مارا بجہاں خوشتر ازیں یکدم نیست	کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست

حکایت ١١ حکایت کا مطلب یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کو اولیاء اللہ سے دعا خیر کا متوقع نہ ہونا چاہئے۔ مستجاب الدعوات۔ وہ شخص جس کی دعا مقبول بارگاہ ایزدی ہو۔ بغداد عراق عرب کا مشہور شہر ہے۔ دراصل باغ داد تھا چونکہ نوشیرواں نے اس جگہ مظلوموں کی دادرسی کی تھی۔ اس لئے یہ نام پڑ گیا تھا۔ حجاج یوسف یعنی حجاج بن یوسف مروانی خاندان کا مشہور ظالم بادشاہ جس نے ہزار بے گناہوں کو قتل کرایا۔ خیر است ترا الخ۔ یعنی تو ظلم کرنے کے گناہ سے بچ جائیگا اور مسلمان تیرے مظالم سے نجات پا جائیں گے گرم بازاری۔ کاروبار کا پررونق ہونا۔ حکایت ١٢ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کے لئے انصاف و بخشش سے بہتر کوئی عبادت نہیں۔ پارسا۔ نیک۔ خواب نیم روز۔ دوپہر کا سونا۔ بد زندگانی الخ وہ شخص جس کی زندگی بری ہو اس کا مرنا بہتر ہے وہ گناہوں سے بچ جائیگا۔ دوسرے اُس کے برائیوں سے محفوظ ہوجائیں گے۔ حکایت ١٣ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ بادشاہ کو چاہئے کہ لالچی لوگوں کو داد و دہش کرنے کے بعد فوراً ہی خشی کا اظہار نہ کرے۔ نیز بے محل مال صرف کرنا فقرا اور مساکین کا حق تلف کرنا ہے۔ عشرت عیش نشاط پایاں۔ خاتمہ انجام۔

درویشے برہنہ بسر ماخفتہ بود گفت ۔ بیت

اے آنکہ باقبالِ تو در عالم نیست	گیرم کہ غمت نیست غمِ ما ہم نیست

ملک را خوش آمد صرّۂ ہزار دینار از روزن بیروں کرد و گفت دامن بدار اے درویش گفت دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم ملک را بر ضعفِ حال او رحمت زیادت شد و خلعتی برآں مزید کرد و پیش درویش فرستاد درویش آں نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشاں کرد و باز آمد۔ بیت

قرار در کفِ آزادگاں نگیرد مال	نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال

(۱۰)

درحالتے کہ ملک را پروائے او نبود حال بگفتند بہم برآمد و روی ازو در ہم کشید و ازینجا گفتہ اند اصحابِ فطنت و خبرت کہ از حدت و صولت پادشاہاں برحذر باید بودن کہ غالب ہمتِ ایشاں بمعظمات امورِ مملکت متعلق باشد و تحملِ ازدحامِ عوام نکنند ۔

مثنوی

حرامش بود نعمتِ پادشاہ	کہ ہنگامِ فرصت ندارد نگاہ
مجالِ سخن تا نہ بینی زپیش	بہ بیہودہ گفتن مبر قدرِ خویش

۱؎ باقبال تو ۔ تیرے اقبال کی برابر۔ گیرم ۔ میں مانتا ہوں۔ غمت ۔ غم خود۔ صرّہ ۔ بضم الصاد ۔ ہمیانی تھیلی۔ روزن ۔ یعنی کھڑکی خلعت جوڑا ۔ پریشاں کرد ۔ تلف کردیا ۲؎ کف ۔ ہتھیلی آزادگان آزاد منش ۔ غربال ۔ بکسر الغین چھلنی ۔ پروا ۔ ذمت فطنت بالکسر دانائی خبرت ۔ دانش و آگاہی ۔ حدت ۔ تیزی صولت ۔ دبدبہ ۔ حذر ۔ خوف و پرہیز ۔ ازدحام مجمع ۔ مجال ۔ گنجائش میدان ۔ طاقت ۔

گفت این گدائے شوخ چشم مبذر را که چندین نعمت بچندین مدت برانداخت برانید که خزینهٔ بیت المال لقمهٔ مساکین ست نه طعمهٔ اخوان الشیاطین۔

بیت

ابلهے کو روز روشن شمع کافوری نهد | زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

یکے از وزرائے ناصح گفت اے خداوند مصلحت آن می بینم که چنیں کساں را وجہ کفاف بتفاریق مجرا دارند تا در نفقه اسراف نکنند اما آنچه فرمودی از زجر و منع مناسب ارباب ہمت نیست که یکے را بلطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خسته کردن۔

نظم

بروئے خود در طماع باز نتوان کرد | چو باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد

قطعه

کس نه بیند که تشنگان حجاز | بر لب آب شور گرد آیند
ہر کجا چشمهٔ بود شیریں | مردم و مرغ و مور گرد آیند

حکایت یکے از پادشاہان پیشیں در رعایت مملکت سستی کردے

شوخ چشم۔ بے ادب
مبذر۔ فضول خرچ۔
بیت المال۔ شاہی خزانہ
اخوان الشیاطین شیطانوں کے بھائی بند۔ فضول خرچ
قرآن پاک میں ہے۔۔۔۔
اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ (فضول خرچ شیطانوں کے بھائی ہیں)
ابلہ۔ بیوقوف۔ کودن۔
کراو۔ شمع کافوری وہ موم بتی جس کے موم میں خوشبو کے لئے کافور ملا ہوا ہو۔
وجہ کفاف۔ قوت لایموت
تفاریق علیحدہ علیحدہ۔
مجرا۔ جاری کردہ شدہ۔
نفقہ خرچ۔ زجر۔ جھڑکنا
حجاز۔ مکہ۔ مدینہ۔ طائف وغیرہ کا علاقہ۔ جس میں میٹھا پانی کمیاب ہے۔ آب شور۔ تلخ پانی۔ سمندر کا پانی۔
حکایت اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہوں کو فوج اور پولیس پر خوب خرچ کرنا چاہئے۔ تاکہ وہ خوش دلی سے بادشاہ کی حمایت کریں۔ پیشیں۔ گذشتہ۔ ۱۲

ولشکر را بسختی داشتے لاجرم دشمنے صعب روے نمود ہمہ پشت دادند[١]

مثنوی

چو دارند گنج از سپاہی دریغ | دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ
چہ مردی کند در صف کار زار | کہ دستش تہی باشد و کار زار

یکے را از آناں کہ غدر کردند با من دوستی بود ملامت کردم و گفتم دون ست وبے سپاس و سفلہ و ناحق شناس کہ باندک تغیر حال از مخدوم قدیم برگردد و حق نعمت سالہا درنوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید کہ اسپم بی جو بود و نمدزینم بگرو سلطان کہ بزر با سپاہی بخیلی کند با او بسر جوانمردی نتواں کرد۔

فرد

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد | وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

شعر

اِذَا شَبِعَ الْکَمِیُّ یَصُوْلُ بَطْشًا | وَخَاوِی الْبَطْنِ یَبْطِشُ بِالْفِرَارِ

حکایت (١٥) [٢] یکے از وزرا معزول شدہ بحلقۂ درویشاں در آمد و برکت صحبت ایشاں در وے سرایت کرد و جمعیت خاطرش دست داد و ملک بار دیگر با او دل خوش کرد و عمل فرمود قبولش نیامد و گفت

---

[١] ہمہ پشت دادند۔ سب بھاگ کھڑے ہوئے۔ دریغ۔ ممانعت و افسوس کارزار۔ جنگ۔ کارزار۔ یعنی اس کا کام بگڑا ہوا ہو غدر۔ عہد شکنی۔ بیوفائی۔ دون۔ کمینہ بے سپاس ناشکرگذار۔ سفلہ۔ کمینہ۔ ناحق شناس۔ حق کو نہ پہچاننے والا برگردد۔ نافرمان ہے۔ دون ست الخ۔ خبر مقدم ہے کہ باندک الخ مبتدا مؤخر ہے جو۔ جو کا دانہ۔ نمد زین کے نیچے کا نمدہ۔ سر بنہد در عالم۔ یعنی بھاگ جائیگا

١٠

[٢] اذا شبع الکمی الخ۔ ... بہادر ... پیٹ بھرا ہوتا ہے تو سخت حملہ کرتا ہے اور خالی پیٹ کا جلدی بھاگ جاتا ہے حکایت (١٥) [٢] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کا ذہن ہے کہ جہد۔ اُن آدمیوں کے پیر مرید جوان کے بھوکے نہ ہوں وزرا۔ وزیر کی جمع۔ معزول شدہ۔ برخاست ہوکر۔ جمعیت خاطرش دست داد۔ یعنی اس کو اطمینان قلبی حاصل ہوگیا۔ ١١

معزول بہ کہ مشغول ۔

رُباعی

آنانکہ بکنجِ عافیت بنشستند | دندانِ سگ و دہانِ مردم بستند
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند | وز دست و زبانِ حرفگیراں رستند

ملک گفت ہر آینہ مارا خردمندے کافی باید کہ تدبیرِ مملکت را بشاید گفت نشانِ خردمندِ کافی آنست کہ بچنیں کارہا تن در ندہد ۔

فرد

ہما بر ہمہ مرغاں ازاں شرف دارد | کہ استخواں خورد و طائرے نیازارد

حکایت[۱۶] سیاہ گوش را گفتند ترا ملازمتِ شیر بچہ وجہ اختیار افتاد گفت تا فضلۂ صیدش میخورم و از شرِ دشمناں در پناہِ صولتش زندگانی میکنم گفتندش اکنوں کہ بظلِ حمایتش درآمدی و بشکرِ نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیکتر نیائی تا بحلقۂ خاصانت درآرد و از بندگانِ مخلصت شمارد گفت از بطشِ وے ہمچناں ایمن نیستم ۔

فرد

اگر صد سال گبر آتش فروزد | چو یکدم اندراں افتد بسوزد

افتد کہ ندیمِ حضرتِ سلطاں را زر بیاید و باشد کہ سر برود و حکما گفتہ اند

کنج ۔ گوشہ ۔ سگ کتا ۔ یہاں ایذا پہنچانے والے مراد ہیں ۔ حرف گیر نکتہ چین ۔ ہر آینہ ۔ بہر صورت ۔ ہما ۔ مشہور ہے کہ ہما کسی پرندکو مار کر نہیں کھاتا بلکہ گری پڑی ہڈیوں سے پیٹ بھر لیتا ہے ۔
حکایت[۱۶] اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ وزراء کو بادشاہوں سے ہمیشہ پرخطر رہنا چاہیئے ۔ سیاہ گوش ۔ ایک جانور کا نام ہے جو کتے سے چھوٹا اور بڑا ہوتا ہے اور اس کے کان نوک دار سیاہ ہوتے ہیں ہمیشہ شیر کے ساتھ رہتا ہے ۔ ملازمت ساتھ رہنا ۔ فضلہ ۔ بچا ہوا ۔ صید ۔ شکار ۔ صولت ۔ دبدبہ ۔ ظل ۔ سایہ ۔ اعتراف ۔ اقرار بطش ۔ پکڑ ۔ افتد ۔ کبھی ایسا ہوتا ہے ۔ ندیم ۔ مصاحب ۔ سر برود ۔ قتل کر دیا جاتا ہے ۔

از تلوّنِ طبعِ پادشاہاں برحذر باید بود کہ وقتے بسلامے برنجند وگاہے بدشنامے خلعت دہند وگفتہ اند ظرافت بسیار ہنرِ ندیماں ست وعیبِ حکیماں۔

فرد

تو بر سرِ قدرِ خویشتن باش ووقار | بازی وظرافت بہ ندیماں بگذار

حکایت (۱۱) یکے از رفیقاں شکایتِ روزگارِ نامساعد بنزدِ من آورد کہ کفاف اندک دارم وعیال بسیار وطاقتِ بارِ فاقہ نمی آرم و بارہا در دلم آمد کہ باقلیمے دیگر نقل کنم تا در ہر صورتے کہ زندگانی کنم کسے را بر نیک وبدِ من اطلاع نباشد۔

بیت

بس گرسنہ خفت وکس ندانست کہ کیست | بس جاں بلب آمد کہ بروکس نگریست

باز از شماتتِ اعدا می اندیشم کہ بطعنہ در قفائے من بخندند وسعی مرا درحقِ عیال برعدمِ مروّت حمل کنند وگویند۔

قطعہ

ببیں آں بے حمیت راکہ ہرگز | نخواہد دید روئے نیکبختی
کہ آسانی گزیند خویشتن را | زن و فرزند بگذارد بسختی

۱۰

ل تلوّن۔ رنگ برنگ ہونا۔ تغیر۔ دشنام۔ گالی گلوچ۔ ظرافت۔ مسخرا پن۔ بازی۔ دل لگی۔ تو بر سر الخ۔ تو اپنے مرتبہ اور وقار پر قائم رہ۔ حکایت (۱۱) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ حتی المقدور بادشاہوں کی ملازمت اور صحبت سے بچنا چاہیے۔ نامساعد۔ ناموافق۔ کفاف۔ قوت لایموت۔ عیال۔ بال بچے۔ گرسنہ بھوکا۔ بس۔ بہت۔ شماتت دشمن کی خوشی۔ بے حمیت بے عزت۔ کہ ہرگز الخ بیان ہے بے حمیت کا۔ ۱۲

و دیگر علم محاسبت چنانکه معلوم است چیزی دانم اگر بجاه شما شغلی معین شود که موجب جمعیت خاطر باشد بقیت عمر از عهده شکر آن بیرون آمدن نتوانم گفتم عمل پادشاه ای برادر دو طرف دارد امید نان و بیم جان و خلاف رای خردمندان باشد بدین امید در آن بیم افتادن

قطعه

کس نیاید بخانه درویش | که خراج زمین و باغ بده
یا بتشویش و غصه راضی شو | یا جگربند پیش زاغ بنه

گفت این موافق حال من نگفتی و جواب سؤال من نیاوردی نشنیده که هر که خیانت ورزد پشتش از حساب بلرزد

فرد

راستی موجب رضای خداست | کس ندیدم که گم شد از ره راست

حکما گویند که چهار کس از چهار کس بجان برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسبان و فاسق از غماز و روسپی از محتسب و آنرا که حساب پاک است از محاسبه چه باک

قطعه

مکن فراخ روی در عمل اگر خواهی | که روز رفع تو باشد مجال دشمن تنگ

تو پاک باش برادر مدار از کس باک | زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

گفتم حکایتِ روباہے مناسبِ حالِ تست کہ دیدندش گریزان و بیخویشتن افتان و خیزان کسے گفتش چہ آفت ست کہ موجبِ مخافت است گفتا شنیدم کہ شیر را بسخرہ میگیرند گفت اے سفیہ ترا با شیر چہ مناسبت است و او را با تو چہ مشابہت گفت خاموش کہ اگر حسودان بغرض گویند کہ اینہم بچۂ شیر ست و گرفتار آیم کرا غمِ تخلیصِ من دارد کہ تفتیشِ حالِ من کند و تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود ترا ہمچنیں فضل ست و دیانت و تقوی و امانت و لیکن متعنتان در کمین اند و مدعیان گوشہ نشیں اگر آنچہ سیرتِ تست بخلافِ آں تقریر کنند و در معرضِ خطابِ پادشاہ آئی دراں حالت کرا مجالِ مقالت باشد پس مصلحت آں می بینم کہ ملکِ قناعت را حراست کنی و ترکِ ریاست گوئی ۔

قطعہ

بدریا در منافع بیشمار ست | اگر خواہی سلامت بر کنار ست

رفیق چوں ایں سخن بشنید ہم بر آمد و روئے از حکایتِ من در ہم کشید و سخنہائے رنجش آمیز گفتن گرفت کہ ایں چہ عقل و کفایت ست و فہم و

لہ گازر۔ دھوبی۔ روباہ لومڑی۔ بےخویشتن۔ بےتاب۔ مخافت۔ ڈر۔ سخرہ۔ بیگار۔ سفیہ۔ بےوقوف۔ غرض۔ بدخواہی۔ تفتیش۔ تحقیق۔ تریاق۔ زہر اتارنے کی دوا۔ مار گزیدہ۔ سانپ کا ڈسا ہوا۔ لہ متعنتان۔ [illegible] کمین۔ گھات۔ مدعیان۔ یعنی مدعی یعنی گوشہ نشین۔ یعنی گھات میں بیٹھے ہیں۔ معرض۔ جگہ۔ خطاب۔ مقالت۔ گفتگو۔ حراست۔ [illegible] ریاست۔ سرداری۔ در۔ زاید ہے درغلط ہے۔ کفایت۔ کارگزاری۔ ۱۲

در ایت قول حکما درست آمد که گفته اند دوستان در زندان بکار آیند
که بر سفره همه دشمنان دوست نمایند قطعه

دوست مشمار آنکه در نعمت زند | لاف یاری و برادرخواندگی
دوست آن دانم که گیرد دست دوست | در پریشان حالی و درماندگی

دیدم که متغیر میشود و نصیحت من بغرض می شنود نزدیک صاحب دیوان رفتم بسابقهٔ معرفتی که در میان ما بود و صورت حالش بگفتم و اهلیت و استحقاقش بیان کردم تا بکارے مختصرش نصب کردند چندے برین برآمد لطف طبیعتش را بدیدند و حسن تدبیرش را بپسندیدند کارش از آن درگذشت و بمرتبهٔ بالاتر ازان متمکن شد همچنان نجم سعادتش در ترقی بود تا باوج ارادت در رسید و مقرب حضرت سلطان و معتمد علیه گشت بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم

فرد

ز کار بسته میندیش و دل شکسته مدار | که آب چشمهٔ حیوان درون تاریکیست

شعر

الا لا یجارن اخو البلیة | فللرحمن الطاف خفیة

ل درایت. دانشمندی
سفره. بضم السین دسترخوان
لاف زدن. ڈینگیں مارنا.
برادرخواندگی. منہ بولا بھائی
ہونا. بغرض. یعنی نصیحت
کرنے میں میری کوئی غرض کر
دیوان. دفتر، کچہری. کار
مختصر. معمولی نوکری
لطف طبیعت. طبیعت کی
روانی. نجم سعادت. نیک
بختی کا ستارہ. اوج
بلندی. کار
بستہ. مشکل کام
چشمۂ حیوان.
مشہور ہے کہ ایک
چشمہ ہے. جو اس کا پانی
پی لیتا ہے وہ کبھی نہیں مرتا
اور اس تک پہنچنے میں بہت
سی تاریکیاں طے کرنی پڑتی
ہیں. ؎ الا لا یجارن الخ
آگاہ مصیبت زدہ تھوڑا
دل نہ کرے اللہ کی مہربانیاں
چھپی ہوئی ہیں. (وہ بروقت
مدد کردیتی ہیں).

فرد

سنشیں ترش از گردشِ ایام کہ صبر[1] | تلخ ست ولیکن برِ شیریں دارد

دراں قربت مرا با طائفہ یاران اتفاقِ سفر افتاد چوں از زیارتِ مکہ باز آمدم یکدو منزلم استقبال کرد ظاہرِ حالش را دیدم پریشان و در ہیاتِ درویشاں گفتم چہ حالت ست گفت آں چناں کہ تو گفتی طائفہ حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند و ملک دام ملکہ در کشفِ حقیقتِ آں استقصا نفرمودہ و یارانِ قدیم و دوستانِ حمیم از کلمۂ حق خاموش شدند وصحبتِ دیریں فراموش کردند۔ قطعہ ۱۰

نہ بینی کہ پیشِ خداوندجاہ	ستایش کناں دست بر بر نہند
اگر روزگارش درآرد زپای	ہمہ عالمش پای بر سر نہند

فی الجملہ بانواعِ عقوبت گرفتار شدم تا دریں ہفتہ کہ مژدۂ سلامتِ حجاج برسید از بندِ گرانم خلاص کرد و ملکِ موروثم خاص گفتم دراں نوبت اشارتِ من قبولت نیامد کہ گفتم عملِ پادشاہاں چوں سفرِ دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری۔ قطعہ

ندانستی کہ بینی بند برپای	چو در گوشت نیاید پند مردم

---

[1] صبر تلخ است۔ مشہور ہے کہ صبر کا پھل میٹھا ہے۔ زیارت مکہ۔ حج بیت اللہ۔ استقبال۔ پیشوائی۔ استقصا۔ کامل تحقیقات حمیم۔ گرم پانی۔ خالص دوست یہاں دوسرے معنی مراد ہیں۔ بر۔ اوپر۔ بر۔ سینہ۔ پای بر سر نہند۔ یعنی پیروں سے اس کا سر کچل دیں۔ عقوبت۔ سزا ملک موروث۔ باپ دادا کی جائداد۔ تلاطم۔ دریا کی طغیانی۔ طلسم۔ موہوم خیالات جو عجیب عجیب شکلوں میں نمودار ہوں۔ بند۔ بیڑی

دگر رہ گر نداری طاقت نیش | مکن انگشت در سوراخ کژدم

حکایت (۱۸) تنے چند از روندگان در صحبت من بودند ظاہر ایشان بصلاح آراستہ و یکے را از بزرگان در حق این طائفہ حسن ظنے بلیغ بود و ادرارے معین کرد تا یکے از ایشان حرکتے کرد نہ مناسب حال درویشان ظن آن شخص فاسد و بازار اینان کاسد خواستم تا بطریقے کفاف یاران مستخلص گردانم آہنگ خدمتش کردم دربانم رہا نکرد و جفا کرد و معذورش داشتم کہ لطیفان گفتہ اند .

قطعہ

در میر و وزیر و سلطان را | بے وسیلت مگرد پیرامن
سگ و دربان چو یافتند غریب | این گریبانش گیرد آن دامن

چندانکہ مقربان حضرت آن بزرگ بر حال من وقوف یافتند و باکرام درآوردند و برتر مقامے معین کردند اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم

فرد

بگذار کہ بندۂ کمینم | تا در صف بندگان نشینم

گفت اللہ اللہ چہ جائے سخن است

لہ دگرہ ۔ دوسری بار ۔ نیش ۔ ڈنک ۔ کژدم ۔ بچھو ۔ حکایت (۱۸) ۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو علماء و صلحاء کی عزت کرنی چاہئے ۔ اور معمولی غلطیوں کو روزینے بند نہ کرنے چاہئیں ۔
لہ روندگان ۔ یعنی تصوف کے منازل طے کرنے والے ۔ در صحبت من ۔ غالباً یہ صاحب شیخ سعدی کے مرید تھے
صلاح ۔ تقویٰ طہارت ۔
ادرار ۔ روزینہ
کاسد ۔ کھوٹا ۔ بے رونق
کفاف ۔ گذارے کے قابل مال ۔ مستخلص گردانم ۔ یعنی ان کا روزینہ جو ضبط ہوگیا تھا ۔ اس کو واگذار کراؤں ۔
جفا ۔ ظلم ۔ وسیلت ۔ ذریعہ ۔ پیرامن ۔ ارد گرد
غریب ۔ اجنبی ۔ مسافر ۔
مقربان حضرت آں ۔ اُن صاحب کے خاص لوگ ۔
وقوف ۔ اطلاع ۔ کمین

یاء اور نون نسبت کا ہے ۔ اللہ اللہ ۔ تکرار تعجب کے لئے ہیں ۔ چہ جائے سخن است ۔ یعنی آپ کیا فرما رہے ہیں ۔ ۱۲

فرد

گر بر سر و چشمِ من نشینی | نازت بکشم کہ نازنینی

فی الجملہ نشستم و از ہر درے[1] سخن پیوستم تا حدیثِ زلّتِ یاران درمیان آمد و گفتم ؎

قطعہ

چہ جرم دید خداوندِ سابق الانعام | کہ بندہ در نظرِ خویش خوار میدارد

خدائے راست مسلّم بزرگواری و حلم | کہ جرم بیند و ناں برقرار میدارد

حاکم را ایں سخن پسندیدہ آمد و اسبابِ معاشِ یاراں فرمود تا باز بر قاعدۂ ماضی مہیّا دارند و مؤنتِ ایامِ تعطیل وفا کنند شکرِ نعمت بگفتم و زمینِ خدمت ببوسیدم و عذرِ جسارت بخواستم و گفتم ؎

چو کعبہ قبلۂ حاجت شد از دیارِ بعید | روند خلق بدیدارش از بسے فرسنگ

ترا تحمّلِ امثالِ ما بباید کرد | کہ ہیچکس نزند بر درختِ بے بر سنگ

۱۰

حکایت (۱۹) ملک زادۂ گنجِ فراواں از پدر میراث یافت و دستِ کرم بکشاد و دادِ سخاوت بداد و نعمتِ بیدریغ بر سپاہ و رعیت بریخت

قطعہ

نیاساید مشام از طبلۂ عود | بر آتش نہ کہ چوں عنبر ببوید

[1] از ہر درے سخن پیوستم۔ یعنی ہر طرف سے بات گھیر کر لایا۔ زلّت۔ لغزش۔ قصور۔ ناپسندیدہ کام۔ سابق الانعام۔ جو پہلے سے انعام کرتا آئے کہ بندہ یعنی کہ بندہ را۔ مسلّم۔ ثابت حلم۔ بردباری الطاف۔ مہربانیاں۔ ناں برقرار میدارد۔ روزی جاری رکھتا ہے۔ معاش۔ گذربسر۔ مہیّا۔ تیار۔ مؤنت۔ خرچ۔ ایام تعطیل۔ معزولی کے دن جسارت۔ دلیری کعبہ۔ بیت اللہ۔ قبلۂ حاجت جس کی طرف ضرورت میں رخ کریں دیار۔ ملک فرسنگ۔ تین میل۔ تحمّل۔ برداشت۔ بے بر۔ بے پھل۔ حکایت (۱۹) سے اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بخل بادشاہوں کی شایانِ شان نہیں ہے ان کو دولت اکٹھا کرنیکی فکر نہ کرنی چاہیئے دادِ سخاوت داد۔ خوب بخشش کی۔ بیدریغ۔ بے روک ٹوک۔ نیاساید۔ نہ آسائے مشام۔ یعنی دماغ۔ طبلۂ عود۔ وہ ڈبیہ جو اگر کی لکڑی کی بنی ہوئی ہو۔ یا وہ ڈبیہ جس میں اگر کے ٹکڑے رکھے ہوں۔

بزرگی بایدت بخشندگی کن | که دانہ تا نیفشانی نروید

یکے از جلساے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ ملوکِ پیشیں مر ایں نعمت را بسعی اندوختہ اند و برائے مصلحتے نہادہ دست ازیں حرکات کوتاہ کن کہ واقعہا در پیش ست و دشمناں از پس نباید کہ بوقتِ حاجت درمانی

قطعہ

اگر گنجے کنی بر عامیان بخش | رسد ہر کدخدائے را برنجے
چرا نستانی از ہر یک جوے سیم | کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے

ملک زادہ روئے ازیں سخن درہم آورد و موافقِ طبعش نیامد و مراو را زجر فرمود و گفت خداوند تعالیٰ مرا مالکِ ایں مملکت گردانیدہ است تا بخورم و بخشم نہ پاسباں کہ نگہدارم۔

بیت

قاروں ہلاک شد کہ چہلخانہ گنج داشت | نوشیرواں نمرد کہ نامِ نکو گذاشت

حکایت (۲۰) آوردہ اند کہ نوشیروانِ عادل را در شکار گاہے صیدے کباب میکردند و نمک نبود غلامے بروستا دوانیدند تا نمک آرد نوشیرواں گفت بہ قیمت بستاں تا رسمے نگردد و دِہ خراب نشود

لہ جلسا۔ جلیس کی جمع ہمنشیں۔ واقعہا۔ لڑائیاں۔ عامیان۔ عامی کی جمع عام لوگ۔ بخش مفعول کے معنی میں ہے۔ کدخدائے۔ صاحب خانہ۔ برنج۔ چاول۔ جوے سیم۔ جو بھر چاندی۔ ۲ہ زجر۔ سرزنش۔ قارون۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھتیجے کا نام ہے جو بخل میں مشہور ہے۔ چہل۔ اس ہی طرح ہفتاد کبھی اِن سے عدد معین مراد ہوتا ہے اور کبھی محض کثرت کے معنی میں آتے ہیں۔ نوشیرواں۔ مشہور بادشاہ کا نام ہے۔ دراصل نوشیں رواں ہے چونکہ اس کے باپ قباد نے اس کی پیدائش کی خبر سنکر خزانے کے خرچ کرنے کا حکم دیدیا تھا اس لئے اس کا یہ نام پڑ گیا۔ حکایت (۲۰) اس حکایت کا مقصد یہ ہے بادشاہ کو کوئی ایسی بری رسم نہ ڈالنی چاہئے جس سے رعایا کو تکلیف پہنچے۔ روستا۔ گاؤں۔ رسمے نگردد الخ یعنی یہ عادت نہ پڑنی چاہیے ورنہ ہر کوئی الا بادشاہ نمک وصول کرے گا۔ ۱۲

گفت ازیں قدر چہ خلل زاید گفت بنیادِ ظلم اندر جہاں اول اندک بوده است وہر کس کہ آمد براں مزید[1] کرد تابدیں غایت رسید

قطعه

اگر ز باغِ رعیت مَلِک خورد سیبے	برآورند غلامانِ او درخت از بیخ
بپنج بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد	زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

حکایت[2] عاملے را شنیدم کہ خانۂ رعیت خراب کردے تاخزینۂ سلطان آباداں کند بیخبر از قولِ حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خدائے عزّ وجلّ را بیازارد تا دلِ خلقے بدست آرد خداوند تعالیٰ ہمان خلق بروے گمارد تا دمار از روزگارش برآرد. بیت

آتشِ سوزاں نکند باسپند[3]	آنچہ کند دودِ دلِ مستمند

سرجملۂ حیوانات گویند کہ شیرست واذلِّ جانوراں خر وباتفاق خرِ بار بربہ کہ شیرِ مردم در

مثنوی

مسکیں خر اگرچہ بے تمیزست	چوں بار ہمی برد عزیزست
گاوان وخرانِ بار بردار	بہ زآدمیانِ مردم آزار

باز آمدیم بحکایتِ وزیرِ غافل گویند مَلِک را طرفے از ذمائمِ اخلاقِ او

[1] مزید. زیادتی پنج. خاص پانچ کا عدد مراد نہیں ہے بلکہ قلت کو ظاہر کرنے کے لئے ہے. ہزار مرغ بسیخ. یعنی ہزاروں مرغوں کے سیخ پر کباب بنوا لیں گے حکایت[2] [2]. کا منشا یہ ہے کہ وزرار کو بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے خیال سے رعایا کو ستانا نہ چاہئے. عامل. کارندہ. خزینہ. خزانہ. برگمارد. متعین کردیتا ہے. دمار. ہلاکت. انتقام. روزگار. حال.

[3] اسپند. کالا دانہ. مستمند. دردمند. یعنی مظلوم کی آہ. ظالم کو خاکستر بنانے میں وہ کام کرتی ہے جو آگ کالے دانے پر نہیں کرتی جس کو دھونی کے لئے آگ پر ڈال کر جلایا جاتا ہے اور اس بچہ کو دھونی دی جاتی ہے جس کو نظر لگ جاتی ہے. اذل. سب سے ذلیل. ذمائم. ذمیمہ کی جمع برائی. سر. سردار. ۱۲

بقرائن معلوم گشت در شکنجہ کشید و بانواعِ عقوبت بکشت

قطعہ

حاصل نشود رضائے سلطان | تا خاطرِ بندگاں نجوئی
خواہی کہ خدای بر تو بخشد | با خلقِ خدای کن نکوئی

آوردہ اند کہ یکے از ستمدیدگاں بر سرِ او بگذشت و در حالِ تباہِ وے تامّل کرد و گفت۔

قطعہ

نہ ہر کہ قوّتِ بازوئے منصبے دارد | بسلطنت بخورد مالِ مردماں بگزاف
تواں بحلق فرو بردن استخوانِ درشت | ولے شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف

بیت

نماند ستمگار بدروزگار | بماند برو لعنتِ پایدار

حکایت (۲۲) مردم آزارے را حکایت کنند کہ سنگے بر سرِ صالحے زد درویش را مجالِ انتقام نبود سنگ را نگاہ میداشت تا زمانے کہ ملک را برآں لشکری خشم آمد و در چاہ کرد درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و ایں سنگ چرا زدی گفت من فلانم و ایں ہماں سنگ ست کہ در فلاں تاریخ بر سرِ من زدی

۱؎ قرائن ۔ علامات ۔ شکنجہ سزا دینے کا ایک آلہ تھا جس میں مجرم کو کس دیا جاتا تھا۔ ستمدیدگان وہ لوگ جن پر اس نے ظلم کیا تھا۔ تامّل بغور و فکر۔ سلطنت ۔ قہر و غلبہ ۔ گزاف ۔ بیہودہ باتیں۔ بکہ ولے شکم الخ یعنی جب وہ ہڈی ناف میں پہونچیگی جو معدہ کی انتہائی گہرائی ہے تو پیٹ میں درد پیدا کرے گی۔ حکایت (۲۲) کے اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کے مقربین کو بادشاہ کے بھروسے پر رعایا پر ظلم نہ کرنا چاہیے ورنہ معزولی کے وقت انھیں مظلوموں کے ظلم میں گرفتار ہو جائے گا۔ مجال ۔ گنجائش ۔ انتقام بدلہ لینا ۔ در چاہ کرد ۔ مجرم کو اندھے کنویں میں ڈلوا دیا جاتا تھا ۔ ۱۲

گفت چندیں روزگار کجا بودی گفت از جاہت[۱۵] اندیشہ میکردم اکنوں کہ در جاہت دیدم فرصت غنیمت دانستم ۔

مثنوی

ناسزائے را کہ بینی بختیار | عاقلاں تسلیم کردند اختیار
چوں نداری ناخنِ درّندہ تیز | با بداں آں بہ کہ کم گیری ستیز
ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد | ساعدِ سیمینِ خود را رنجہ کرد
باش تا دستش ببندد روزگار | پس بکامِ دوستاں مغزش برآر

حکایت[۲۳] یکے را از ملوک مرضے ہائل بود کہ اعادتِ ذکرِ آن نا کردن اولےٰ طائفہ از حکمائے یونان متفق شدند کہ مر ایں درد را دوائے نیست مگر زہرۂ آدمی کہ بچندیں صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دہقاں پسرے را یافتند براں صورت کہ حکیماں گفتہ بودند پدر و مادرش را بخواندند و بہ نعمتِ بیکراں خوشنود گردانیدند و قاضی فتویٰ داد کہ خونِ یکے از رعیّت ریختن سلامتِ نفسِ پادشہ را روا باشد جلّاد قصد کرد پسر سر سوئے آسمان برآورد و تبسّم کرد ملک پرسید کہ دریں حالت چہ جائے خندیدن ست گفت نازِ

۱۵ از جاہت۔ یعنی تیرے مرتبہ سے۔ اندیشہ میکردم۔ میں ڈرتا تھا۔ ناسزا۔ نالائق۔ بختیار۔ اقبال مند۔ یعنی جب تو کسی نالائق کو برسرِ اقتدار دیکھے تو تو بھی اطاعت سے قبول کرلے۔ اس لئے کہ ایسے موقع پر عقلمند کا یہی کام ہے۔ ستیز۔ جنگ۔ فولاد بازو۔ وہ شخص جس کے بازو فولاد کی طرح مضبوط ہوں۔ ساعدِ سیمیں۔ چاندی کی سی کلائی یعنی نازک۔ رنجہ۔ رنجیدہ۔ کام۔ مقصد۔ حکایت (۲۳) سے اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ بادشاہ کو اپنے نفع کی خاطر کسی کو نہ ستانا چاہئے اور مسکینوں پر رحم کھانا خدا کی رضامندی کا سبب ہے۔ ہائل۔ خوفناک۔ اعادت۔ تکرار۔ زہرہ۔ پتہ۔ بچندیں صفت۔ مثلاً خوب صورت دراز قد ہو۔ بیکراں۔ لاتعداد۔ جلّاد۔ وہ شخص جو قتل کرنے پر متعین ہوتا تھا۔ ۱۲

فرزند بر پدر و مادر باشد و دعوی پیشِ قاضی برند و از پادشاه خواهند اکنون پدر و مادر بعلتِ[1] حطامِ[2] دنیا مرا بخون در سپردند و قاضی بکشتنم فتوی داد و سلطان مصالحِ خویش اندر ہلاکِ من می بیند بجز خدائے عزّ وجل پناہے نمی بینم ۔

بیت

پیشِ کہ برآورم ز دستت فریاد | ہم پیشِ تو از دستِ تو میخواہم داد

سلطان را دل ازیں سخن ہم برآمد و آب در دیدہ بگردانید و گفت ہلاکِ من اولیٰ تر کہ خونِ چنیں طفلے ریختن بیگناہ سر و چشمش بوسید و در کنار گرفت و آزاد کرد و نعمتِ بے اندازہ بخشید گویند ہمدراں ہفتہ صحت یافت

قطعہ

ہمچناں در فکرِ آں بیتم کہ گفت | پیلبانے بر لبِ دریائے نیل
زیرِ پایت گر بدانی حالِ مور | ہمچو حالِ تست زیرِ پائے پیل

حکایت[۲۴] یکے از بندگانِ عَمرو لیث گریختہ بود کساں در عقبش برفتند و باز آوردند وزیر را باوے غرضے بود اشارت بکشتنش کرد تا دیگر بندگاں چنیں فعل نیارند بندہ سر پیشِ عَمرو لیث بر زمیں نہاد و گفت

لہ علت۔ سبب۔ حطام۔ ریزہ گھاس۔ یہاں دنیا کا مال مراد ہے۔ دل ہم برآمد۔ یعنی رقتِ قلبی پیدا ہوگئی۔ نیل۔ مصر کا مشہور دریا ہے۔ زیرِ پایت الخ۔ یعنی تیرے پیر کے نیچے آکر چیونٹی کی وہی حالت ہوتی ہے جو تیری کسی ہاتھی کے پیر کے نیچے آکر۔ حکایت ۲۴ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہ کو چاہئے کہ بعض اہل غرض اور حاسدوں کی شکایت پر کسی کو سزا نہ دے بلکہ مجرم کی بھی بات سنے اور پھر فیصلہ کرے۔ عمرو لیث یعنی عمرو بن لیث یا وہ عمرو جو لیث کے لقب سے مشہور ہے۔ یہی وہ بادشاہ ہے جس نے شیراز آباد کیا ہے۔ عقب۔ بفتح اول و سکون ثانی۔ بفتحتین پیچھے۔ غرض۔ دشمنی۔ ایک نسخہ عداوتے کا بھی ہے۔ ۱۲

١٠

لے خداوند یعنی بادشاہ۔ رَاست۔ یعنی راست۔ قصاص۔ کسی قاتل کو شرعی حکم کے مطابق قتل کرنا۔ کلوخ انداز۔ وہ

فرد

هرچه رود بر سرم چوں تو پسندی رواست | بنده چه دعویٰ کند حکم خداوند راست

لیکن بموجبِ آنکہ پروردۂ نعمتِ ایں خاندانم نخواہم کہ در قیامت بخونِ من گرفتار آئی اجازت فرمائی تا وزیر را بکشم پس آنگہ بقصاصِ او بفرمائی خونِ من ریختن تا بحق کشتہ باشی ملک را خندہ گرفت وزیر را گفت چگونہ مصلحت می بینی وزیر گفت اے خداوندِ جہاں مصلحت آں می بینم کہ از بہرِ خدا و صدقۂ گورِ پدر او را آزاد کنی تا مرا نیز در بلائے نیفگند گناہ از من ست و قولِ حکیماں معتبر کہ گفتہ اند۔

قطعہ

چو کردی با کلوخ انداز پیکار | سرِ خود را بنادانی شکستی
چو تیر انداختی بر روئے دشمن | چناں داں کاندر آماجش نشستی

حکایت[(۲۵)] ملکِ زوزن را خواجہ بود کریم النفس نیکمحضر کہ ہمگناں را در مواجہ حرمت داشتے و در غیبت نکو گفتے اتفاقاً از وحرکتے در نظرِ ملک ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت کرد و سرہنگانِ پادشاہ بسوابقِ نعمتِ او معترف بودند و بشکرِ آں مرتہن در مدتِ

سپاہی کہلاتے تھے جو قلعہ کے کنگروں کے سوراخوں سے دشمن پر ڈھیلے برساتے تھے۔ چونکہ وہ خود آڑ میں ہوتے تھے اس لئے دشمن ان کو کوئی نقصان نہ پہونچا سکتا تھا۔ پیکار۔ جنگ۔ آماجش۔ آماج۔ ریت کا ٹیلہ جس پر نشانہ بازی کی جاتی ہے۔ یعنی اگر تو کسی دشمن پر پتھر برساتا ہے تو یہ سمجھ کر تو بھی اس کے نشانہ پر ہے۔ حکایت (۲۵) لے اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ وفادار نمک خواروں کی معمولی معمولی بات پر گرفت نہ کرے بلکہ ان کے معاملہ میں کچھ چشم پوشی سے کام لے۔ زوزن۔ بروزن سوزن ہرات اور نیشاپور کے درمیان ایک شہر کا نام ہے یا اس شہر کے بسانے والے بادشاہ کا نام ہے۔ کریم النفس۔

شریف طبیعت۔ مواجہت۔ روبرو۔ حرمت۔ عزت۔ غیبت۔ پیٹھ پیچھے۔ مصادرت۔ منبلی۔ ڈانڈ۔ سرہنگان۔ سپاہی۔ معترف۔ مقر۔ مرتہن۔ گردی۔

توکیلِ اورِفق وملاطفت کردندے وزجر ومعاقبت روا نداشتندے

قطعه

صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ کہ ترا | در قفا عیب کند در نظرش تحسین کن
سخن آخر بدہاں میگذرد موذی را | سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن

آنچہ خطاب ملک بود از عہدۂ بعضے بیروں آمد وبہ بقیّتے در زنداں بماند آوردہ اند کہ یکے از ملوکِ نواحی در خفیہ پیغامش فرستاد کہ ملوکِ آں طرف قدرِ چناں بزرگوار ندانستند وبے عزّتی کردند اگر رائے عزیزِ فلاں احسن اللہ خلاصہ بجانبِ ما التفاتے کند در رعایتِ خاطرش ہر چہ تمامتر سعی کردہ آید واعیانِ ایں مملکت بدیدار او مفتقرند وجوابِ ایں حروف را منتظر خواجہ چوں بریں وقوف یافت از خطر اندیشید در حال جوابے مختصر کہ اگر برملا افتد فتنہ نباشد بر قفائے ورق نوشت وروان کرد یکے از متعلقاں کہ بریں واقف بود ملک را اعلام کرد کہ فلاں را کہ حبس فرمودہ با ملوکِ نواحی مراسلت دارد ملک بہم برآمد وکشفِ ایں خبر فرمود قاصد را بگرفتند ورسالت برخواندند نبشتہ بود کہ حسنِ ظنِ بزرگاں بیش از فضیلتِ ماست وتشریفِ قبولے کہ فرمودند بندہ را امکان

لہ توکیل۔ سپردگی۔ رفق۔ نرمی۔ ملاطفت۔ مہربانی۔ زجر۔ سرزنش۔ معاقبت۔ سزا۔ در قفا عیب کند۔ تیرے پیٹھ پیچھے تیری عیب جوئی کرے۔ موذی۔ تکلیف رساں۔ سخن آخر الخ یعنی تمہارا دشمن مجبور ہو کر بالآخر بدگوئی پر اتر آتا ہے اگر تم اس کی تلخ گفتگو سننا نہیں چاہتے تو مٹھائی سے اس کا منہ میٹھا کر دو۔ پھر اس کے منہ سے میٹھی بات نکلے گی۔ سہ آنچہ خطاب الخ یعنی بادشاہ کی نار اضگی کے جو اسباب تھے ان میں سے کچھ سے تو وہ بری ثابت ہو گیا لیکن کچھ باتوں کی وجہ سے جیل خانہ میں پڑا رہا۔ نواحی۔ ناحیۃ کی جمع طرف۔ جانب۔ التفات۔ توجہ۔ رعایت۔ نگہداشت۔ ہر چہ تمامتر یعنی جو بھی ممکن رعایتیں ہوں گی۔

سہ اعیان۔ بڑے لوگ۔ مفتقر۔ محتاج۔ وقوف۔ یقینی آگاہی۔ در حال۔ فوراً۔ برملا افتد۔ یعنی ظاہر ہو جائے۔ قفا۔ پشت۔ اعلام۔ اطلاع کرنا۔ مراسلت۔ خط وکتابت۔ کشف۔ کھولنا۔ حقیقت معلوم کرنا۔ رسالت۔ خط۔ پیغام۔ امکان اجابت۔ قبول کرنے کا امکان۔ ۱۲

اجابتِ آں نیست بحکمِ آنکہ پروردۂ نعمتِ ایں خاندان ست و باندک مایہ تغیرِ خاطرے با ولیِ[1] نعمتِ قدیم بیوفائی نتواں کرد۔

فرد

آں راکہ بجائے[2] تست ہر دم کرمے | عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے

ملک را سیرتِ حق شناسیِ او خوش آمد و خلعت و نعمت بخشید و عذر خواست کہ خطا کردم کہ ترا بے جُرم و خطا بیازردم گفت اے خداوند بندہ دریں حالت مر خداوند را خطائے نمی بیند بلے تقدیرِ خداوند تعالیٰ چنیں بود کہ مرا ایں بندہ را مکروہے رسد پس بدستِ تو اولیٰ ترکہ حقوقِ سوابقِ نعمت بریں بندہ داری و ایادیِ منت و حکما گفتہ اند

مثنوی

اگر گزندت رسد ز خلق مرنج | کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج

از خدا داں خلافِ دشمن و دوست | کہ دلِ[3] ہر دو در تصرفِ اوست

گرچہ تیر از کماں ہمی گذرد | از کماں دار بیند اہلِ خرد

حکایت[4] (۲۶) یکے را از ملوکِ عرب شنیدم کہ با متعلقانِ دیوال میگفت کہ مرسومِ فلاں را چندانکہ ہست مضاعف کنید کہ ملازمِ

---

[1] ولی نعمت۔ محسن۔ بجائے۔ برائے۔ ار کند۔ اگر کند۔ سیرت۔ عادت بندہ دریں حالت الخ۔ یعنی اس میں جناب کی کوئی خطا نہیں یہ تو تقدیر کا لکھا تھا جو پورا ہوا۔ مکروہ۔ ناپسندیدہ ایادی جمع ایدی کی جو جمع ہے ید کی بمعنی نعمت

[3] کہ دل الخ۔ حدیث میں آیا ہے بندہ کا دل اللہ کے قبضہ میں ہے جس طرف چاہے اس کو پلٹ دے۔ گرچہ الخ یعنی اگرچہ تیر کمان سے لگتا ہے لیکن سمجھدار لوگ پھینکنے والے پر دھیان کرتے ہیں

[4] حکایت (۲۶) اس حکایت کا مفاد یہ ہے کہ بادشاہوں کو وفا کیش خدمت گذاروں پر مہربانیاں زیادہ کرنی چاہئیں۔ متعلقان دیوان۔ کارکنان دفتر۔ مرسوم۔ تنخواہ۔ مضاعف۔ دوگنا۔ ملازم۔ حاضر باش۔

درگاه است و مترصدِ فرماں و دیگر خدمتگاراں بلہو ولعب مشغول و دراداۓ خدمت متہاون صاحبدلے بشنید فریادو خروش از نہادِ شس برآمد پرسیدندش کہ چہ دیدی گفت مراتبِ بندگاں بدرگاہِ خداۓ تعالیٰ ہمیں مثال دارد۔

نظم

دو بامداد اگر آید کسے بخدمتِ شاہ ‖ سوم ہر آئینہ درِ وے کند بلطف نگاہ
امید ہست پرستندگان مخلص را ‖ کہ نا امید نگردند ز آستانِ الٰہ

مثنوی

مہتری در قبولِ فرمان ست ‖ ترکِ فرماں دلیلِ حرمان ست
ہر کہ سیماۓ راستاں دارد ‖ سرِ خدمت بر آستاں دارد

حکایت (۲۷) ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزم درویشاں خریدے بحیف و توانگراں را دادے بہ طرح صاحبدلے بروگذر کرد و گفت۔

بیت

ماری تو کہ ہر کرا بہ بینی بزنی ‖ یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی
زورت ار پیش میرود باما ‖ با خداوندِ غیب داں نرود

قطعہ

سلہ مترصد۔ منتظر۔ لہو و لعب۔ کھیل کود۔ متہاون۔ سست۔ خروش۔ بفتحتین یعنی آہ دبکا۔ نہاد۔ بدن۔ کلہ دو بامداد۔ یعنی دو روز۔ سوم یعنی تیسرے روز۔ ہر آئینہ۔ بالضرور۔ پرستندگان۔ عبادت گزار۔ مخلص۔ بے ریا۔ الٰہ۔ خدا۔ حرمان۔ بدنصیبی۔ سیما۔ علامت و نشان۔ یہاں مراد پیشانی ہے۔ حکایت (۲۷) سلہ اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ بادشاہ کو ظلم و ستم ڈھاکر رعایا کا مال نہ چھیننا چاہیے۔ اور ہر ایک کو ستانے سے احتراز کرنا چاہیے۔ ہیزم۔ لکڑیوں کا گٹھر۔ حیف۔ بالفتح ظلم۔ طرح۔ بالفتح کسی چیز کی قیمت بڑھاکر کسی کے ہاتھ جبراً فروخت کرنا یعنی یہ ظالم بادشاہ غریبوں کو ڈرادھمکاکر کم قیمت پر لکڑیاں خرید لیتا تھا اور پھر مالداروں کے ہاتھ زیادہ قیمت پر جبراً فروخت کرتا تھا۔ بوم۔ الو جس کا خاصہ ہے کہ جہاں بیٹھتا ہے وہ جگہ ویران ہوجاتی ہے۔ بکنی۔ یعنی تو ویران کردیتا ہے۔ ۱۲

زور مندی مکن بر اہلِ زمیں	تا دعائے بر آسماں نرود

حاکم از گفتنِ او برنجید و روی از نصیحتش درہم کشید و بدو التفات[۱] نکرد اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ تا شبے آتشِ مطبخ در انبارِ ہیزم افتاد و سائرِ املاکش بسوخت و از بسترِ نرمش بر خاکسترِ گرم نشاند اتفاقاً ہماں شخص بر وے بگذشت و دیدش کہ با یاوراں[۲] ہمیگفت ندانم کہ ایں آتش از کجا در سرائے من افتاد گفت از دودِ دلِ درویشاں

قطعہ

حذر کن ز دودِ درونہائے ریش	کہ ریشِ دروں عاقبت سر کند
بہم بر مکن تا توانی دِلے	کہ آہے جہانے بہم بر کند

لطیفہ بر طاقِ کیخسرو نوشتہ بود قطعہ

چہ سالہائے فراواں و عمرہائے دراز	کہ خلق بر سرِ ما بر زمیں بخواہد رفت
چنانکہ دست بدست آمدست ملک بما	بدستہائے دگر ہمچنیں بخواہد رفت

حکایت(۲)[۳] یکے در صنعتِ کشتی گرفتن سر آمدہ بود سہ صد و شصت بندِ فاخر دانستے و ہر روز ازاں بنوعے کشتی گرفتے مگر گوشۂ خاطرش با جمالِ یکے از شاگرداں میلے داشت سہ صد و پنجاہ و نہ بندش در

---

۱ التفات۔ ترجمہ۔ اخذتہ العزۃ بالاثم۔ اس کو اس کے مرتبے کے غرور نے گناہ پر مجبور کر دیا۔ از بسترِ نرمش بر خاکستر گرم نشاند۔ یعنی اس آگ نے اس کو نرم بستر پر سے گرم بھوبل پر لا بٹھایا۔ اہل ذوق سعدی کے اس جملہ پر سر دھنتے ہیں اور فصاحت وبلاغت کا اعلیٰ ترین نمونہ بتاتے ہیں۔ ابوالفضل نے باوجود اپنے علم وفضل کے یہ اعتراف کیا ہے کہ میں اس جیسا ایک جملہ بھی نہیں لکھ سکتا۔ ۲ یاوراں۔ مددگار۔ دوست۔ دود۔ دھواں۔ حذر۔ پرہیز۔ درونہائے ریش۔ زخمی دل۔ سر کند۔ ظاہر ہوتا ہے۔ لطیفہ۔ پرلطف بات۔ کیخسرو۔ ایران کا مشہور عظیم الشان بادشاہ۔ طاق۔ دروازہ کی محراب۔ چہ سالہا۔ یعنی ہمارے مرنے کے بعد عرصہ دراز تک لوگ ہماری قبروں پر چلیں پھریں گے۔ حکایت(۲) ۳ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو چھوٹوں کے بلند بانگ دعووں کی بنا پر بڑوں کی تحقیر نہ کرنی چاہیے۔ بلکہ چھوٹوں کو ان کی اس حرکت پر سرزنش کرنی چاہیے۔ صنعت۔ پیشہ۔ سرآمدہ بود۔ انتہائی کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ فاخر۔ قیمتی۔ مگر۔ شاید۔ میل۔ عشق۔ بند۔ داؤں۔ ۱۲

آموخت مگر یک بند[1] کہ در تعلیمِ آں دفع انداختے وتاخیر کردے
فی الجملہ پسر در قوت وصنعت سرآمد وکسے را در زمانِ او با او امکانِ
مقاومت نبودے تا بحدیکہ بپیشِ ملکِ آں روزگار گفتہ بود کہ اُستاد
را فضیلتے کہ بر من ست از روئے بزرگیست وحقِ تربیت وگرنہ بقوت
از وکمتر نیستم وبصنعت با او برابرم ملک را ایں سخن دشوار آمد فرمود تا
مصارعت کنند مقامے متسع ترتیب کردند وارکانِ دولت واعیانِ
حضرت وزور آورانِ روئے زمیں حاضر شدند پسر چوں پیلِ مست در
آمد بصدمتے کہ اگر کوہِ رویں بودے از جائے برکندے استاد دانست
کہ جواں بقوت از وبرتر ست بداں بندِ غریب[2] کہ از وے پنہاں داشتہ
بود با وے در آویخت پسر دفعِ آں ندانست بہم برآمد استاد از
زمینش بدو دست بالائے سر برد وبر زمین زد غریو از خلق برخاست
ملک فرمود استاد را خلعت ونعمت دادن وپسر را زجر فرمود وملامت
کرد کہ با پرورندہ خویش دعویٔ مقاومت کردی وبسر نبردی گفت اے
پادشاہِ روئے زمیں بزور آوری برمن دست نیافت بلکہ مرا از علمِ
کشتی دقیقہ ماندہ بود وہمہ عمر از من دریغ می داشت امروز بداں دقیقہ

[1] بند۔ داؤں۔ دفع انداختے۔ ٹال مٹول کرتا رہا۔ مقاومت۔ برابری۔ مقابلہ۔ از وکمتر نیستم۔ بلکہ اس سے بڑھا ہوا ہوں۔ دشوار۔ ناگوار۔ مصارعت۔ کشتی لڑنا۔ متسع۔ وسیع۔ زور آوراں۔ پہلوان۔ صدمت۔ حملہ۔ کوہ رویں کانسی کا پہاڑ۔

[2] بندِ غریب۔ یعنی وہی داؤں جو شاگرد کو نہ سکھایا تھا۔ غریو۔ بکسر تین شور وغل۔ زجر۔ سرزنش۔ مقاومت مقابلہ۔ وبسر نبردی۔ اس کو پورا نہ کرسکا۔ دقیقہ نکتہ مراد وہی داؤں جو شاگرد کو نہ سکھایا تھا۔ ۱۲

برمن غالب آمد گفت ازبہر چنیں روزے نگہ میداشتم کہ زیرکاں گفتہ اند دست راچنداں قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند[۱] شنیدہ کہ چہ گفت آنکہ ازپروردۂ خویش جفا دید.

قطعہ

یا وفاخود نبود درعالم	یا مگر کس دریں زمانہ نکرد
کس نیاموخت علمِ تیرازمن	کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

حکایت (۲۹) درویشے مجرد بگوشۂ صحرائے نشستہ بود پادشاہے برُوے بگذشت درویش ازانجاکہ فراغ ملکِ قناعت ست بدو التفات نکرد سلطاں ازانجاکہ سطوتِ سلطنت ست برنجید وگفت ایں طائفہ خرقہ پوشاں امثالِ بہائم اند اہلیت وآدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد وگفت اے جوانمرد سلطانِ روئے زمیں برتو گذر کرد خدمتے نکردی وشرائطِ ادب بجانیاوردی گفت سلطاں رابگوی تاتوقعِ خدمت ازکسے دارد کہ توقع بہ نعمتِ او دارد و دیگر بداں کہ ملوک ازبہر پاسِ رعیت اند نہ رعیت ازبہر طاعتِ ملوک.

قطعہ

پادشہ پاسبانِ درویش ست	اگرچہ رامش بفرِ دولتِ اوست

[۱] تواند. یعنی دشمنی کرسکے۔ یا وفا خود الخ. یعنی یا تو وفا اس دنیا میں موجود ہی نہیں ہے یا شاید کوئی اس زمانہ میں کرنا پسند نہیں کرتا۔ حکایت (۲۹) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ بادشاہ کا فرض ہے کہ وہ درویشوں اور نیکوں کو آدابِ شاہی بجالانے پر مجبور نہ کرے اور اپنے آپ کو رعایا کا نگہبان سمجھے۔ مجرد. تنہا بے علاقہ۔ فراغ. مالداری۔ قناعت. تھوڑے پر صبر کرنا۔ سطوت. دبدبہ۔ قہر۔ خرقہ. کفنی۔ خدمت تعظیم وتکریم۔ شرائط. قیودی باتیں۔ پاس. حفاظت۔ اعانت۔ رامش. یا مرکب رام بمعنی مطیع۔ اور اشش ضمیر ہے جو بادشاہ کی طرف لوٹتی ہے۔ یا آرامش بمعنی آرائش کا مخفف ہے۔ فر. شان وشوکت۔

۱۰

گوسپند از برائے چوپان نیست | بلکہ چوپاں برائے خدمتِ اوست

قطعہ

گر یکے را تو کامراں بینی | دیگرے را دل از مجاہدہ ریش
روزکے چند باش تا بخورد | خاک مغزِ سرِ خیال اندیش
فرقِ شاہی و بندگی برخاست | چوں قضائے نبشتہ آمد پیش
گر کسے خاکِ مردہ باز کند | نشناسد توانگر از درویش

ملک را گفتنِ درویش استوار آمد گفت از من چیزے بخواہ گفت آں ہمی خواہم کہ دگر بارہ زحمت بمن ندہی گفت مرا پندے دہ گفت

بیت

دریاب کنوں کہ نعمت ہست بدست | کیں دولت و ملک میرود دست بدست

حکایت (۲) یکے از وزرا پیشِ ذوالنون مصری رفت و ہمت خواست کہ روز و شب بخدمتِ سلطاں مشغول می باشم و بخیرش امیدوار و از عقوبتش ترساں ذوالنون بگریست و گفت اگر من خدائے عزّ و جلّ را چناں ترسیدمے کہ تو سلطاں را از جملہ صدیقاں بودمے

قطعہ گر نبودے امیدِ راحت و رنج | پائے درویش بر فلک بودے

۱؎ چوپاں۔ چرواہا۔ خدمت۔ نگہبانی۔ کامراں۔ کامیاب۔ مجاہدہ۔ محنت و مشقت۔ روزک۔ روز کی تصغیر۔ خاک۔ بدوں اضافت کے بخورد کا فاعل ہے اور مغزِ سر الخ مفعول ہے۔ نبشتہ۔ نوشتہ۔ باز کند۔ پھیلائے۔ دگر بارہ۔ دوبارہ۔ زحمت۔ تکلیف۔ دریاب۔ فائدہ حاصل کر لے۔ حکایت (۲) ۲؎ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو دیگر قوی بادشاہوں کی بہ نسبت خدا سے زیادہ ڈرنا چاہیے۔ ذوالنون۔ مچھلی والا۔ یہ ایک مشہور بزرگ کا لقب ہے مشہور ہے کہ وہ ایک کشتی میں سفر کر رہے تھے اس کشتی میں کسی امیر کی ہیرے کی انگوٹھی گم گئی۔ تمام کشتی والوں نے ان پر شبہ کیا انہوں نے ہر چند اپنی برأت ظاہر کی لیکن کوئی نہ مانا مجبوراً اپنی برأت کے لئے انہوں نے دعا کی تو دریا میں سے ایک مچھلی اپنے منہ میں انگوٹھی لئے ہوئے نمودار ہوئی اور اس طور پر وہ گم شدہ انگوٹھی برآمد ہوگئی۔ اس لئے اس دن سے ان کا لقب ذوالنون پڑ گیا۔ ہمت۔ توجہ۔ صدیقان صدیق بہت زیادہ سچے کو کہتے ہیں لیکن صوفیا کی اصطلاح میں ولایت کا انتہائی مرتبہ ہے۔ ۱۲

اگر وزیر از خدا بترسیدے | ہمچناں کز ملک[1] مَلک بودے

حکایت[(۳۱)] پادشاہے بکُشتنِ اسیرے اشارت کرد گفت اے مَلِک موجبِ خشمے کہ ترا بر من ست آزارِ خود مجوی کہ ایں عقوبت بر من بیک نَفَس سر آید و بزۂ آں بر تو جاوید بماند

قطعہ

دورانِ بقا چو بادِ صحرا بگذشت | تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت

پنداشت ستمگر کہ جفا بر من کرد | برگردنِ او بماند و بر ما بگذشت

مَلِک را نصیحتِ او سودمند آمد و از سرِ خونِ او در گذشت۔

حکایت[(۳۲)][۲] وزرائے نوشیرواں در مہمے از مصالحِ مملکت اندیشہ ہمیکردند و ہر یک از ایشاں دگرگونہ رای ہمے زدند و ملک ہمچناں، تدبیرے اندیشہ کرد بزرجمہر را رای مَلِک اختیار آمد وزیراں درنہانش گفتند رای مَلِک را چہ مزیّت دیدی بر فکرِ چندیں حکیم گفت بموجبِ آنکہ انجامِ کار معلوم نیست و رای ہمگناں در مشیّت ست کہ صواب آید یا خطا پس موافقتِ رای مَلِک اولیٰ ترست تا اگر خلافِ صواب آید بعلّتِ متابعت از معاتبت ایمن باشم کہ گفتہ اند۔

ملک۔ بفتحِ اوّل و کسرِ ثانی بادشاہ۔ مَلَک۔ بفتحتین فرشتہ۔ حکایت (۳۱) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو غصہ کی حالت میں بھی صحیح بات سننے سے گریز نہ کرنا چاہئے۔ موجب۔ سبب۔ سر آید۔ ختم ہو جائے گی۔ بزہ۔ بفتحتین گناہ۔ جاوید۔ ہمیشہ۔ دورانِ بقا۔ زندگی کا زمانہ۔ سودمند۔ مفید۔ از سرِ خونِ او در گذشت۔ اس کے قتل کرنے کا خیال ترک کر دیا۔ حکایت (۳۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ مقربانِ بادشاہ کو بلا ضرورت بادشاہ کی رائے کے خلاف نہ کرنا چاہئے۔ مہم۔ بڑا معاملہ۔ مصالحِ مملکت۔ تدابیرِ سلطنت۔ بزرجمہر۔ بزرگمہر کا معرب ہے۔ یہ نوشیرواں کے وزیرِ اعظم کا لقب ہے۔ مزیّت۔ فوقیت۔ حکیم۔ دانا۔ مشیّت۔ یعنی خدائی ارادہ۔ صواب۔ درست۔ علّت۔ سبب۔ متابعت۔ پیروی۔ معاتبت۔ ناراضی۔

له پروین. ثریا حکایت (۳۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو مسافروں اور غریبوں کے تھوڑے بہت جھوٹ سے ناراض نہ ہونا چاہیے بلکہ عفو اور درگذر سے کام لینا چاہیے. شیاد بمکار. گیسو. زلفیں. علوی است. یعنی اپنے آپ کو حضرت علیؓ کی اولاد ظاہر کرنے کے لئے زلفیں گوندھیں گندھی ہوئی زلفیں علویوں کا نشان تھا. حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی وہ اولاد. قافلہ. مسافروں کا گروہ. قصیدہ. اشعار کا وہ مجموعہ جو کسی کی تعریف میں کہا جائے اور جس کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے اور بقیہ اشعار کے آخر مصرعے ہم قافیہ ہوں. بیکراں. غیر محدود. له ندما. ندیم کی جمع مصاحب. عید اضحیٰ. عید قرباں. بصرہ. عراق کا مشہور شہر. نصرانی. عیسائی. حضرت عیسیٰ علیہ السلام . . .

مثنوی

خلافِ رای سلطاں رای جستن	بخونِ خویش باشد دست شستن
اگر شہ روز را گوید شب ست ایں	بباید گفت اینک ماہ و پرویں[1]

حکایت[۳۲] شیادے گیسو بافت یعنی علویست

با قافلہ حجاز بشہر درآمد و چناں نمود کہ از حج می آید و قصیدۂ نیکو پیش ملک برد و دعوی کرد کہ من گفتہ است ملک نعمتش داد و اکرام کرد و نوازش بیکراں فرمود تایکے از ندمائے حضرت پادشاہ کہ دراں سال از سفرِ دریا آمدہ بود گفت من او را عید اضحیٰ در بصرہ دیدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیگر گفت من او را شناسم و پدرش نصرانی بود در ملاطیہ پدانستند کہ شریف نیست و شعرش را در دیوانِ انوری یافتند ملک فرمود تا بزنندش و نفی کنند تا چندیں دروغ در ہم چرا گفت گفت اے خداوندِ روئے زمیں سخنے ماندہ است در خدمت بگویم اگر راست نباشد بہر عقوبت کہ خواہی سزاوارم گفت آں چیست گفت.

قطعہ

غریبے گرت ماست پیش آورد	دو پیمانہ آب ست و یک چمچہ دوغ

بیت المقدس کے پاس ناصرہ قصبہ میں پیدا ہوئے تھے اس لئے ان کا ایک نام ناصری بھی ہے اب ان کے مذہب کے ماننے والوں کو اس نام کی نسبت سے نصرانی کہا جاتا ہے لیکن اس نسبت میں ناصری کا الف گرا دیا گیا ہے اور آخر میں الف نون کا اضافہ کر دیا گیا ہے جیسے حق کی طرف نسبت کرنے میں حقانی کہا جاتا ہے. ملاطیہ. اور طلیہ روم کے ایک شہر کا نام ہے جس میں اس وقت صرف نصرانی آباد تھے. انوری. خراسان کے علاقہ کا رہنے

اگر راست میخواہی از من شنو | جہاندیدہ بسیار گوید دروغ

ملک را خندہ گرفت گفت ازیں راست تر سخن تا عمرِ او باشد نہ گفتہ است فرمود تا انچہ مامولِ اوست مہیّا دارند و بدلخوشی او را کسیل کنند

حکایت (۲۴) یکے از پسرانِ ہارون[۲] الرشید پیشِ پدر آمد خشم آلودہ کہ مرا فلاں سرہنگ زادہ دشنامِ مادر داد ہارون الرشید ارکانِ دولت را گفت جزائے چنیں کسے چہ باشد یکے اشارت بکشتن کرد و یکے بزباں بریدن و دیگرے بمصادرت و نفی ہارون گفت اے پسر کرم آنست کہ عفو کنی و اگر نتوانی تو نیزش دشنامِ مادر دہ چندانکہ از حد در نگذرد پس آنگہ ظلم از طرفِ تو باشد و دعویٰ از قبلِ خصم ۔

قطعہ

نہ مرد[۳] ست آں بنزدیکِ خردمند | کہ با پیلِ دماں پیکار جوید

بلے مرد آں کس ست از روئے تحقیق | کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید

حکایت (۲۵) با طائفۂ بزرگان بکشتی نشستہ بودم زورقے در پئے ما غرق شد دو برادر بگردابے در افتادند یکے از بزرگاں گفت ملاح را کہ بگیر ایں ہر دو را کہ بہر یکے پنجاہ دینارت بدہم ملاح در آب رفت

ف۱ ازیں راست تر الخ۔ یعنی اس نے اپنی ساری عمر میں اس سے زیادہ سچی بات نہ کہی ہوگی۔ مامول۔ مقصود۔ کسیل۔ بضم اوّل رخصت کرنا
حکایت (۲۴)۔ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ مجرم کو اس کے جرم کے مطابق ہی سزا دینی چاہئے۔ معمولی جرم پر سخت سزا مناسب نہیں بلکہ معاف کر دینا بہرحال بہتر ہے۔ ف۲ ہارون الرشید مشہور عباسی خلیفہ جس کی کنیت ابوجعفر ہے۔ دشنام مادر۔ ماں کی گالی۔ مصادرت۔ جائداد کی ضبطی۔ نفی۔ شہر بدر کرنا۔ از حد نگذرد الخ یعنی بدلہ حد سے زیادہ نہ ہو کہ تو ظالم قرار دیا جائے اور وہ مدعی بنے۔ دمان اس میں الف نون فاعلی علامت میں ہے۔ اور دم بمعنی سانس سے بنا ہے۔ یعنی لمبے لمبے سانس لینے والا مراد تیز دوڑنے والا غضبناک۔ ف۳ نہ مرد ست الخ۔ یعنی عقلمندوں کے نزدیک پہلوان وہ نہیں ہے جو مست ہاتھیوں سے کشتی لڑتا پھرے بلکہ حقیقتاً بہادری تو یہ ہے کہ انسان اپنے غصہ پر غالب آجائے اور بے قابو نہ ہو۔ حکایت (۲۵)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عام انسانوں کو علی العموم اور بادشاہوں کو خصوصاً مردم آزاری نہ کرنی چاہئے اور مظلوموں کے انتقام سے غافل نہ ہونا چاہئے۔ طائفہ۔ گروہ۔ بزرگان۔ بڑے لوگ۔ زورق۔ چھوٹی کشتی۔ ملاح۔ کشتی کھینے والا۔

تا یکے را بر ہانید و آں دیگر ہلاک شد گفتم بقیت عمرش نماندہ بود ازیں سبب در گرفتنِ او تاخیر کردی و دراں دیگر تعجیل ملاح بخندید و گفت آنچہ تو گفتی یقین ست و سببے دیگر ست گفتم آں چیست گفت میلِ خاطرِ من برہانیدنِ ایں یکے بیشتر بود کہ وقتے در بیابان ماندہ بودم مرا بر شترے نشاند و از دست آں دگر تازیانہ[1] خوردہ بودم در طفلی گفتم صَدَقَ اللّٰہُ تعالیٰ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا۔

قطعہ

تا توانی درونِ کس مخراش	کاندریں راہ خارہا باشد
کارِ درویشِ مستمند بر آر	کہ ترا نیز کارہا باشد

حکایت[2] دو برادر بودند یکے خدمتِ سلطاں کردے و دیگرے بسعیِ بازو خوردے بارے ایں توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نہ کنی تا از مشقتِ کار کردن برہی گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلتِ خدمتگاری رہائی یابی کہ خردمنداں گفتہ اند کہ نانِ جو خوردن و نشستن بہ کہ کمرِ زریں بستن و بخدمت استادن

بیت

بدستِ آہک تفتہ کردن خمیر	بہ از دست بر سینہ پیشِ امیر

[1] تازیانہ۔ کوڑا۔ چابک صدق اللہ الخ۔ اللہ نے سچ فرمایا ہے جو نیک کام کرتا ہے اپنے ہی لئے کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے اس کا نقصان اس ہی کو پہنچتا ہے۔ مستمند۔ مرکب ہے مست بمعنی حاجت اور مند بمعنی صاحب حکایت (٣٦)

[2] اس حکایت کا منشاء یہ ہے کہ بادشاہوں اور دیگر انسانوں کو چاہئے کہ قناعت سے کام لیں۔ اور دولت جمع کرنے کی حرص میں سرگرداں نہ ہوں۔ سعی۔ بازو۔ گنے کی کمائی۔ برہی تو چھٹکارا پائے۔ مذلت۔ ذلت کمر زریں۔ سنہری پیٹی۔ آہک۔ بالمد۔ چونہ تفتہ۔ گرم۔ خمیر کردن۔ گوندھنا۔ پیش امیر یعنی تعظیم کیلئے ۱۲

قطعه

عمرِ گرانمایه دریں صرف شد | تا چه خورم صیفؔ و چه پوشم شتا
اے شکمِ خیره بنانے بساز | تا نکنی پشت بخدمت دوتا

حکایت (۳۷) کسے مژده پیشِ نوشیروانِ عادل برد گفت شنیدم که فلاں دشمنِ ترا خدائے تعالیٰ برداشت گفت ہیچ شنیدی که مرا بگذاشت

فرد

اگر بمُرد عدو جائے شادمانی نیست | که زندگانیٔ ما نیز جاودانی نیست

حکایت (۳۸) گروہے حکما در بارگاہِ کسریٰ به مصلحتے در سخن ہمی گفتند وبزرجمہر که بہتر ایشاں بود خاموش بود سوال کردندش که با ما دریں بحث چرا سخن نگوئی گفت وزیراں بر مثالِ اطبا اند و طبیب دارو ندہد مگر بسقیم پس چوں بینم که رائے شما بر صواب ست مرا بر سرِ آں سخن گفتن حکمت نباشد۔

مثنوی

چو کارے بے فضولِ من برآید | مرا در وے سخن گفتن نشاید
وگر بینم که نابینا و چاه است | اگر خاموش بنشینم گناه است

حکایت (۳۹) ہارون الرشید را چوں ملکِ مصر مسلم شد گفت بخلافِ

لہ صیف۔ گرمیاں۔ شتا۔ جاڑا۔ جاڑوں میں کھانے سے زیادہ پہننے کا فکر ہوتا ہے۔ شکمِ خیرہ۔ وہ شخص جس کا کبھی پیٹ نہ بھرے۔ تبانے۔ صبر کر۔ حکایت (۳۷) اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی کو اپنے دشمن کے مرنے پر خوش نہ ہونا چاہیئے۔ دشمن ترا الخ تیرے دشمن کو خدا نے اٹھا لیا اس نے جواب دیا کہ تو نے کبھی یہ بھی سنا ہے کہ وہ مجھے چھوڑ رہیگا اور میں کبھی نہ مرونگا۔ عدو۔ دشمن اعدا جمع۔ جاودانی۔ ہمیشہ رہنے والی حکایت

لہ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بدون ضرورت کسی بات میں دخل نہ دینا چاہیئے۔ کسریٰ۔ شاہانِ فارس کا لقب ہے جیسے قیصر شاہانِ روم کا نجاشی۔ شاہانِ حبش کا خاقان شاہانِ ترک کا اور فرعون شاہانِ مصر کا۔ بزرجمہر۔ نوشیرواں کا وزیر اعظم۔ دارو۔ دوا۔ سقیم۔ بیمار۔ حکمت۔ دانائی۔ فضولی۔ بکواس۔ گناہ است۔ وہ اندھا کنوئیں میں گرجائے گا تو اس پر مواخذہ آئیگا۔ حکایت (۳۹) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ رزق رسانی صرف خدا ہی کا کام ہے۔ رزق کا معاملہ عقل و ہنر پر موقوف نہیں۔ ہارون الرشید۔ مشہور عباسی خلیفہ۔ مسلم۔ یعنی

آں طاغی که بغرورِ مُلکِ مصر دعویٰ خدائی کرد نه بخشم ایں مُلک را الا بخسیس ترینِ بندگاں سیاہے داشت خصیب نام مُلکِ مصر بوے ارزانی داشت آوردہ اند که عقل و درایتِ او تا بجائے بود که طائفہ حراثِ مصر شکایت آوردندش که پنبه کاشته بودیم بر کنارِ نیل باراں بے وقت آمد و تلف شد گفت پشم بایستے کاشت تا تلف نشدے صاحبدلے ایں کلام بشنید و گفت۔

مثنوی

اگر روزی بدانش درفزودے | ز ناداں تنگ روزی تر نبودے
بناداں آں چناں روزی رسانند | که دانا اندراں حیراں بماند

مثنوی

بخت و دولت بکاردانی نیست | جز بتائیدِ آسمانی نیست
کیمیاگر بغصه مرده به رنج | ابله اندر خرابه یافته گنج
اوفتاده است در جہاں بسیار | بے تمیز ارجمند و عاقل خوار

حکایت[۴] یکے[۳] را از ملوک کنیزکِ چینی آوردند خواست در حالتِ مستی باوے جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم شد و مرا اورا بسیاہے

۱؎ طاغی۔ سرکش۔ مراد فرعون ہے۔ خسیس ترین۔ ذلیل ترین۔ سیاہ۔ کالا۔ مراد حبشی چونکہ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ درایت۔ سمجھ۔ حراث۔ حارث کی جمع، کاشتکار۔ پنبہ۔ روئی۔ نیل۔ مصر کا مشہور دریا۔ تلف شد۔ یعنی کھیتی برباد ہوگئی ہے۔ لہٰذا لگان معاف کر دیا جائے۔ پشم۔ اون۔ صاحبدلے۔ اللہ والا۔ ۲؎ اگر روزی الخ۔ یعنی اگر روزی کا مدار عقل پر ہوتا تو بیوقوف سے زیادہ تنگدست کوئی نہ ہوتا۔ کاردانی۔ ہنرمندی۔ تائید آسمانی۔ یعنی خدائی مدد۔ خرابہ۔ ویرانہ۔ گنج۔ خزانہ۔ ارجمند۔ مرتبے والا یعنی مرتبہ و منزلت والا ہے یعنی صاحب مرتبہ۔ حکایت ۳؎ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو بلا سوچے سمجھے کسی کو سزا نہ دینی چاہئے۔ ورنہ شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ نیز بادشاہ کو چاہئے کہ غصہ اور غضب کی حالت میں بھی نصیحت سننے سے گریز نہ کرے۔ کنیزک۔ نوعمر باندی۔ ک تصغیر کا ہے۔ سیاہ۔ حبشی غلام۔

بخشید کہ لبِ زبرینش از پرّہ بینی در گذشتہ بود و زیرینش بگریبان فرو ہشتہ ہیکلے کہ صخرجنّی از طلعتِ او برمیدے وعینُ القطر از بغلش بچکیدے

فرد

تو گوئی تا قیامت زشت روئی	بر و ختم ست و بر یوسف نکوئی

قطعہ

شخصے نہ چناں کریہ منظر	کز زشتیِ او خبر تواں داد
وانگہ بغلش نعوذ باللہ	مُردار بآفتاب[1] مرداد

آوردہ اند کہ دراں مدّت سیاہ را نفس طالب بود و شہوت غالب مہرش[2] بجنبید مُہرش برداشت بامداداں کہ ملک کنیزک را بجست و نیافت حکایت بگفتندش خشم بگرفت و فرمود تا سیاہ را با کنیزک استوار بہ بندند و از بام جوسق بقعرِ خندق دراندازند یکے از وزرائے نیک محضر روئے شفاعت بر زمین نہاد و گفت سیاہ بیچارہ را دریں خطائے نیست کہ سائر بندگان بنوازشِ خداوندی متعوّد اند گفت اگر در مفاوضتِ او شبے تاخیر کردے چہ شدے کہ من اُورا افزون تر از بہائے کنیزک بدادمے گفت اے خداوند انچہ فرمودی

یہاں لب زبریں ۔ اوپر کا ہونٹ ۔ پرّہ ۔ بتشدید الراء کنارہ ۔ لب زیریں ۔ نچلا ہونٹ ہیکل ۔ جسم شکل صخر ۔ اس دیو کا نام ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری چُرالی تھی ۔ جنّی ۔ جن کا واحد طلعت ۔ شکل وصورت عین القطر ۔ تارکول کا چشمہ بغل کے پسینہ کو سیاہی اور بدبو کی وجہ سے تارکول سے تشبیہ دی ہے تو گوئی الخ ۔ یعنی اس پر بدصورتی ختم ہو گئی ہے دنیا میں اس سے زیادہ کوئی بدصورت نہیں ۔ کریہ منظر ۔ بدصورت ۔ کز زشتی او ۔ یعنی اس کی بدصورتی بیان سے باہر ہے ۔ نعوذ باللہ خدا کی پناہ ۔ آفتاب مرداد یعنی مرداد کے مہینہ کا سورج

مرداد کے مہینہ میں ایران میں ایسی ہی گرمی پڑتی ہے جیسی ہندوستان میں بھادوں کے مہینہ میں کہ ہر چیز جھٹ سڑ جاتی ہے ۔ [2] مِہر ۔ بکسر المیم ۔ محبت ۔ مُہر بضم المیم ۔ اس لڑکی کا پردہ بکارت مراد ہے ۔ استوار بہ بندند ۔ مضبوط باندھ دیں ۔ جوسق ۔ کوشک کا معرب ہے قلعہ ۔ قعر ۔ گہرائی ۔ خندق ۔ کندہ کا معرب ہے ۔ کھائی ۔ نیک محضر ۔ نیک خصلت ۔ متعوّد ۔ خوگر ۔ عادی ۔ مفاوضت ۔ لین دین ۔ مراد ہم بستری ہے ۔ بہا ۔ قیمت ۔ ۱۲

معلوم ست لیکن نشنیدی کہ حکما گفتہ اند دریں معنی

قطعہ

تشنۂ سوختہ بر چشمۂ حیواں چو رسد	تو مپندار کہ از پیلِ دماں اندیشد
ملحدِ گرسنہ در خانۂ خالی بر خوان	عقل باور نکند کز رمضاں اندیشد

ملک را ایں لطیفہ پسند آمد و گفت اکنوں سیاہ را بتو بخشیدم کنیزک را چہ کنم گفت کنیزک راہم بسیاہ بخش کہ نیم خوردۂ سگ ہم اورا شاید

قطعہ

ہرگز او را بدوستی مپسند	کہ رود جائے ناپسندیدہ
تشنہ را دل نخواہد آبِ زلال	نیم خوردہ دہانِ گندیدہ

حکایت[۲] اسکندرِ رومی را پرسیدند کہ دیار مشرق و مغرب را بچہ گرفتی کہ ملوکِ پیشیں را خزائن و عمر و ملک و لشکر بیش ازیں بود و چنیں فتحے میسر نشد گفت بعونِ اللہ عزّ و جلّ ہر مملکتے را کہ بگرفتم رعیتش را نیازردم و رسومِ خیراتِ گذشتگاں باطل نہ کردم و نامِ پادشاہاں جز بہ نکوئی نبردم

بیت

بزرگش نخوانند اہلِ خرد	کہ نامِ بزرگاں بزشتی برد

ل چشمۂ حیواں ۔ آبِ حیات کا چشمہ جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس کا پانی پی لینے والا کبھی نہیں مرتا ۔ پیلِ دماں ۔ لمبے لمبے سانس لینے والا ہاتھی ۔ یعنی غضبناک ہاتھی ۔ ملحد ۔ بد دین جس کو شریعت کا کوئی خیال نہ ہو ۔ نیم خوردۂ سگ ۔ یعنی کتے کا جھوٹا کتے کے لئے ہی مناسب ہے ۔ آبِ زلال ۔ شیریں پانی ۔ گندیدہ ۔ گندہ دہن ۔ جس کے منہ سے بدبو آتی ہو ۔ تشنہ را الخ ۔ یعنی گندہ دہن کا جھوٹا پانی پیاسا بھی پینا پسند نہیں کرتا ۔ حکایت[۲] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو ملک فتح کر لینے کے بعد رعایا کو پامال نہ کرنا چاہئے اور پہلے بادشاہوں کا تذکرہ ادب و احترام سے کرنا چاہئے ۔ دیار مشرق و مغرب ۔ مشرقی اور مغربی ممالک ۔ میسر ۔ حاصل ۔ عون اللہ ۔ خدا کی مدد ۔ ۱۲

ـلہ ایں ہمہ۔ سے مراد دوسرے مصرع کی باتیں ہیں۔ گیر دار۔ لینا۔ رکھنا۔ مراد حکومت۔ حکایت (۱) ـلہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو کسی پر بدگمانی نہ کرنی چاہئے۔ خواہ دوسرے بدگمانی کریں پارسائی۔ پرہیزگاری مرکب ہے پارس بمعنی پاس نگہداشت اور الف سے جو علامت فاعلی ہے لہٰذا مجموعہ کے معنی پاسدار کے ہوئے چونکہ پرہیزگار انسان اپنے نفس کی دیکھ بھال رکھتا ہے لہٰذا اس کو پارسا کہا جاتا ہے۔ درباطنش یعنی اس کی ڈھکی چھپی باتیں نگاہوں سے غائب ہیں اور میں غیب داں نہیں ہوں جامۂ پارسا۔ یعنی جامۂ کہ پارسایان را باشد یا اضافت مقلوبی ہے یعنی پارسا جامہ (وہ شخص جس کا لباس پارساؤں کا سا ہو) ورندانی۔ کی جزا محذوف ہے یعنی کھود کرید نہ کرد۔ محتسب۔ خلاف شرع کاموں پر لوگوں سے مواخذہ کرنیوالا۔ حکایت (۲) ـلہ اس حکایت کا مفاد یہ ہے کہ زاہد کی عبادت محض رضائے خداوندی حاصل کرنے کے لئے ہونی چاہئے۔ جنت کا حصول مقصد نہ ہونا چاہئے۔ آستان۔ چوکھٹ۔ ظلوم۔ سب سے زیادہ ظالم۔ جہول۔ بہت زیادہ نادان۔ ظلوم وجہول سے آیت۔ إنا عرضنا الامانة علی السمٰوات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولاً (ہم نے آسمانوں زمینوں پہاڑوں پر امانت پیش کی انھوں نے اس کو برداشت کرنے سے انکار کردیا، اور ڈر گئے۔ انسان نے اس کو اٹھالیا۔ بیشک یہ بڑا ظالم وجاہل ہے) کی طرف

قطعہ

ایں ہمہ ہیچ ست چوں می بگذرد	بخت وتخت وامر ونہی وگیر دار
نام نیکِ رفتگاں ضائع مکن	تا بماند نام نیکت برقرار

بابِ دوم دراخلاقِ درویشاں

حکایت (۱) یکے از بزرگاں گفت پارسائی راچہ گوئی درحقِ فلاں عابد کہ دیگراں درحقِ وے بطعنہ سخن ہا گفتہ اند گفت بر ظاہرش عیب نمی بینم ودر باطنش غیب نمی دانم۔

قطعہ

ہر کہ راجامہ پارسا بینی	پارسا دان ونیکمرد انگار
ورندانی کہ در نہانش چیست	محتسب را درونِ خانہ چہ کار

حکایت (۲) درویشے رادیدم کہ سر برآستانِ کعبہ می مالید ومی نالید ومی گفت کہ یاغفور یارحیم تو دانی کہ از ظلوم وجہول چہ آید

قطعہ

عذرِ تقصیرِ خدمت آوردم	کہ ندارم بطاعت استظہار

عاصیاں[1] از گناہ توبہ کنند | عارفاں از عبادت استغفار
عابداں جزائے طاعت خواہند و بازرگاناں بہائے بضاعت من
بندہ امید آوردہ ام نہ طاعت بدریوزہ آمدہ ام نہ بتجارت فقرہ
اِصْنَعْ بِنَا مَا اَنْتَ اَہْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ بِاَہْلِہٖ

بیت

گر کُشی ور جرم بخشی روی و سر بر آستانم | بندہ را فرمان نباشد ہرچہ فرمائی برانم

قطعہ

بر درِ کعبہ سائلے دیدم | کہ ہمی گفت و میگرستے خوش
می نگویم کہ طاعتم بپذیر | قلم عفو بر گناہم کش

حکایت[2] عبدالقادر گیلانی را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روی بر حصا نہادہ بود و میگفت اے خداوند ببخشای و اگر مستوجب عقوبتم مرا روز قیامت نابینا برانگیز تا در روئے نیکاں شرمسار نباشم

قطعہ

روی بر خاکِ عجز میگویم | ہر سحرگہ کہ باد می آید
اے کہ ہرگز فراموشت نکنم | ہیچت از بندہ یاد می آید

[1] عاصیان الخ. یعنی گنہگار تو اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں لیکن اولیاء اللہ عبادت کرکے اپنی عبادت کو ناقص تصور کرتے ہوئے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں. بازرگانان. بازرگان کی جمع سوداگر. بہا. قیمت بضاعت. سرمایہ. دریوزہ. بھیک. اصنع بنا الخ. ہمارے ساتھ وہ کچھ کر جو تیری شایان شان ہے. اور وہ نہ کر جس کے ہم مستحق ہیں. سائل. سوال کرنے والا بھکاری. میگرستے خوش. خوب روتا تھا. خوش. بفتح الخا. و واؤ معدولہ خار کے فتح کو اس طرح پڑھا جائیگا کہ ضمہ کی بو آئے ضمہ پڑھنا غلط ہے اس ہی لئے اس کا قافیہ کش. سرکش وغیرہ آئے گا. ہُش قافیہ میں لانا غلط ہوگا حکایت[2]

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عابد کو اپنی عبادت پر گھمنڈ نہ کرنا چاہئے بلکہ ہمیشہ فضل خداوندی کا طالب رہنا چاہئے. گیلان. بغداد کے قریب اس گاؤں کا نام ہے جس میں سید شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ پیدا ہوئے تھے. حرم. کعبۃ اللہ کے اردگرد ایک معین زمین کو کہتے ہیں. حصا. کنکریاں مستوجب. مستحق. درروئے نیکاں. نیکوں کے سامنے. اے کہ الخ. یعنی میں تو تجھے کسی وقت نہیں بھولتا. تو بھی کسی وقت یاد کرتا ہے. شیخ عبدالقادر

حکایت (۴) دزدے بخانۂ پارسائے درآمد چندانکہ طلب کرد چیزے نیافت دل تنگ شد پارسارا خبر شد گلیمے کہ برآں خفتہ بود درراہ دزد انداخت تا محروم نشود قطعہ

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا	دلِ دشمناں رانکردند تنگ
ترا کے میسّر شود ایں مقام	کہ با دوستانت خلافست و جنگ

مودّتِ اہلِ صفا چہ درروی وچہ درقفا نہ چناں کہ ازپست عیب گیرند ودرپیش میرند

فرد

دربرابر چو گوسپندِ سلیم	درقفا ہمچو گرگِ مردم در

فرد

ہرکہ عیبِ دگران پیشِ تو آورد و شمرد	بیگماں عیبِ تو پیشِ دگراں خواہد برد

حکایت (۵) تنے چند از روندگان متفقِ سیاحت بودند وشریکِ رنج وراحت خواستم کہ مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم ایں از کرمِ اخلاقِ بزرگاں بدیع ست روی از مصاحبت درویشاں بگردانیدن وفائدہ دریغ داشتن کہ من در نفسِ خویش ایں قدر قوّت وسُرعت ہمی شناسم کہ درخدمتِ مرداں یارِ شاطر باشم نہ بارِ خاطر۔

لہ حکایت (۴) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویش کو دشمنوں کے ساتھ بھی نیکی سے پیش آنا چاہیئے۔ اور غیبت کرنے اور سننے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ دل تنگ شد۔ رنجیدہ ہوا۔ گلیم۔ کمبلی۔ با دوستانت: یعنی تیرا تو دوستوں سے بھی جھگڑا ہے۔ مودّت۔ محبت۔ اہلِ صفا۔ روشن دل۔ چہ در روی۔ چہ در قفا۔ یعنی آمنے سامنے اور پیٹھ پیچھے یکساں ہے۔ دربرابر۔ سامنے۔ گوسپندِ سلیم۔ غریب بکری۔ مردم در۔ مردم خور۔ آورد و شمرد۔ یعنی لایا اور بیان کیا۔ حکایت (۵) ...

لہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کا دستور ہے کہ جس کا ظاہر نیکوں کا سا ہوتا ہے اس کو نیک سمجھتے ہیں اور درویش ہمیشہ اصلاحِ باطن کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ ظاہر کے زیادہ درپے نہیں ہوتے۔ سیاحت۔ سیر وسفر کرنا۔ مرافقت۔ ہم سفری۔ بدیع۔ نادر۔ شاطر۔ چست۔

لہ مواشی. ماشیہ کی جمع چوپایہ. غواشی. غاشیہ کی جمع زین پوشش. ان لم اکن الخ. میں اگرچہ سواریوں کا سوار نہیں ہوں. زین پوش کو لادے کر ہی تمہاری خدمت کروں گا. سلک. لڑی. جامہ. سے خط رکھنے کی تھیلی مراد ہے. یعنی دوسروں کو کیا معلوم

شعر

إِنْ لَمْ أَكُنْ رَاكِبَ الْمَوَاشِي | أَسْعَىٰ لَكُمْ حَامِلَ الْغَوَاشِي

یکے ازاں میاں گفت این سخن که شنیدی دلتنگ مدار که درین روزہا دزدے بصورتِ درویشاں برآمدہ بود خود را در سلکِ صحبتِ ما منتظم کرد

شعر

چه داند مردم که در جامه کیست | نویسنده داند که در نامه چیست

ازانجا که سلامتِ حالِ درویشان ست گمانِ فضولش نبردند و بیاری قبولش کردند

مثنوی

صورتِ حالِ عارفاں دلق ست | اینقدر بس چو روی در خلق ست

در عمل کوش هرچه خواهی پوش | تاج بر سر نه و علم بر دوش

ترکِ دنیا و شهوت ست و هوس | پارسائی نه ترکِ جامه و بس

در قزاگند مرد باید بود | بر مخنث سلاحِ جنگ چه سود

روزے تا بشب رفته بودیم و شبانگه در پائے حصارے خفته که دزدِ بے توفیق ابریقِ رفیق برداشت که بطہارت میروم و بغارت میرفت

پارسا بیں که خرقه در بر کرد | جامهٔ کعبه را جلِ خر کرد

تھیلی میں کیا ہے جس شخص نے وہ خط لکھا ہے وہی اس کے مضمون سے واقف ہے. لہ فضولش نبردند اس کو بیہودہ نہ خیال کیا. حال عارفاں. اولیاء اللہ. دلق. گدڑی. ظاہرا حال لعنی اولیاء اللہ کی ظاہری علامت دلق پوشی ہے. اینقدر بس الخ یعنی جس کا مقصود رضائے خالق نہیں بلکہ مخلوق کو فریب دینا منظور نظر ہے اس کے مکر کرنے کو گدڑی کافی ہے اسی آئندہ اشعار میں بہتانا چاہتے ہیں کہ صرف یعنی کہ گدڑی کی چنداں حاجت نہیں بلکہ نیک کردار ضروری ہے اگر وہ دنیا نہ لباس سے مکر و فریب کی بو آئے تو اس کا ترک ہی بہتر ہے. علم. نیزہ. لہ در عمل الخ. کوش الخ. نیکی کی کوشش کرو. اور جو چاہے لباس

پہنو اگر بادشاہ ہو سر پر تاج رکھو اگر سپاہی ہو تو سپاہیانہ وضع اختیار کرو. کندھے پر نیزہ رکھو. دنیا. یعنی دنیا سے دل لگانا. شہوت. جملہ لذتوں کی تلاش. ہوس. جاہ و مال کی تلاش. قزاگند. مرکب از قز بمعنی ریشم و آگند بمعنی پُر یعنی وہ لباس جو ریشم کا موٹا موٹا نامہ اگنے کے موقعہ پہنا جاتا ہے تاکہ تلوار اور نیزہ کا وار اثر نہ کرے. مخنث. ہیجڑا. نر دل. سلاح. ہتھیار. حصار. شہر پناہ. اسنا. موت ہے

چندانکه از درویشان غائب شد برجے برفت و دُرجے بدزدید تا روز روشن شد آن تاریک رُو مبلغے راه رفته بود و رفیقانِ بیگناه خفته بامدادان همه را به قلعه درآوردند و بزدند و در زندان کردند ازان تاریخ ترکِ صحبت گفتیم و طریقِ عزلت گرفتیم اَلسَّلَامَةُ فِی الْوَحْدَةِ

قطعه

چو از قومے یکے بیدانشی کرد | نه که را منزلت ماند نه مه را
نمی بینی که گاوے در علف زار | بیالاید همه گاوانِ ده را

گفتم سپاس و منّت خدائے عزوجل را که از فوائدِ درویشان محروم نماندم اگرچه بصورت از صحبت جدا افتادم بدین حکایت که گفتی مستفید گشتم و امثالِ مرا همه عمر این نصیحت بکار آید

مثنوی

بیک ناتراشیده در مجلسے | برنجد دلِ هوشمندان بسے
اگر برکه پُر کنند از گلاب | سگے در وے افتد کند منجلاب

حکایت (۶) زاهدے مهمانِ پادشاهے بود چون بطعام بنشستند کمتر ازان خورد که ارادتِ او بود و چون بنماز برخاستند بیشتر ازان

برج۔ یعنی شہر پناہ کا گنبد۔ درج۔ ڈبیہ۔ . . تاریک رُو۔ روسیاہ یعنی وہی چور۔ مبلغ مقدار زندان۔ قید خانہ۔ عزلت یکسوئی۔ السّلامۃ فی الوحدۃ تنہائی میں سلامتی ہے۔ کہ۔ کہتر چھوٹا۔ مہ۔ مہتر بڑا۔ منزلت۔ رتبہ۔ علف۔ گھاس۔ علف زار سے یہاں کھیت مراد ہے۔ نمی بینی یعنی گاؤں کی اگر ایک گائے کھیت کھا جاتی ہے تو سب ہی تہمت میں ملوث ہو جاتی ہیں۔ فوائد بمعنی مفید چیزیں۔ مستفید۔ فائدہ حاصل کرنیوالے۔ ناتراشیدہ غیر مہذب۔ برکہ۔ حوض منجلاب۔ چوبچہ۔ حکایت (۶) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویشوں کو ریاکاری نہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ دنیا کی رسوائی اور آخرت کا عذاب بھگتنا پڑے گا۔ ارادت۔ ارادہ۔ ۱۲

دوگانہ۔ یعنی دو رکعت نماز۔ لفظ گانہ اعداد کے آخر میں تعداد ظاہر کرنے کے لئے بڑھا دیتے ہیں۔ گوئی مردہ اند۔ جیسے مرے پڑے ہیں
پوستین خلق افتی۔ دوسروں کی عیب جوئی کرے۔

گذارد کہ عادتِ او بود تا ظنِ صلاحؔ در حقِ وے زیادت کنند

فرد

ترسم نرسی بہ کعبہ اے اعرابیؔ | کیں رہ کہ تو میروی بترکستان ست

چوں بمقامِ خود آمد سفرہ خواست تا تناول کند پسرے داشت صاحبِ فراست گفت اے پدر چرا در مجلسِ سلطاں طعام نخوردی گفت در نظرِ ایشاں چیزے نخوردم کہ بکار آید گفت نماز را ہم قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید

قطعہ

اے ہنرہا نہادہ بر کفِ دست | عیب ہا برگرفتہ زیرِ بغل
تا چہ خواہی خریدن اے مغرور | روزِ درماندگی بسیمِ دغل

حکایتؔ

یاد دارم کہ در ایامِ طفولیتؔ متعبدؔ بودم و شب خیزؔ و مُوَلِعؔ زہد و پرہیز تا شبے در خدمتِ پدر رحمۃ اللہ علیہ نشستہ بودم و ہمہ شب دیدہ برہم نہ بستہ و مصحفِ عزیز در کنار گرفتہ و طائفہ گردِ ما خفتہ پدر را گفتم ازیں جماعت یکے سر برنمی دارد کہ دوگانہ بگزارد چناں خفتہ اند کہ گوئی مُردہ اند گفت اے جانِ پدر اگر تو نیز بخفتی ازاں بہ کہ در پوستینِ خلق افتی ۔

لہ صلاح۔ نیکی۔ اعراب عرب کے بدو۔ بترکستان است یعنی یہ راستہ تو ترکستان کو جاتا ہے اور کعبہ حجاز میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بے راہ روی مقصود کو فوت کر دیتی ہے۔ سفرہ۔ دسترخوان۔ تناول۔ لینا۔ کھانا۔ فراست۔ دانائی۔ بکار آید۔ یعنی جو کم کھانے سے بادشاہ کا اعتقاد رہیگا جو میرے لئے مفید ہوگا۔ چیزے نکردی کہ بکار آید۔ یعنی تو نے ایسی نماز نہیں پڑھی جو آخرت میں کام آمد ہو سکے گی۔ لہ ہنر یعنی بھلائیوں کو دکھاتا پھرتا ہے اور برائیوں کو چھپائے ہوئے ہے۔ مغرور۔ جو دھوکہ میں مبتلا ہو۔ بسیم دغل۔ کھوٹی چاندی۔ حکایت لہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویش کو اپنی عبادت پر گھمنڈ کر کے دوسروں کو کمتر نہ سمجھنا چاہئے۔ طفولیت۔ بچپنا۔ متعبد۔ عبادت گذار۔ شب خیز۔ تہجد گذار۔ مُوَلِع۔ فریفتہ۔ پدر رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ سعدی کے والد ماجد کا نام شیخ عبد اللہ ہے۔ دیدہ برہم نہ بستہ۔ آنکھ نہ جھپکائی تھی۔ مصحف قرآن پاک ۔ ۱۲

قطعه

نه بیند مدّعی جز خویشتن را | که دارد پردهٔ پندار در پیش
گرت چشمِ خدا بینی به بخشند | نه بینی ہیچکس عاجز تر از خویش

حکایت[۸] یکے را از بزرگان بمحفلے اندر ہمی ستودند و در اوصافِ جمیلش مبالغت ہمیکردند سر برآورد و گفت من آنم که من دانم۔

شعر

کُفِیتُ اَذًی یَا مَن یَعُدُّ مَحَاسِنِی | عَلَانِیَتِی ہٰذَا وَلَم تَدرِ بَاطِنِی

قطعه

شخصم بچشمِ عالمیاں خوب منظر ست | وز خبثِ باطنم سرِ خجلت فگنده پیش
طاؤس را بنقش و نگارے که ہست خلق | تحسیں کنند او خجل از زشتِ پائے خویش

حکایت[۹] یکے از صلحائے کوہِ لُبنان که مقامات او در دیارِ عرب مذکور بود و کراماتِ او مشہور بجامعِ دمشق درآمد بر کنارِ برکه کلاسه طہارت ہمی ساخت پایش بلغزید و بحوض در افتاد بمشقتِ بسیار ازاں جائگه خلاص یافت چوں از نماز بپرداختند یکے از جملهٔ اصحاب گفت مرا مشکلے ہست گفت آں چیست گفت یاد دارم که شیخ بر روئے

۱۰

---

۵ مدّعی۔ ڈینگیں مارنے والا۔ که دارد۔ یعنی اس کی آنکھوں پر تکبر کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ گرت الخ۔ یعنی اگر خدا نے تجھے حق بینی کی نگاہ عطا فرمائی ہے تو تو کسی کو اپنے سے کمتر نہیں سمجھ سکتا۔ حکایت[۸] ۲ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویشوں کو اپنی تعریف سنکر پھولنا نہیں چاہئے بلکہ اپنے عیبوں کی طرف دھیان کرلینا چاہئے۔ من آنم که من دانم۔ یعنی جیسا کچھ میں ہوں اس کو میں ہی خوب جانتا ہوں۔ کُفِیتَ۔ اے وہ شخص جو میری خوبیاں گنا رہا ہے تو نے ستانے میں حد اور بس کردی۔ یہ تو میرا ظاہر ہے تجھے میرے باطن کی کیا خبر۔ سر خجلت الخ یعنی میں تو شرمندگی سے اوندھا ہوا ہوں۔ طاؤس۔ یعنی مور کے نقش و نگار پر دنیا اس کی تعریف کرتی ہے اور وہ اپنے پیروں کی بدزیبی کو دیکھ کر شرمندہ ہوتا ہے۔ مور کے پیر بدنمائی میں ضرب المثل ہیں یا مشہور ہے کہ مور ناچتا ہے اور پیروں کو دیکھ کر روتا ہے۔ حکایت[۹] ۳ اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ درویشوں کو بزرگی میں بھی کچھ کمی محسوس ہو تو غمگین نہ ہونا چاہئے۔ صلحاء۔ صالح کی جمع نیک انسان۔ لُبنان۔ شام کا مشہور پہاڑ ہے۔ جو فقرا کا مسکن رہا ہے۔ مقامات۔ یعنی روحانی مراتب۔ کرامات۔ کرامت کی جمع بزرگی۔ برکه۔ حوض۔ کلاسه بکسر اول کلس سے ماخوذ جو چونہ اور ریگ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے لہذا کلاسہ چونہ ریگ کی بنی ہوئی چیز کو کہیں گے۔ بپرداختند۔ فارغ ہوئے۔ که شیخ یعنی جناب۔

لہ اگرم الخ۔ یعنی اگر وہ دوست مجھ کمزور کو قتل کر ڈالنے کا بھی حکم دیتا تو اس وقت بھی ہرگز مجھے اپنی جان کا غم نہ ہوگا۔ بلکہ میں یہی عرض کروں گا کہ مجھ مسکین سے ایسی کیا خطا سرزد ہوئی جس کی وجہ سے جناب کو ملی تکلیف پہنچی بس مجھے تو اسی کا غم ہے۔ لہ قال الخ

قطعہ

اگرم زار بکشتن دہد آں یارِ عزیز | تا نگویم کہ دراں دم غمِ جانم باشد
گویم از بندۂ مسکیں چہ گنہ صادر شد | کہ دل آزردہ شد از من غمِ آنم باشد

بلے مردانِ خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند نہ بینی کہ یوسف صدیقؑ دراں حالت چہ گفت قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ حکایت (۱۲) درویشے را ضرورتے روئے نمود گلیمے از خانہ یارے بدزدید و نفقہ کرد حاکم فرمود کہ دستش ببرید صاحبِ گلیم شفاعت کرد کہ من اورا بحل کردم گفتا بشفاعتِ تو حدِ شرع فرو نگذارم گفت آنچہ فرمودی راست ست ولیکن ہر کہ از مالِ وقف چیزے بدزدد قطعش لازم نیاید کہ الفقیر لا یملک ہرچہ درویشاں راست وقفِ محتاجاں ست حاکم ازوے دست برداشت و ملامت کردن گرفت کہ جہاں بر تو تنگ آمدہ بود کہ دزدی نکردی الّا از خانۂ چنیں یارے گفت اے خداوند نشنیدۂ کہ گفتہ اند خانۂ دوستاں بروب و درِ دشمناں مکوب

شعر

چوں فرومانی بہ سختی تن بعجز اندر مدہ | دشمناں را پوست برکن دوستاں را پوستیں

حضرت یوسفؑ نے فرمایا، اے خدا مجھے قید (کی مصیبت) اس (گناہ) سے زیادہ پسند ہے جس کی سب مجھے دعوت دے رہی ہیں۔ حکایت (۱۲) سے اس حکایت کا مفاد یہ ہے کہ دوستوں کو بدمعاملہ دوستوں کے ساتھ بھی نبھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان کی بدمعاملگی سے درگذر کرنا چاہئے۔ گلیم کملی۔ نفقہ کرد خرچ میں لے آیا۔ دستش ببرید شریعت کا حکم ہے کہ چور کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ شفاعت سفارش۔ بحل کردم بخش دیا، معاف کر دیا۔ حد۔ وہ سزا جو شریعت نے مقرر کی ہے۔ اگر کسی چیز کو اپنی ملک سے نکال کر اللہ کے لئے کر دیا۔ الفقیر لا یملک۔ فقیر کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ دست برداشت معاف کر دیا۔ الّا مگر۔

خانۂ دوستاں بروب۔ یعنی دوستوں کے گھر کی جھاڑو دو اور دشمنوں کا دروازہ نہ کھٹکھٹا۔ پوستین۔ وہ لباس جو کسی جانور کی کھال سے بنایا جائے۔ پوست برکن۔ چمڑی کھینچ لے۔

قطعہ

فہم سخن گر نکند مستمع | قوتِ طبع از متکلم مجوی
فسحتِ میدانِ ارادت بیار | تا بزند مردِ سخنگوئے گوی

حکایت (۱۱) شبے در بیابان مکہ از بیخوابی پائے رفتنم بماند سر بنہادم و شتربان را گفتم دست از من بدار

قطعہ

پائے مسکیں پیادہ چند رود | کز تحمل ستوہ شد بختی
تا شود جسمِ فربہے لاغر | لاغرے مردہ باشد از بختی

گفت اے برادر حرم در پیش ست و حرامی از پس اگر رفتی بُردی و اگر خفتی مُردی نشنیدہ کہ گفتہ اند

بیت

خوش ست زیرِ مغیلاں براہِ بادیہ خُفت | شبِ رحیل ولے ترکِ جاں بباید گفت

حکایت (۱۲) پارسائے را دیدم بر کنارِ دریا کہ زخم پلنگ داشت و بہیچ دارو بہ نمی شد مدتہا دراں رنجور بود و شکرِ خدائے عزّ و جل علی الدوام گفتے پرسیدندش کہ شکر چہ میگوئی گفت شکر آنکہ بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے۔

ل فہم سخن۔ یعنی اگر سننے والا بات نہیں سمجھتا تو کہنے والے کی طبیعت بجھ جاتی ہے۔ فسحت۔ کشادگی۔ سخنگوی۔ بات کہنے والا۔ گوی۔ گیند۔ حکایت (۱۱)۔ ل اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویش کو ساتھیوں کی نصیحت سے منہ نہ موڑنا چاہیے۔ از بیخوابی الخ۔ صحراء عرب میں گرمی کی وجہ سے عموماً رات کو سفر کرتے ہیں اور دوپہر کو کھانے پینے اور سونے کے لئے قیام کرتے ہیں۔ اس سفر میں غالباً شیخ پیادہ پا تھے اور قافلہ کا شتربان کوئی دوست تھا۔ پائے رفتنم بماند۔ پیر چلنے سے عاجز آ گئے۔ سر بنہادم۔ میں سو گیا۔ دست از من بدار۔ یعنی مجھے نہ جگا اب مجھ سے ہاتھ دھو لو۔ تحمل۔ بوجھ اٹھانا۔ ستوہ۔ عاجز۔ بختی۔ وہ اونٹ جس کے دو کوہان ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ نسل بخت نصر بادشاہ نے تیار کی تھی۔ لہذا اس نسل کے اونٹوں کو بختی کہا جاتا ہے۔ باشد۔ گردد۔ حرم۔ یعنی بیت اللہ۔ حرامی۔ چور ڈاکو۔ مغیلان۔ ببول۔ کیکر۔ بادیہ۔ بیابان۔ شب رحیل۔ کوچ کی رات۔

حکایت (۱۲) ل اس حکایت کا مفاد یہ ہے کہ راضی برضا رہنا چاہیے۔ اور مصیبت پر صبر کرنا درویشوں کے لئے از حد ضروری ہے زخم پلنگ داشت۔ یعنی چیتے کے کاٹنے کا زخم تھا۔ [illegible] معصیت۔ گناہ۔ تا۔ ہرگز۔

دریائے مغرب برفت وقدمش ترنشد امروزچہ حالت بود کہ دریں قامتے آب از ہلاک چیزے نماند شیخ سر بجیب تفکر فرو بردہ پس از تامّلِ بسیار سر آورد وگفت نشنیدہ کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم گفت لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ونگفت علی الدوام وقتے چنیں بودے کہ بجبرئیل ومکائیل نپرداختے ودیگر وقت با حفصہ وزینب درساختے مُشَاہَدَۃُ الْاَبْرَارِ بَیْنَ التَّجَلِّیْ وَالْاِسْتِتَارِ می نمایند ومی ربایند

فرد

دیدار می نمائی وپرہیز میکنی | بازارِ خویش وآتشِ ما تیز میکنی

قطعہ

اُشَاہِدُ مَنْ اَہْوٰی بِغَیْرِ وَسِیْلَۃٍ | فَیَلْحَقُنِیْ شَانٌ اَضَلُّ طَرِیْقًا
یُؤَجِّجُ نَارًا ثُمَّ یُطْفِیْ بِرَشَّۃٍ | لِذَاکَ تَرَانِیْ مُحْرَقًا وَّغَرِیْقًا

مثنوی

یکے پرسید ازاں گم کردہ فرزند | کہ اے روشن گہر پیرِ خردمند
ز مصرش بوئے پیراہن شنیدی | چرا درچاہِ کنعانش ندیدی

لہ لی مع اللہ الخ. میرے لیے اللہ کے ساتھ کوئی ایک وقت ایسا آتا ہے جسمیں میرے ساتھ اس وقت میں نہ کسی مقرب فرشتہ کی گنجائش ہوتی ہے نہ نبی مرسل کی. نپرداختے. مصروف نہ ہوتے. حفصہ وزینب. دونوں ازواج مطہرات میں سے ہیں. مشاہدۃ الابرار. یعنی اولیاء اللہ کے لیے حضرت حق کا دیدار نمودار ہونے اور مستور ہونے میں دائر رہتا ہے یعنی کبھی حضرت حق تجلی فرماکر دیدار کرادیتے ہیں کبھی پوشیدہ ہوکر محروم کردیتے ہیں. دیدار مینمائی الخ. یعنی جلوہ بھی دکھاتے ہو اور پھر بچتے بھی ہو. اپنے بازار کو اور ہماری آتش محبت کو تیز کرتے ہو. ٢ اشاہد الخ. میں اپنے معشوق کا بدون واسطے کے نظارہ کرتا ہوں تو میرے اوپر ایک ایسی کیفیت طاری ہوجاتی ہے جو مجھے راستہ سے بھٹکا دیتی ہے وہ محبوب کبھی آتش عشق کو بھڑکا دیتا ہے. کبھی وصال کا ایک چھینٹا ڈال کر اس کو بجھاتا ہے. اسی بنا پر تم مجھے جلا بھنا اور ڈوبا ہوا دیکھتے ہو یعنی آتش عشق میں جلا ہوا ہوں اور وصال کے چھینٹے میں غرق ہوں ٣ گم کردہ فرزند. یعنی یعقوب علیہ السلام جنھوں نے اپنے فرزند یوسف علیہ السلام کو گم کردیا تھا. روشن گہر. روشن دل. ز مصرش. یعنی یوسف علیہ السلام کے کرتے کی خوشبو تو مصر سے تجھے پہنچ گئی. لیکن کنعان کے کنویں میں تو اس کو نہ دیکھ سکا.

له اگرم الخ. یعنی اگر وہ دوست مجھ کمزور کو قتل کر ڈالنے کا بھی حکم دیگا تو اس وقت بھی ہرگز مجھے اپنی جان کا غم نہ ہوگا۔ بلکہ میں یہی عرض کرونگا کہ مجھ مسکین سے ایسی کیا خطا سرزد ہوئی جس کی وجہ سے جناب کو دلی تکلیف پہنچی بس مجھے تو اس ہی کا غم ہے کله قال الخ

قطعہ

اگرم[1] زارِ کشتن دہد آں یارِ عزیز | تانگویم کہ دراں دم غمِ جانم باشد
گویم از بندۂ مسکیں چہ گنہ صادر شد | کہ دل آزردہ شد از من غمِ آنم باشد

بلے مردانِ خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند نہ بینی کہ یوسفِ صدیقؑ دراں حالت چہ گفت قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ حکایت[2] (۱۲) درویشے را ضرورتے روئے نمود گلیمے از خانۂ یارے بدزدید و نفقہ کرد حاکم فرمود کہ دستش ببرید صاحبِ گلیم شفاعت کرد کہ من او را بحل کردم گفتا بشفاعتِ تو حدِ شرع فرو نگذارم گفت انچہ فرمودی راست ست ولیکن ہر کہ از مالِ وقف چیزے بدزدد قطعش لازم نیاید کہ الفقیر[3] لایملک ہرچہ درویشاں راست وقفِ محتاجاں ست حاکم ازوے دست بداشت و ملامت کردن گرفت کہ جہاں بر تو تنگ آمدہ بود کہ دزدی نکردی اِلّا از خانۂ چنیں یارے گفت اے خداوند نشنیدۂ کہ گفتہ اند خانۂ دوستاں بروب و درِ دشمناں مکوب

شعر

چوں فرومانی بہ سختی تن بعجز اندر مدہ | دشمناں را پوست برکن دوستاں را پوستیں

حضرت یوسفؑ نے فرمایا، اے خدا مجھے قید (کی مصیبت) اس (گناہ) سے زیادہ پسند ہے جس کی یہ مجھے دعوت دے رہی ہیں۔ حکایت (۱۲) له اس حکایت کا مفاد یہ ہے کہ درویشوں کو بدمعاملہ دوستوں کے ساتھ بھی نبھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان کی بدمعاملگی سے درگذر کرنا چاہئے۔ گلیم۔ کملی۔ نفقہ کرد۔ خرچ میں لے آیا۔ دستش ببرید۔ شریعت کا حکم ہے کہ چور کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ شفاعت۔ سفارش۔ بحل۔ بکسر یا معاف کر دینا۔ حد۔ وہ سزا جو شریعت نے مقرر کی ہے وقف۔ کسی چیز کو اپنی ملک سے نکال کر اللہ کے لئے کر دینا۔ ته الفقیر لایملک۔ فقیر کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ دست بداشت۔ معاف کر دیا۔ اِلّا۔ مگر۔

خانۂ دوستاں بروب۔ یعنی دوستوں کے گھر کو جھاڑو دے و در دشمناں مکوب۔ دشمن کا دروازہ نہ کھٹکھٹا۔ پوستیں۔ وہ لباس جو کسی جانور کی کھال سے بنایا جائے۔ پوست برکن۔ چمڑی کھینچ لے۔

حکایت ۱؎ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویشوں کے لئے بادشاہوں کا تقرب خدا سے دوری کی علامت ہے ۔ ہیچت از ما یاد می آید یعنی تجھیں کبھی ہمارا خیال بھی آتا ہے ۔ ہر سو دود الخ جس کو خدا اپنے در سے بھگا دیتا ہے وہ ہر طرف بھاگا پھرتا ہے اور جس کو اللہ اپنے دروازہ پر بلا لیتا ہے اس کو کسی دوسرے کے دروازہ پر نہیں دوڑاتا ۔

حکایت ۱۴؎ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو درویشانہ لباس کو بادشاہوں کے تقرب کا ذریعہ نہ بنانا چاہئے بلکہ عوام کے لباس میں اپنے آپ کو مخفی رکھنا چاہئے ۔ درجات ۔ درجہ کی جمع بلندی کا مرتبہ ۔ درکات ۔ درکت کی جمع پستی کا مرتبہ ۔ دلق ۔ کمبل کا وہ لباس جس میں بال لٹکے ہوئے ہوتے ہیں ۔ مرقع ۔ پیوند لگی گدڑی ۔ عملہائے نکوہیدہ ۔ برے کام ۔ برکہ ۔ بوزنج فلک ایک قسم کا اونی موٹا کپڑا اکثر درویش جس کا کرتہ اور ٹوپی بناتے ہیں ۔ تتری تتاری ۔ تاتار ترکستان

۷۷

حکایت ۱۳؎ یکے از پادشاہاں پارسائے را دید گفت ہیچت از ما یاد می آید گفت بلے وقتے کہ خدای را فراموش میکنم

فرد

ہر سو دود آنکس ز درِ خویش براند | واں را کہ بخواند بدرِ کس نَدواند

حکایت ۱۴؎ یکے از صالحاں بخواب دید پادشاہے را در بہشت و پارسائے را در دوزخ پرسید کہ موجبِ درجاتِ ایں چیست و سببِ درکاتِ آں چہ کہ مردم بخلافِ آں می پنداشتند ندا آمد کہ ایں پادشاہ بارادتِ درویشاں در بہشت ست و ایں پارسا بتقربِ پادشاہاں در دوزخ ۔

قطعہ

دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع | خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار
حاجت بکلاہِ برکی داشتنت نیست | درویش صفت باش و کلاہِ تتری دار

حکایت ۱۵؎ پیادہ سر و پا برہنہ با کاروانِ حجاز از کوفہ بدر آمد و ہمراہ ما شد نظر کردم کہ معلومے نداشت خراماں ہمی رفت و میگفت ۔

قطعہ

نہ با شتر بر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم | نہ خداوندِ رعیت نہ غلامِ شہر یارم

کے ایک علاقہ کا نام ہے ۔ تاتاری ٹوپی سپاہی اوڑھتے تھے ۔ نیز تاتاریوں کی ٹوپی بیش قیمت ہوتی تھی ۔ حکایت ۱۵؎ اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ درویشوں کو دنیاوی معاملات میں اسباب کی طرف زیادہ دھیان نہ دینا چاہئے ۔ اللہ تعالیٰ بدون اسباب ظاہری کے بھی مقاصد پورے کر دیتا ہے کاروان ۔ قافلہ ۔ حجاز ۔ عرب کا ایک حصہ جس میں مکہ و مدینہ بھی ہے ۔ کوفہ ۔ عراق کا مشہور شہر ۔ معلوم ۔ یعنی روپیہ پیسہ ۔ خراماں ۔

نفسے میزنم آسودہ وعمرے میگزارم	غم موجود و پریشانئ معدوم ندارم

اشتر سوائے گفتش اے درویش کجا میروی برگرد کہ بسختی بمیری نشنید و قدم در بیاباں نہاد و برفت چوں بہ نخلۂ محمود برسیدیم توانگر را اجل فرا رسید درویش ببالینش فرود آمد و گفت مصرع

ما بسختی نہ مردیم و تو بربختی بمردی بیت

شخصے ہمہ شب بر سر بیمار گریست	چوں روز آمد بمرد و بیمار بزیست

قطعہ

اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند	کہ خرِ لنگ جاں بمنزل برد
بسکہ در خاک تندرستاں را	دفن کردیم و زخم خوردہ نمرد

حکایت[۱] عابدے را پادشاہے طلب کرد اندیشید کہ دارُوئے بخورم تا ضعیف شوم تا مگر اعتقادے کہ در حقِ من دارد زیادت کند آوردہ اند کہ دارُوئے قاتل بود بخورد و بمرد

قطعہ

آنکہ چوں پستہ دیدمش ہمہ مغز	پوست بر پوست بود ہمچو پیاز
پارسایانِ روئے در مخلوق	پشت بر قبلہ میکنند نماز

ؔ نفسے میزنم آسودہ۔ چین کا سانس لیتا ہوں نخلۂ محمود۔ محمود کا کھجورستان۔ مکہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔ فرا۔ پہلے۔ اجل۔ موت آجال جمع۔ بالین۔ سرہانہ بُختت۔ اُس نسل کا اونٹ جو بخت نصر نے تیار کی تھی حکایت[۱] اس حکایت کا

١٠

مقصد یہ ہے کہ ریاکاری تصوف میں شرک کے مرادف ہے لہٰذا درویشوں کو بڑی احتیاط کی ضرورت ہے عابد۔ عبادت گذار۔ دارو۔ دوا۔ مگر۔ شاید آنکہ۔ یعنی جس کو میں نے پستہ خیال کیا تھا جو مغز ہی مغز ہوتا ہے وہ تو پیاز نکلا جس میں چھلکا ہی چھلکا ہے پارسایان الخ یعنی وہ پارسا عابد جو دنیا دکھاوے کو عبادت کرتا ہے۔ دراصل اس کی نماز قبلہ رو نہیں ہے بلکہ قبلہ سے منہ موڑ کر مخلوق کے لئے سجدہ کرتا ہے ۱۲

فرد

چوں بندہ خدائے خویش خواند | باید کہ بجز خدا نداند

حکایت ۱۸ کاروانے را در زمین یونان بزدند و نعمت بیقیاس بردند بازرگاناں گریہ وزاری بسیار کردند و خدا و پیمبر را بشفاعت آوردند فائدہ نبود

شعر

چو پیروز شد دزدِ تیرہ رواں | چہ غم دارد از گریۂ کارواں

لقمان حکیم اندراں کارواں بود یکے گفتش از کاروانیاں ایشاں را مگر نصیحتے کنی و موعظت گوئی باشد کہ برخے از مالِ ما دست بدارند کہ دریغ باشد چندیں نعمت کہ ضائع شود گفت دریغ باشد کلمہ حکمت با ایشاں گفتن

قطعہ

آہنے را کہ موریانہ بخورد | نتواں بردازو بہ صیقل زنگ
باسیہ دل چہ سود گفتنِ وعظ | نرود میخِ آہنی در سنگ

قطعہ

بروزگارِ سلامت شکستگاں دریاب | کہ جبرِ خاطرِ مسکیں بلا بگرداند
چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے | بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند

سلہ چوں بندہ الخ۔ یعنی جب انسان خدا کو پکارے (نماز پڑھے) تو اُس کے دل میں بھی ماسوا کا گذر نہونا چاہیے۔ ۱۲
سلہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دردیشوں کو اُس ہی آدمی کو نصیحت کرنی چاہیے جس سے قبولیت کا کچھ توقع ہو۔ کارواں۔ قافلہ۔ دزداں بیردند۔ ڈاکوؤں نے لوٹ مار کی۔ بازرگاناں سوداگراں۔ پیروز۔ فیروز۔ کامیاب تیرہ رواں۔ سیاہ باطن کاروانیاں۔ قافلہ والے موعظت۔ نصیحت۔ مگر۔ شاید۔ برخے۔ تھوڑا سا دریغ۔ افسوس۔ ظلم موریانہ۔ زنگ۔ صیقل مانجھنا۔ نرود میخ الخ۔ یعنی پتھر میں کیل نہیں گھستی روزگار۔ زمانہ۔ دریاب۔ مدد کر۔ جبرِ خاطر۔ دل کی شکستگی دور کرنا۔ بزاری۔ رو کر ۱۲

حکایت[۱۹] چندانکه مرا شیخ اجل[۱] ابوالفرج بن جوزی رحمة الله علیه بترک سماع فرمودے و بخلوت و عزلت اشارت کردے عنفوان شبابم غالب آمدے و ہوا و ہوس طالب ناچار بخلاف رای مربی قدمے چند برفتمے و از سماع و مخالطت حظّے برگرفتمے و چوں نصیحت شیخم یاد آمدے گفتمے۔ فرد

قاضی[۲] ار با ما نشیند برفشاند دست را | محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

تا شبے بجمعے برسیدم و دراں میاں مطربے دیدم

بیت

گوئی رگ جاں میگسلد زخمه ناسازش | ناخوشتر از آوازهٔ مرگ پدر آوازش

گاہے انگشت حریفاں ازو در گوش و گہے بر لب که خاموش

شعر

نُهَاجُ[۳] اِلٰی صَوْتِ الْاَغَانِیْ لِطِیْبَةٍ | وَاَنْتَ مُغَنٍّ اِنْ سَکَتَّ نَطِیْبُ

بیت

نه بیند کسے در سماعت خوشی | مگر وقت رفتن که دم درکشی

چوں بآواز آمد آں بربط سرای | کدخدا را گفتم از بہر خدای

۱ حکایت: اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ مرید کو پیر کی نصیحت سے روگردانی نہ کرنی چاہیے ورنہ شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ شیخ۔ پیر۔ استاذ۔ یہاں استاذ مراد ہے اس لئے کہ ابن جوزی رحمۃ اللہ شیخ سعدی کے استاذ تھے۔ شیخ سعدی کے پیر شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اجلّ۔ بڑا۔ سماع۔ یعنی گانا سننا۔ خلوت و عزلت۔ تنہائی، گوشہ نشینی۔ عنفوان شباب۔ نوجوانی۔ مربی۔ تربیت کرنیوالا۔ مخالطت۔ گھول میل۔ آمد۔ اگر۔ برفشاند دست را۔ ہتھیلیاں بجانے لگے۔ محتسب۔ خلاف شرع کاموں پر محاسبہ کرنے والا۔ مست۔ شرابی۔ ۲ قاضی ار الخ۔ یعنی قاضی جو ہمیں گانے کی محفل سے روکتا ہے اگر ایک دفعہ بھی شریک محفل ہو جائے تو روکنے کی بجائے خود رقص کرنے لگے محتسب دراصل شراب کی لذت سے ہی واقف نہیں ہے ورنہ وہ میخوار کو میخواری میں معذور سمجھنے لگے۔ مطرب۔ گویا۔ قوال۔ گوئی رگ جان۔ گویا کہ اس کی نامناسب مضراب تو رگ جاں کو بھی توڑے ڈالتی ہے۔ باپ کے مرنے پر واویلا کی آواز سے بھی زیادہ اس کی آواز ناخوشگوار ہے۔ حریفاں۔ شریک محفل۔ ۳ نہاج الی۔ یعنی ہم گانوں کی آواز پر خوشدلی سے لپکتے ہیں۔ اور تو ایسا گویا ہے کہ اگر خاموش ہو جائے تو ہم خوش ہوں۔ نہ بیند الخ۔ یعنی گانا سننے میں کوئی بھی خوشی محسوس نہیں کرتا خوشی اس وقت محسوس ہوگی جبکہ تو رخصت ہو اس لئے کہ تیری آواز تو بند ہو جائے گی۔ چوں بآواز۔ یعنی جب سارنگی کا گویا گاتا آیا میں نے میزبان سے کہا

ؔ میرے کانوں میں روئی ٹھونس دو۔ تاکہ میں سن نہ سکوں۔ یا گھر کا دروازہ کھول دو کہ میں چلا جاؤں۔ کہ خدا یعنی خدائے کردہ۔ صاحبخانہ
فی الجملہ۔ خلاصہ کلام۔ پاسِ خاطر یاران۔ دوستوں کی خاطر۔ بچندیں محنت۔ بڑی مصیبت سے۔ بانگ۔ یعنی اذان۔

پنبہ[1] ام در گوش کن تا نشنوم	یا درم بکشای تا بیرون روم

فی الجملہ پاسِ خاطرِ یاراں را موافقت کردم و شبے بچندیں محنت بروز آوردم

قطعہ

مؤذن بانگ بے ہنگام برداشت	نمیداند کہ چند از شب گذشتست
درازیِ شب از مژگانِ من پرس	کہ یکدم خواب در چشمم نہ گشتست

بامدادان بحکمِ تبرّک دستارے از سر و دینارے از کمر بکشادم و پیشِ مغنّی بنہادم و در کنار گرفتم و بسے شکر گفتم یاراں ارادتِ من در حقِ وے خلافِ عادت دیدند و بر خفتِ عقلم نہفتہ بخندیدند یکے از آنمیاں زبانِ تعرض دراز کرد و ملامت کردن آغاز کہ ایں حرکت مناسبِ رائے خردمنداں نکردی خرقۂ[2] مشائخ بچنیں مطربے دادن کہ ہمہ عمرش درمے درکف نبودہ است و قراضۂ در دف

مثنوی

مطربے دور[3] ازیں خجستہ سرای	کس دوبارش ندید در یکجای
راست چوں بانگش از دہن برخاست	خلق را موی بر بدن برخاست
مرغ ایوان زہولِ او برمید	مغزِ ما خورد و حلق خود بدرید

بے ہنگام۔ بے وقت یعنی مؤذن نے سوتے سے اٹھ کر اذان دے ڈالی اس کو یہ بھی معلوم نہیں کہ کیا وقت ہوا ہے۔ بامدادان۔ صبح کا وقت۔ تبرک۔ برکت حاصل کرنا۔ آزکمر۔ یعنی ہمیانی سے در کنار گرفتم۔ میں بغل گیر ہوا بسے شکر گفتم۔ اس کا بہت شکریہ ادا کیا۔ بر خفتِ عقلم۔ بے وقوفی پر۔ تعرض۔ طعنہ زنی۔ [2] خرقۂ مشائخ یعنی وہ دستار جو بزرگوں سے منتقل ہوتی آئی ہے۔ قاعدہ ہے کہ پیر جب مرید کو خلیفہ بناتا ہے تو اس کو اپنا خرقہ و دستار تبرکاً دیدیتا ہے۔ درم۔ چاندی کا وہ سکہ جو عرب میں رائج ہے جس کا وزن ساڑھے تین ماشہ ہوتا ہے۔ قراضہ چاندی سونے کا کترا ہوا ریزہ۔ مراد پیسہ کوڑی۔ دف۔ گویوں کا قاعدہ ہے کہ ان کو محفل میں جو کچھ ملتا ہے وہ ڈھولک میں ڈالتے رہتے ہیں۔ [3] دور ازیں خجستہ سرائے۔ خدا کرے وہ گویا اس مبارک مکان سے دور رہے۔ کس دوبارش۔ یعنی جو شخص ایک بار گانا سن لیتا ہے کبھی دوبارہ بلانا پسند نہیں کرتا۔ موی بربدن برخاست۔ ہیبتناک آواز سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں مرغِ ایوان۔ وہ پرندے جو اکثر قلعہ کے دروازوں اور فصیل میں گھونسلے بنا لیتے ہیں۔ یا پرندوں کی وہ تصویریں جو قلعہ میں منقش ہوتی ہے۔ ۱۲

گفتم زبانِ تعرّض مصلحت آنست کہ کوتاہ کنی بحکمِ آں کہ مرا کرامتِ[1] ایں شخص ظاہر شد گفت مرا بر کیفیّتِ آں واقف گرداں تا ہمچنیں تقرّب نمایم و بر مطایبت کہ کردم استغفار کنم گفتم بعلّتِ آں کہ شیخِ اجلّم بارہا بترکِ سماع فرمودہ است و مواعظِ بلیغ گفتہ و درسمعِ قبولِ من نیامدہ تا امشب کہ مرا طالعِ میمون و بختِ ہمایوں بدیں بقعہ رہبری کرد و بدستِ ایں توبہ کردم کہ بقیّتِ زندگانی گردِ سماع و مخالطت نگردم

قطعہ

آوازِ خوش از کام و دہان و لبِ شیریں | گر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد
ور پردۂ عشّاق و نہاوند و حجاز ست | از حنجرۂ مطربِ مکروہ نزیبد

حکایت[(۲۰)] لقمان را گفتند کہ ادب از کہ آموختی گفت از بے ادباں ہرچہ از ایشاں در نظرم ناپسند آمد از فعلِ آں پرہیز کردم۔

قطعہ

نگویند از سرِ بازیچہ حرفے | کزاں پندے نگیرد صاحبِ ہوش
وگر صد بابِ حکمت پیشِ ناداں | بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

حکایت[(۲۱)] عابدے را حکایت کنند کہ بشب دہ من بخوردے و تا سحر

---

[1] کرامت۔ کسی بزرگ کا وہ کارنامہ جس کو دوسرے نہ کرسکیں۔ تقرّب۔ نزدیکی۔ مطایبہ۔ مذاق۔ دل لگی۔ طالع میمون۔ نیک نصیبہ بخت ہمایوں۔ بابرکت مقدر سماع یعنی گانا سننا۔ مخالطت۔ گھل ملنا۔ کام۔ حلق۔ نغمہ گانا۔ عشّاق۔ موسیقی کے بارہ پردوں میں سے ایک پردہ کا نام ہے۔ جو تیسرے پہر چھیڑا جاتا ہے۔ نہاوند۔ وہ پردہ جس کو آدھی رات میں چھیڑا جاتا ہے۔ حجاز۔ وہ پردہ جس کو دوپہر میں چھیڑا جاتا ہے۔ حنجرہ۔ گلا حکایت[(۲۰)] کہ اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ درویشوں کا فرض ہے کہ نادانوں کے انجام بد سے عبرت حاصل کریں۔ کہ کدامیہ۔ ہرچہ از ایشان۔ یعنی اُن کا جو کام مجھے برا معلوم ہوا۔ اس کو میں نے چھوڑ دیا۔

نگویند۔ یعنی مردمان۔ از سر۔ بطور۔ بازیچہ۔ مرکب ہے بازی یعنی کھیل کود۔ وچہ علامت نسبتی سے صاحب ہوش عقلمند یعنی عقلمند ہر اُس بات سے بھی نصیحت حاصل کرلیتا ہے جو بطور مذاق و دل لگی کے کہی جائے۔ حکمت۔ دانائی۔ حکایت[(۲۱)] کہ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ کم کھانا درویشوں کا فرض ہے

ختمے بکردے صاحبدلے بشنید وگفت اگر نیمۂ نان بخوردے وبخفتے بسیار ازیں فاضلتر بودے۔

قطعہ

اندروں از طعام خالی دار | تا درو نورِ معرفت بینی
تہی از حکمتی بعلتِ آن | کہ پری از طعام تا بینی

حکایت (۲۲) بخشایش الٰہی گم شدہ را در مناہی چراغ توفیق فرا داشت تا بحلقۂ اہلِ تحقیق در آمد بیمنِ درویشاں وصدقِ نفسِ ایشاں ذمائمِ اخلاقِ او بحمائد مبدل گشت دست از ہوا وہوس کوتاہ کرد وزبانِ طاعناں در حقِ وے ہمچناں دراز کہ بر قاعدۂ اول ست وزہد وصلاحش بے معول۔

فرد

بعذر وتوبہ توان رستن از عذابِ خدای | ولیکن نتواں از زبانِ مردم رست

طاقتِ جورِ زبانہا نیاورد وشکایت پیشِ پیرِ طریقت برد وگفت از زبانِ مردم برنجم جوابش داد کہ شکرِ ایں نعمت چگونہ گذاری کہ بہتر ازانی کہ می پندارندت

قطعہ

چند گوئی کہ بد اندیش وحسود | عیب گویانِ من مسکینند
گہ بخوں ریختنم برخیزند | گہ بہ بد خواستنم بنشینند

لے ختم کردے۔ یعنی پورے قرآن کی تلاوت کر لیتا۔ بہتر تو لکھا ہوتا ہے۔ نور معرفت۔ خدا کی معرفت کا نور۔ تہی۔ خالی۔ بینی۔ ناک یعنی جو کہ تو ناک تک پیٹ بھر لیتا ہے اس لئے دانائی سے تو خالی ہے۔ حکایت (۲۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دنیا داروں کے لعن طعن سے درویشوں کو رنجیدہ خاطر نہ ہونا چاہئے۔ بخشایش۔ مغفرت۔ مناہی۔ وہ باتیں جو حرام ہیں۔ چراغ توفیق۔ شمع ہدایت۔ فرا۔ آگے۔ داشت۔ رکھا یعنی اللہ کی مہربانی نے ایک گنہگار کے سامنے ہدایت کے راستہ کو روشن فرما دیا۔ حلقہ۔ جماعت۔ اہل تحقیق۔ درویش۔ یمن۔ قدم۔ یعنی اُن کے قدم کی برکت سے۔ ذمائم۔ ذمیمہ کی جمع۔ برائی۔ حمائد۔ حمیدہ کی جمع۔ تعریف کے قابل بات۔ طاعناں۔ طاعن کی جمع طعنہ زن۔ ۳ بے معول۔ ناقابل اعتماد۔ رست۔ اگرچہ ماضی کا صیغہ ہے لیکن توان اور تواند اور توانست کے بعد ماضی مصدر کے معنی دیتی ہے۔ جور۔ ظلم۔ طریقت۔ تصوف۔ گزاری۔ ادا کنی۔ حسود۔ حاسد۔ گہ۔ گاہ۔

نیک باشی وبدت گوید خلق | بہ کہ بد باشی ونیکت بینند

لیک مرا کہ حسنِ ظنِ خلائق درحقِ من بکمالؔ است ومن درعینِ نقصان روا باشد اندیشہ کردن وتیمار خوردن شعر

اِنّی لَمُسْتَتِرٌ مِنْ عَیْنِ جِیْرَانِیْ | وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِسْرَارِیْ وَاِعْلَانِیْ

قطعہ

در بستہ بروئے خود زمردم | تا عیب نگسترند مارا
در بستہ چہ سود عالم الغیب | دانائے نہان وآشکارا

حکایت (۲۳) پیشِ یکے از مشائخِ کبار گلہ کردم کہ فلاں درحقِ من بفساد گواہی دادہ است گفت بصلاحش خجل کن۔

رُباعی

تو نیکو روش باش تا بدسگال | بنقصِ تو گفتن نیابد مجال
چو آہنگِ بربط بود مستقیم | کے از دستِ مطرب خورد گوشمال

حکایت (۲۴) یکے را از مشائخ پرسیدند کہ حقیقتِ تصوّف چیست گفت ازیں پیش طائفہ بودند درجہاں بصورت پراگندہ وبمعنی جمع و اکنوں خلقے اند بظاہر جمع وبدل پراگندہ۔

لہ بکمال است یعنی انھیں میرے کامل بزرگ ہونے کا خیال ہے۔ اندیشہ۔ فکر۔ تیمار۔ غم۔ انی لمستتر الخ۔ یعنی میں اپنے پڑوسیوں کی نگاہ سے چھپا ہوا ہوں اور خدا میرے باطن اور میرے ظاہر کو جانتا ہے تا عیب نہ گسترند یعنی میرا راز فاش نہ کردیں۔

حکایت (۲۳) لہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو دوسروں کے اعتراضوں سے اپنی اصلاح حال کرلینی چاہئے اور اعتراض کرنیوالوں سے آمادۂ پیکار نہ ہونا چاہئے۔ مشائخ۔ شیخ کی جمع۔ کبار۔ بڑے بفساد گواہی دادہ است۔ مجھے مفسد کہا ہے بصلاحش شرمندہ کن۔ اُس کو اپنی نیکی کے ذریعہ شرمندہ کرے۔ یعنی اپنے آپ کو نیک بنالے وہ اپنی غلط گوئی پر خود شرمندہ ہوجائے گا۔ بدسگال۔ برائی سوچنے والا۔ نقص۔ عیب۔ مجال گنجائش۔ آہنگ۔ آواز بربط۔ سارنگی۔ مطرب گویا۔ گوشمال۔ کان اینٹھنا۔ حکایت (۲۴) سہ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویشی محض ترک دنیا کا نام نہیں ہے بلکہ باطن کو مکمل درویشوں کی صفات کے ساتھ آراستہ کرنا چاہئے۔ مشائخ۔ شیخ کی جمع۔ بزرگ۔ پیر۔ تصوّف۔ لغوی معنی اون کے کپڑے پہننا۔ اصطلاحی معنی دل کو غیر اللہ سے پاک رکھنا۔ طائفہ۔ گروہ۔ [illegible]

قطعہ

چو ہر ساعت از تو بجائے رود دل | بہ تنہائی اندر صفائے نہ بینی
ورت مال و جاہ است و زرع و تجارت | چو دل با خدا ایست خلوت نشینی

حکایت (۲۵) یاد دارم کہ شبے در کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم و سحر برکنارِ بیشۂ خفتہ شوریدۂ کہ دراں سفر ہمراہِ ما بود سحرگاہاں نعرہ بزد و راہِ بیاباں گرفت و یک نفس آرام نیافت چوں روز شد گفتمش آں چہ حالت بود گفت بلبلاں را دیدم کہ بنالش درآمدہ بودند از درخت و کبکاں از کوہ و غوکاں از آب و بہائم از بیشہ اندیشہ کردم کہ مروت نباشد ہمہ در تسبیح و من در غفلت خفتہ کجا روا باشد۔

قطعہ

دوش مرغے بصبح مینالید | عقل و صبرم ببرد و طاقت و ہوش
یکے از دوستانِ مخلص را | مگر آوازِ من رسید بگوش
گفت باور نداشتم کہ ترا | بانگِ مرغے چنیں کند مدہوش
گفتم ایں شرطِ آدمیت نیست | مرغ تسبیح خوان و من خاموش

حکایت (۲۶) وقتے در سفرِ حجاز طائفۂ جوانانِ صاحب دل ہمراہِ ما

ا چو ہر ساعت۔ یعنی جب تیرا دل بھٹکتا پھرتا ہے تو خلوت نشینی میں بھی دل مصفا نہ ہوگا ورت۔ اگر ترا۔ زرع۔ کھیتی۔ دل با خدا ایست۔ خدا سے لو لگی ہوتی ہے حکایت (۲۵) ۵ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو ذکر خداوندی کے ذریعہ دل میں نرمی پیدا کرنی چاہیے تاکہ تھوڑی تحریک سے لذت شوق خداوندی پیدا ہو سکے کارواں۔ قافلہ سحر۔ صبح۔ بیشہ بن شوریدہ عاشق مزاج۔ سحرگاہاں۔ صبح کے وقت۔ نالش۔ گریہ۔ کبک۔ چکور۔ غوکاں۔ مینڈکیں۔ بہائم۔ چوپائے مروت۔ آدمیت۔ دوش۔ یعنی آخری رات۔ طاقت و ہوش۔ اے ببرد۔ مگر۔ شاید۔ بانگ۔ آواز۔ تسبیح سبحان اللہ سبحان اللہ

پڑھنا۔ حکایت (۲۶) اس حکایت کا مقصد بھی وہی ہے جو حکایت ۲۵ کا ہے۔ ۱۲

بودند ہمدم وہمقدم وقتہا زمزمۂ[۱] بکردندے وبیتے محققانہ برگفتندے وعارفے در سبیل منکر حالِ درویشاں بود وبیخبر از دردِ ایشاں تا برسیدیم بنخیلِ بنی ہلال کودکِ سیاہ از حیِّ عرب بدر آمد وآوازے برآورد کہ مرغ از ہوا در آورد شترِ عابد را دیدم کہ برقص اندر آمد وعابد را بینداخت وراہِ بیاباں گرفت وبرفت گفتم اے شیخ در حیوانے اثر کرد وترا ہمچناں تفاوت نمی کند

نظم

دانی چہ گفت مرا آن بلبلِ سحری	تو خود چہ آدمی کز عشق بیخبری
اشتر بشعرِ عرب درحالتست وطرب	گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری

شعر

وَعِندَ[۲] ہُبُوبِ النَّاشِرَاتِ عَلَی الْحِمٰی	تَمِیلُ غُصُونُ الْبَانِ لَا الْحَجَرُ الصَّلَدُ

مثنوی

بذکرش ہر چہ بینی در خروش ست	ولے داند دریں معنی کہ گوش ست
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست	کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبانیست

حکایت[۳] (۲۷) یکے را از ملوک مدتِ عمر سپری شد وقائم مقامے نداشت

---

۱ زمزمہ. گنگنانا. عارف. یعنی شریعت کو جاننے والا اور طریقت سے بے خبر. بنخیل بنی ہلال. عرب میں ایک جگہ کا نام ہے. کودک. نابالغ بچہ. سیاہ عموماً کالوں کی آواز اچھی ہوتی ہے. حیّ. قبیلہ. رقص. ناچ. تفاوت. تغیر. چہ آدمی. یعنی تو بھی کیا آدمی ہے. حالت. حال کھیلنا طرب. مستی. ذوق. یعنی گانیکا چسکہ. کژ طبع. کج طبیعت نادان. ۲ وعند الخ سبزہ زار میں تیز ہواؤں کے چلنے کے وقت بان کی شاخیں جھومتی ہیں نہ کہ سخت پتھر. بذکرش. یعنی خدا کی یاد میں. ولے. لیکن. نہ بلبل. یعنی نہ فقط بلبل. حکایت ۳ (۲۷) اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ فقیر کو دنیاوی دولت کی طرف متوجہ ہونا چاہیے دنیا سے کبھی سیری نہیں ہوتی اور نہ مال و دولت سے حقیقی سکون میسر آتا ہے. سپری شد. ختم شد. ۱۲

وصیتؔ[1] کرد کہ بامداداں نخستیں کسے کہ از شہر در آید تاجِ شاہی بر سرِ وے نہند و تفویضِ مملکت بوے کنند اتفاقاً اوّل کسے کہ در آمد گدائے بود ہمہ عمر او لقمہ اندوختہ و رقعہ بر رقعہ دوختہ ارکانِ دولت و اعیانِ حضرت وصیّتِ ملک بجا آوردند و تسلیمِ مفاتیح قلاع و خزائن[2] بدو کردند و مدّتے ملک راند تا بعضے امرائے دولت گردن از اطاعتِ او بپیچانیدند و ملوک از ہر طرف بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند فی الجملہ سپاہ و رعیّت بہم بر آمدند و برخے طرفِ بلاد از قبضۂ تصرّفِ او بدر رفت درویش ازیں واقعہ خستہ خاطر می بود تا یکے از دوستانِ قدیمش کہ در حالتِ درویشی قرینِ او بود از سفر باز آمد و در چناں مرتبہ دیدش گفت منّت خدائے را عزّ و جل کہ بختِ بلندت یاوری کرد و اقبال و دولت رہبری تا گلت از خار و خارت از پا بر آمد اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا[3]

شعر

شگوفہ گاہ شگفتہ ست و گاہ خوشیدہ | درخت وقت برہنہ ست و وقت پوشیدہ

گفت اے عزیز تعزیتم گوی کہ جائے تہنیت نیست آنگہ کہ تو دیدی غمِ نانے داشتم و امروز غمِ جہانے۔

[1] وصیت۔ فوت کے وقت کی باتیں۔ بامداداں صبح کا وقت۔ نخستیں۔ ابتدا۔ تفویض۔ سپرد کرنا مملکت۔ حکومت۔ لقمہ اندوختہ۔ یعنی ایک ایک لقمہ بھیک مانگ کر جمع کرتا تھا۔ رقعہ۔ پیوند۔ اعیان۔ بڑے لوگ حضرت۔ دربار۔ مفاتیح۔ مفتاح کی جمع۔ چابی۔ قلاع۔ قلعہ کی جمع [2] خزائن۔ خزینہ کی جمع۔ خزانہ بدو۔ باو۔ قاعدہ ہے کہ جب با۔ این۔ آن۔ او۔ پر داخل کرتے ہیں تو الف کو دال سے بدل دیتے ہیں منازعت۔ لڑائی جھگڑا۔ مقاومت۔ مقابلہ۔ بہم بر آمدند۔ ناراض ہوگئے برخے کچھ۔ بلاد۔ بلد کی جمع شہر۔ قرین۔ ساتھی۔ گلت از خار بر آمد۔ تیرا پھول کانٹے سے نکل گیا۔ یعنی تو مصیبت سے چھوٹ گیا۔ یاوری۔ مدد۔ [3] اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ بیشک ہر مصیبت کے ساتھ راحت ہے شگوفہ۔ کلی۔ خوشیدہ۔ خشک۔ تعزیت۔ پرسا دینا۔ تہنیت۔ مبارکبادی۔

مثنوی

اگر دنیا نباشد دردمندیم | وگر باشد بمهرش پائے بندیم
بلائے زین جہاں آشوب تر نیست | کہ رنجِ خاطر ست ار ہست ور نیست

قطعہ

مطلب گر توانگری خواہی | جز قناعت کہ دولت است ہنی
گر غنی زر بدامن افشاند | تا نظر در ثوابِ او نہ کنی
کز بزرگاں شنیدہ ام بسیار | صبرِ درویش بہ کہ بذلِ غنی

فرد

اگر بریاں کند بہرام گورے | نہ چوں پائے ملخ باشد زمورے

حکایت (۲۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر روز بخدمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمدے گفت یا ابا ہریرہ زُرنی غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا یعنی ہر روز میا تا محبت زیادہ شود صاحبدلے را گفتند بدیں خوبی کہ آفتاب ست نشنیدہ ایم کہ کسے اورا دوست گرفتہ است و عشق آوردہ گفت از برائے آنکہ ہر روز می توانش دید مگر در زمستاں کہ محجوب ست و محبوب

لہ مہر. محبت. جہاں آشوب. دنیا کو پریشان کرنیوالا. آر. اگر. مطلب. نہ چاہ. قناعت. تھوڑے پر صبر کرنا. ہنی. خوشگوار. غنی. مالدار. تا. ہرگز. کہ. یعنی از. بذلِ غنی. مالدار کا خرچ کرنا. لہ بہرام عراق کا مشہور بادشاہ جس کو گورخر کے شکار کا بہت شوق تھا. گور. گورخر. ملخ. ٹڈی. مور. چیونٹی. حکایت (۲۸). لہ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویشوں کو کثرت ملاقات سے پرہیز کرنا چاہیئے. ابوہریرہ. آنحضورؐ کے مشہور صحابی آپ کا نام عبدالرحمان ہے چونکہ ہریرہ. بلی کے بچے کو کہتے ہیں اور ان کو بلی کا بچہ پالنے کا شوق تھا اس لئے یہ لقب پڑ گیا تھا. زرنی غبا الخ. کبھی کبھی ملا کرو محبت بڑھیگی. محجوب. پردہ پوش. ۱۲

شعر

بدید ار مردم شدن عیب نیست | ولیکن نہ چندانکہ گویند بس
اگر خویشتن را ملامت کنی | ملامت نباید شنیدن ز کس

حکایت (۲۹) یکے از بزرگاں بادے مخالف در شکم پیچیدن گرفت و طاقت ضبطِ آں نداشت پس بے اختیار از وے صادر شد گفت اے درویشاں مرا در نیچہ کردم اختیارے نبود و بزہٖ وے بر من ننوشتند و راحتے بدرونِ من رسید شما نیز بکرم معذور دارید۔

شعر

شکم زندانِ باد ست اے خردمند | ندارد ہیچ عاقل باد در بند
چو باد اندر شکم پیچد فرو ہل | کہ باد اندر شکم بار یست بر دل

شعر

حریفِ گرانجانِ ناسازگار | چو خواہد شدن دست پیشش مدار

حکایت (۳۰) از صحبتِ یارانِ دمشقم ملالتے پدید آمدہ بود سر در بیابانِ قدس نہادم و با حیوانات اُنس گرفتم تا وقتے کہ اسیرِ قیدِ فرنگ شدم در خندقِ طرابلس با جہودانم بکارِ گل داشتند یکے از رؤسائے

حکایت (۲۹) ۱ؔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو کسی دوسرے کی ایسی حرکت پر مذاق نہ اڑانا چاہیے جو خود اُن سے سرزد ہونی ضروری ہے اور اضطراری حرکت معافی کے قابل ہوتی ہے۔ بادِ مخالف۔ گوز۔ صادر شد۔ خارج ہوگیا۔ بزہ۔ اوّل اور دوم کا زبر۔ گناہ۔ نہ نوشتند۔ فرشتوں نے نہیں لکھا۔ فروہل۔ چھوڑدے۔ حریف۔ مدمقابل۔ گرانجان۔ جس کا طبیعت پر بوجھ ہو۔ ناسازگار۔ ناموافق۔ دست پیشش مدار۔ یعنی اس کو نہ روک۔ حکایت (۳۰) ۲ؔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویش کو خانگی رنجشوں پر صبر سے کام لینا چاہیے۔ دمشق۔ ملک شام کا مشہور شہر ہے۔ ملال۔ رنج۔ قدس۔ بیت المقدس کے اطراف۔ فرنگ۔ غالباً فرانس سے بنا ہے۔ تمام یورپ کے عیسائیوں پر فرنگی کا اطلاق ہوتا ہے۔ طرابلس۔ یہاں مراد شام کا مشہور شہر ہے۔ جہودان۔ یعنی عیسائی کفار۔ کارِ گل۔ مٹی اٹھانے کا کام

حلبؔ کہ سابقہ معرفتے درمیانِ ما بود گذر کرد و بشناخت گفت اینچہ حالتست کہ موجبِ ملالتست گفتم چگویم۔

قطعہ

همیگریختم از مرداں بکوہ و بدشت | کہ از خدای نبودم بدیگرے پرداخت
قیاس کن کہ چہ حالم بود دریں ساعت | کہ در طویلۂ نامردم بباید ساخت

فرد

پائے در زنجیر پیشِ دوستاں | بہ کہ با بیگانگاں در بوستاں

۱۰ برحالتِ من رحمت آورد و بدہ دینار از قیدِ فرنگم باز خرید و باخویشتن بحلب برد دخترے داشت بنکاح من درآورد بکابینِ صد دینار چوں مدتے برآمد بدخوئی و ستیزہ روئی آغاز کرد و زباں درازی کردن گرفت وعیشِ مرا منغص میکرد

شعر

زنِ بد در سرائے مردِ نکو | ہم دریں عالم ست دوزخِ او
زینہار از قرینِ بد زینہار | وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ

بارے زبانِ تعنت دراز کردہ ہمیگفت تو آں نیستی کہ پدرم ترا از قیدِ فرنگ بدہ دینار باز خرید گفتم بلے من آنم کہ بدہ دینار از قیدِ

۱؎ حلب۔ شام کا مشہور شہر جس کے آئینے مشہور تھے۔ ملالت۔ تکلیف۔ کوہ۔ پہاڑ۔ دشت۔ جنگل پرداخت۔ مشغول۔ طویلہ۔ اصطبل۔ بباید ساخت۔ موافقت کرنی پڑے۔

۲؎ بدخوئی۔ کج خلقی ستیزہ روئی۔ جنگجوئی۔ منغص۔ مکدر۔ سرائے مردِ نکو۔ نیک آدمی کا گھر۔ زینہار در زینہار۔ پناہ۔ الحذر۔ وَقِنَا الخ۔ خدا ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ بارے یک مرتبہ۔ تعنت۔ سرکشی۔

۴ بدست تو گرفتار کرد۔ یعنی مجھ میں اتنی سکت نہیں کہ تیرا مہر سو درہم ادا کر کے طلاق دے سکوں۔ گوسفند۔ بکری۔ گرگ۔ بھیڑیا۔ کارد بر حلقش بمالید۔ اس کے گلے پر چھری چلا دی۔ رواں۔ بالفتح جان۔ چنگال۔ پنجہ۔ عاقبت خود گرگ بودی۔ انجام کار تو خود بھیڑیا ثابت ہوا۔

فرنگم باز خرید و بصد دینار بدستِ تو گرفتار کرد۔

اشعار

شنیدم گوسپندے را بزرگے ۔۔۔ رہانید از دہان و دستِ گرگے
شبانگہ کارد بر حلقش بمالید ۔۔۔ روانِ گوسفند از وے بنالید
کہ از چنگالِ گرگم در ربودی ۔۔۔ چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

حکایت (۳۱) ۵ یکے از پادشاہاں عابدے را پرسید کہ عیال داشت اوقات عزیزت چوں میگذرد گفت ہمہ شب در مناجات و سحر در دعائے حاجات و ہمہ روز در بندِ اخراجات ملک را مضمونِ اشارتِ عابد معلوم گشت فرمود تا وجہِ کفافِ او معین دارند تا بارِ عیال از دلِ او برخیزد

مثنوی

اے گرفتار پائے بندِ عیال ۔۔۔ دگر آزادگی مبند خیال
غم فرزند و نان و جامہ و قوت ۔۔۔ بازت آرد ز سیر در ملکوت
ہمہ روز اتفاق میسازم ۔۔۔ کہ بشب با خدای پردازم
شب چو عقدِ نماز بر بندم ۔۔۔ چہ خورد بامداد فرزندم

حکایت (۳۲) ۶ یکے از متعبداں در بیشہ زندگانی کردے و برگِ درختاں

۱۰

حکایت (۳۱) ۵ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ فقرا کو حتی الامکان خانہ داری سے بچنا چاہیے۔ اس سے معنوی کمال میں فرق پڑتا ہے۔ عابد۔ عبادت گزار۔ عیال۔ وہ لوگ جن کے اخراجات برداشت کرنے پڑیں۔ مناجات۔ سرگوشی۔ بند اخراجات۔ اخراجات کا فکر۔ مضمون اشارت۔ اشارہ کا مطلب۔ کفاف۔ وہ مال جو ضروریات کے لئے کافی ہو۔ دگر۔ پھر۔ ملکوت۔ یعنی عالم بالا۔ اتفاق می سازم۔ پختہ ارادہ کرتا ہوں۔ شب چو عقد نماز بر بندم۔ رات کو جب نماز کی نیت باندھتا ہوں۔ اس کی جزا محذوف ہے یعنی۔ ایں خطرہ بخاطر میگذرد۔ مصرع ثانی اس جزا کا بیان ہے

حکایت (۳۲) ۶ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویشوں کو زر اور زر پرستوں سے احتراز چاہیے۔ ورنہ دنیا اور آخرت کی رسوائی اٹھانی پڑتی ہے۔ متعبد۔ بتکلف عبادت گذار۔ بیشہ۔ بن۔

سلہ بحکم زیارت۔ بنابر ملاقات۔ فراغ۔ یکسوئی۔ انفاس۔ سانس۔ اقتدار۔ پیروی۔ وقت عزیزان۔ آنجناب کا وقت۔ اغیار۔ غیر لوگ۔ بستانسرائے۔ وہ محل جو باغ میں ہو۔ رواں آسای۔ روح کے لئے باعث سکون۔ ۲ھ گل سرخ۔ گلاب کا

خورے پادشاہے بحکم زیارت نزدیک دے رفت گفت اگر مصلحت بینی بشہر از برائے تو مقامے بسازم کہ فراغ عبادت ازیں بہ دست دہد و دیگراں ہم ببرکات انفاس شما مستفید گردند و بمصالح اعمال شما اقتدا کنند زاہد را ایں سخن قبول نیامد روی برتافت یکے وزیراں گفتش پاس خاطر ملک را روا باشد کہ دو سہ روزے بشہر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر صفائے وقت عزیزاں را از صحبت اغیار کدورتے باشد اختیار باقیست آوردہ اند کہ عابد بشہر در آمد و بستانسرائے خاص ملک بدو پرداختند مقامے دلکشای رواں آسای چوں بہشت۔

مثنوی

گل سرخش چو عارض خوباں	سنبلش ہمچو زلف محبوباں
ہمچناں از نہیب برد عجوز	شیر ناخوردہ طفل دایہ ہنوز

شعر

وَاَفَانِیْنُ عَلَیْھَا جُلَّنَارٌ	عُلِّقَتْ بِالشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارٌ

ملک در حال کنیزکے ماہر وپیش او فرستاد کہ وصفش اینست شعر

ازیں مہ پارۂ عابد فریبے	ملائیک صورتے طاؤس زیبے

پھول۔ عارض۔ رخسار۔ خوباں حسین۔ سنبل۔ بالچھڑ۔ نہیب۔ لوٹ مار۔ برد۔ ٹھنڈک۔ عجوز۔ جاڑے کے چلے میں ایک ہفتہ جو سخت جاڑے کا آتا ہے۔ اس کو ایام عجوز کہا جاتا ہے۔ ہمچناں الخ یعنی اس باغیچہ کا گلاب و سنبل باوجود ایام عجوز کی سردی کے (جو کہ خزاں کا موسم ہے) ویسا ہی تھا جیسا کہ موسم بہار میں اُن کی نزاکت اُس نرم نازک بچہ کی طرح تھی جس نے ابھی دایہ کا دودھ بھی نہ پیا ہو سلہ وَاَفَانِیْنُ الخ۔ درختوں کی وہ شاخیں۔ جن پر گل انار لگا ہوا ہے۔ ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے کہ سبز درخت پر آگ لٹکا دی گئی ہو۔ گل انار کو آگ سے تشبیہ دی گئی ہے ماہر و کی۔ چاند جیسے مکھڑے والی۔

ازیں مہ پارہ الخ۔ اس چاند کے ٹکڑے سے زاہد بھی۔ فریب میں مبتلا ہو جائے۔ فرشتہ صورت۔ مور جیسی زینت والی۔

که بعدّ از دیدنش صورت نه بندد	وجودِ پارسایاں را شکیبے

ہمچناں در عقبش غلامے بدیع الجمال لطیف الاعتدال ۔

قطعه

ہلکَ النّاسُ حولَهٗ عطشاً	وَہُوَ ساقٍ یَرٰی وَ لَا یَسقِیْ
دیده از دیدنش نگشتے سیر	ہمچناں کز فرات مُستَسقِیْ

۱۰

عابد از طعامہائے لذیذ خوردن گرفت و کسوتہائے لطیف پوشیدن و از فواکہ و مشموم و حلاوت تمتع یافتن و در جمالِ غلام و کنیزک نظر کردن که خردمنداں گفته اند زلفِ خوباں زنجیرِ پائے عقل ست و دامِ مرغِ زیرک

بیت

در سرِ کارِ تو کردم دل و دین با ہمه دانش	مرغِ زیرک بحقیقت منم امروز و تو دامے

فی الجمله دولتِ وقتِ مجموعش بزوال آمد چنانکه گفته اند

قطعه

ہر که ہست از فقیه و پیر و مرید	و ز زباں آوراںِ پاک نفس
چوں به دنیائے دُوں فرود آمد	بعسل در بماند ہمچو مگس

بارِ دیگر ملک بدیدنِ او رغبت کرد عابد را دید از ہیأتِ نخستین بگردیده

لہ اُس کے دیکھنے کے بعد متقیوں سے بھی صبر کی کوئی صورت نہیں بن پڑتی ۔ بدیع الجمال ۔ نادر حسن والا ۔ لطیف الاعتدال مناسب اعضاء والا ۔
ہلکَ النّاس الخ ۔ دنیا اس کے اردگرد پیاسی مر رہی ہے ۔ وہ ایسا ساقی ہے جو دیکھ رہا ہے اور کسیکو نہیں پلاتا ۔ فرات کوفہ کا مشہور نہر ۔ مستسقی ۔ وہ شخص جسکو استسقاء کی بیماری ہو ۔ جو پانی پینے سے کبھی سیراب نہیں ہوتا ۔ کسوت ۔ لباس ۔ لطیف ۔ پاکیزہ ۔ فواکہ ۔ فاکہۃ کی جمع ۔ پھل ۔ مشموم ۔ خوشبو ۔ حلاوات ۔ حلوے ۔
دام ۔ جال ۔ مرغ زیرک ۔ چالاک پرند ۔ سلہ سرکار ۔ خواہش ۔ دانش ۔ سمجھ ۔ وقت مجموع ۔ حالت اطمینان قلبی ۔ جو عبادت و ریاضت سے حاصل تھی ۔ زباں آوراں ۔ اہل سخن ۔ پاک نفس ۔ پاک کلام ۔ آمدن ۔ گرنا ۔ عسل ۔ شہد ۔ ہیئت نخستین ۔ پہلی حالت ۔ ۱۲

وسرخ وسفید برآمده وفربه شده وزیر بالشِ دیبا تکیه زده وغلام پری پیکر
بمروحهٔ طاوسی بربالائے سر ایستاده برسلامتِ حالش شادمانی کرد
واز ہر درے سخن گفتند تا ملک بانجامِ سخن گفت چنانکه من ایں
ہر دو طائفه را دوست میدارم کس ندارد یکے علماء ودیگر زہاد وزیر
فیلسوف جہاندیده حاذق کار آزموده گفت اے خداوند روئے زمیں
شرطِ دوستی آنست که باہر دو طائفه نکوئی کنی علمار را زر بده تا دیگر بخوانند
وزاہداں را چیزے مده تا زاہد بمانند قطعه

خاتونِ خوبصورت وپاکیزه روئے را | نقش ونگار وخاتمِ فیروزه گو مباش
درویشِ نیک سیرت وفرخنده روئے را | نانِ رباط ولقمهٔ دریوزه گو مباش

فرد

تا مرا ہست دیگرم باید | گر نخوانند زاہدم شاید

فرد

نه زاہد را درم باید نه دینار | چو بستد زاہدے دیگر بدست آر

قطعه

آں را که سیرتِ خوش وسرّیست باخدای | بے نانِ وقف ولقمهٔ دریوزه زاہد ست

بالش. تکیه. تکیه زدن ٹیک لگانا. پری پیکر. پری جیسے جسم والا. مروحۂ طاوسی. مور کے پروں کا بنا ہوا پنکھا. زہاد. زاہد کی جمع. پاکدامن. فیلسوف. دانا. حاذق ماہر. تا دیگر بخوانند یعنی پڑھنے لکھنے کا کمال حاصل کریں. گو مباش. کہد و کہ نہو. یعنی کوئی ضرورت نہیں. فرخنده مبارک. رباط. مسافر خانہ. دریوزه. بھیک. تا مرا ہست الخ یعنی جب تک میرے اندر "اور چاہئے" کا مضمون باقی ہے. تو میں اس قابل ہوں کہ مجھے درویش نہ کہیں. چو بستد الخ. یعنی اگر کوئی زاہد وصول کرنے لگے تو وہ حقیقتاً زاہد نہیں ہے. کسی دوسرے زاہد کی تلاش کرو.
سرّیست باخدا. خدا کے ساتھ راز ونیاز ہے. وقف. خیرات. دریوزه. بھیک. ۱۲

انگشتِ خوبروی و بناگوشِ دلفریب | بے گوشوار و خاتمِ فیروزہ شاہدست

حکایت[۴۳] مطابقِ ایں سخن ہمچنیں پادشاہے را مہمے پیش آمد گفت اگر انجامِ ایں حالت بمرادِ من برآید چندیں درم دہم زاہداں را چوں حاجتش برآمد و تشویشِ خاطرش برفت وفائے نذرش بوجودِ شرط لازم آمد یکے را از بندگانِ خاص کیسۂ درم داد تا بزاہداں صرف کند گویند غلامے عاقل و ہشیار بود ہمہ روز بگردید و شبانگہ باز آمد و درمہا را بوسہ داد و پیشِ ملک نہاد و گفت زاہداں را چنداں کہ طلب کردم نیافتم گفت ایں چہ حکایت ست انچہ من دانم دریں ملک چہار صد زاہد ست گفت اے خداوندِ جہاں آنکہ زاہد ست نمی ستاند و آنکہ می ستاند زاہد نیست ملک بخندید و ندیماں را گفت چنداں کہ مرا در حقِ درویشاں و خداپرستاں ارادت ست و اقرار ایں شوخ دیدہ را عداوت ست و انکار و حق بجانبِ اوست ۔

شعر

زاہد کہ درم گرفت و دینار | زاہد تر از و یکے بدست آر

حکایت[۴۴] یکے از علمائے راسخ را پرسیدند چہ گوئی در نانِ وقف

حکایت[۴۳] لہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو مال و زر قبول کرنے سے احتراز چاہیے۔ مہم۔ دشوار کام۔ تشویش۔ پریشانی۔ نذر۔ منت۔ کیسہ۔ تھیلی۔ درمہا را بوسہ داد۔ چونکہ درہم پر بادشاہ کا نام کندہ تھا اس لئے ان کو چوما۔ ایں چہ حکایت است۔ یہ کیا قصہ ہے۔ ندیماں۔ ندیم کی جمع۔ مصاحب۔ شوخ دیدہ۔ بے حیا۔ زاہد تراز و الخ۔ یعنی حقیقی زاہد کو تلاش کرو۔ حکایت[۴۴] لہ اس حکایت کا منشار یہ ہے کہ درویشوں کا فرض ہے کہ خیرات کا روپیہ پیسہ بقدر ضرورت حاصل کریں۔ راسخ۔ کامل۔ نانِ وقف۔ خیراتی روٹی۔

۱۲

گفت اگر نان از بہرِ جمعیتِ[۱] خاطر می ستانند حلال ست و اگر جمع از بہرِ نان می نشینند حرام۔ بیت

نان از برائے کنجِ عبادت گرفتہ اند | صاحبدلاں نہ کنجِ عبادت برائے نان

حکایت(۳۵) درویشے بمقامے درآمد کہ صاحبِ آں بُقعہ کریم النفس بود طائفہ اہلِ فضل در صحبتِ او ہر یکے بذلہ و لطیفہ ہمی گفتند و درویش راہِ بیاباں قطع کردہ بود و ماندہ شدہ و چیزے نخوردہ یکے ازاں میاں بطریقِ ظرافت گفت ترا ہم چیزے باید گفت مرا چوں دیگراں فضل و ادبے نیست و چیزے نخواندہ ام بیک بیت از من قناعت کنید ہمگناں برغبت گفتند بگو گفت شعر

من گرسنہ در برابرِ سُفرۂ ناں | ہمچو عزبم بردرِ حمّامِ زناں

یاراں نہایتِ عجزِ او بدانستند و سُفرہ پیشِ او آوردند صاحبِ دعوت گفت اے یار زمانے توقف کن کہ پرستارانم کوفتہ بریاں ہمی سازند درویش سر برآورد و بخندید و گفت شعر

کوفتہ بر سُفرۂ من گو مباش | کوفتہ را نانِ تہی کوفتہ است

حکایت(۳۶)[۲] مریدے گفت پیر را چہ کنم کز خلائق برنج اندرم از بس کہ

۱ جمعیتِ خاطر۔ سکونِ قلبی۔ کنج۔ گوشہ۔ حکایت(۳۵) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو کھانے پینے میں سادگی اختیار کرنی چاہیئے۔ صاحب۔ مالک۔ بقعہ۔ سرزمین۔ کریم النفس۔ شریف۔ بذلہ۔ عمدہ کلام۔ لطیفہ۔ پر لطف بات۔ ظرافت۔ خوش طبعی۔ چیزے باید گفت۔ آپ بھی کچھ فرمائیں۔ قناعت۔ صبر۔ گرسنہ۔ بھوکا۔ سُفرہ۔ دسترخوان۔ عزب۔ بے بیوی۔ توقف کن۔ ٹھہر جاؤ۔ پرستار۔ نوکر۔ گو مباش۔ کہہ دو نہ ہو یعنی کوئی ضرورت نہیں کوفتہ۔ تھکا ماندہ۔ نانِ تہی۔ خالی روٹی۔ حکایت(۳۶) ۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ سوال کرنا بری بات ہے۔ درویشوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ برنج اندرم۔ میں تکلیف میں ہوں۔ از بس۔ اس لئے۔ ۱۲

له تردّد۔ آمد ورفت۔ تشویش۔ پریشانی۔ دام۔ قرض۔ نگردند۔ غریب قرض کے تقاضہ کے خوف سے اور مالدار سوال کے ڈر سے پھر نہ آئے گا۔ دزِ چین۔ ملک چین کا مشہور قلعہ ہے۔ جس کو مستقر الشیاطین بھی کہتے ہیں۔ اور مشرق میں اس پر دنیا کی آبادی ختم ہو جاتی ہے۔

بزیارتِ من ہمی آیند و اوقاتِ مرا از تردّدِ[له] ایشان تشویش می باشد گفت ہرچہ درویشانند مر ایشاں را وامے بدہ وانچہ توانگرانند از ایشاں چیزے بخواہ کہ یکے گردِ تو نگردند بیت

گر گدا پیشرو لشکرِ اسلام بود | کافر از بیم توقّع برود تا درِ چین

حکایت[۳۷] فقیہے[که] پدر را گفت ہیچ ازیں سخنانِ دلاویز رنگینِ متکلماں در من اثر نمیکند بحکمِ آنکہ نمی بینم مر ایشاں را کردارے موافقِ گفتار

مثنوی

ترکِ دنیا بمردم آموزند | خویشتن سیم و غلّہ اندوزند

عالمے را کہ گفت باشد و بس | ہرچہ گوید نگیرد اندر کس

عالم آں کس بود کہ بد نکند | نہ بگوید بخلق و خود نہ کند

آیت[که] اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ ۔

بیت

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند | او خویشتن گم ست کرا رہبری کند

پدر گفت اے پسر بمجرّد ایں خیالِ باطل نشاید روی از تربیتِ ناصحاں بگردانیدن و علمارا بضلالت منسوب کردن و در طلبِ عالمِ معصوم از

حکایت (۳۷) کہ اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ درویشوں کو، عالموں کی شان میں کسی طرح کی گستاخی نہ کرنی چاہیے۔ اور ان کی برائیوں سے قطع نظر کرکے اُن کی بھلائیوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ فقیہ۔ دین کی سمجھ رکھنے والا۔ متکلمان۔ واعظین۔ کردار۔ عمل۔ گفتار۔ قول۔ ترکِ دنیا الخ۔ دوسروں کو دنیا داری چھوڑنے کا وعظ سناتے ہیں۔ گفت۔ گفتگو۔ عالمے را یعنی جو عالم اپنے کہے پر خود عامل نہ ہو۔ نگیرد اندر کس۔ کسی کے دل میں نہیں بیٹھتی۔ که اتأمرون الخ۔ آیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھلائے بیٹھے ہو۔ کامرانی۔ مقصد براری۔ او خویشتن گم است۔ یعنی وہ خود بھٹکا ہوا ہے۔ دوسروں کو کیا راستہ دکھائے گا۔ نشاید۔ مناسب نہیں۔ ضلالت۔ گمراہی۔ معصوم۔ بے گناہ۔

فوائدِ علم محروم ماندن ہمچو نابینائے کہ شبے در وَحَل افتادہ بود وی گفت آخر اے مسلماناں چراغے فرا راہِ من دارید زنے فارحہ بشنید و گفت تو کہ چراغ نمی بینی بچراغ چہ بینی ہمچنیں مجلسِ وعظ چوں کلبۂ بزاز ست آنجا تا نقدے ندہی بضاعتے نستانی واینجا تا ارادتے نیاوری سعادتے نبری

قطعہ

گفت عالم بگوشِ جاں بشنو ۔ ور نماند بہ گفتنش کردار
باطل ست آنچہ مدعی گوید ۔ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
مرد باید کہ گیرد اندر گوش ۔ ور نبشت ست پند بر دیوار

قطعہ

صاحبدلے بمدرسہ آمد ز خانقاہ ۔ بشکست عہدِ صحبتِ اہلِ طریق را
گفتم میانِ عالم و عابد چہ فرق بود ۔ تا کردی اختیار ازاں ایں فریق را
گفت او گلیم خویش بدر میبرد ز موج ۔ ویں جہد میکند کہ بگیرد غریق را

حکایت (۳۸) یکے بر سرِ راہے خفتہ بود و زمامِ اختیار از دست رفتہ عابدے بر وے گذر کرد و دراں حالتِ مستقبح او نظر کرد جواں از خوابِ مستی سر بر آورد و گفت وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا

لہ وحل۔ کیچڑ۔ فرا راہِ من۔ میرے راستے کے آگے۔ فارحہ۔ خوش طبع۔ کلبہ۔ کوٹھری۔ دوکان۔ بزاز۔ کپڑا فروش۔ بضاعت سامان۔ ارادت۔ اچھا اعتقاد۔ سعادت۔ نیک بختی لہ گفت۔ گفتگو۔ ور نماند الخ۔ یعنی اگرچہ اس کا عمل اس کے قول کے مانند نہو۔ مدعی۔ غلط دعوی کرنیوالا۔ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ غلط ہے بسا اوقات برا بھلائی کا سبب بنجاتا ہے۔ نبشت۔ لکھنا۔ مدرسہ۔ جہاں شریعت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ خانقاہ۔ جہاں تصوف کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اہلِ طریق۔ صوفیاء۔ گفت الخ۔ یعنی صوفی صرف اپنی کملی کو بچاتا ہے اور عالم ڈوبوں کو پار لگاتا ہے یعنی عابد کی عبادت کا صرف اس کی ذات کو فائدہ ہے۔ اور عالم کے علم سے دوسرے بھی مستفید ہوتے ہیں۔ حکایت (۳۸) لہ اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ گنہگاروں کو دیکھ کر درویش ترس کھائیں۔ ان کی پردہ پوشی کریں اور اپنی نیکی کو فضل خداوندی سمجھتے ہوئے اس پر گھمنڈ نہ کریں۔ خفتہ بود۔ یعنی اونگھ رہا تھا۔ زمام۔ باگ۔ از دست رفتہ۔ یعنی بے قابو تھا۔ مستقبح۔ بری۔ خوابِ مستی۔ نشیلی نیند۔ واذا الخ۔ جب وہ بیہودگی کے پاس سے گذرتے ہیں تو شریفانہ طور پر گذر جاتے ہیں۔ ۱۲

شعر

اِذَا رَاَیْتَ اَثِیْمًا کُنْ سَاتِرًا وَّحَلِیْمًا | یَا مَنْ یُّقَبِّحُ اَمْرِیْ لِمْ لَا تَمُرُّ کَرِیْمًا

قطعہ

متاب اے پارسا روی از گنہگار | ببخشایندگی در وے نظر کن
اگر من ناجوانمردم بکردار | تو بر من چوں جوانمرداں گذر کن

حکایت (۳۹) طائفۂ رنداں بخلافِ درویشے بدر آمدند و سخنان نامناسب گفتند و بزدند و برنجانیدند شکایت از بیطاقتی پیشِ پیرِ طریقت برد کہ چنیں حالے رفت گفت اے فرزند خرقۂ درویشاں جامۂ رضاست ہر کہ دریں کسوت تحملِ بیمرادی نکند مدعیست نہ درویش و خرقہ بروے حرام ست

فرد

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ | عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز

قطعہ

گر گزندت رسد تحمل کن | کہ بعفو از گناہ پاک شوی
اے برادر چو عاقبت خاک ست | خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی

لہ اِذَا رَاَیْتَ الخ۔ جب تو کبھی گنہگار کو دیکھے تو پردہ پوش اور بردبار بنجا۔ لہ وہ شخص جو میرے نام کو برا سمجھتا ہے تو شریف بنکر کیوں نہیں گذر جاتا۔ متاب۔ یعنی اے پارسا گنہگار کو دیکھکر منہ نہ موڑ۔ بخشایندگی: مہربانی۔ ناجوانمرد۔ بے ہمت

جوانمرد۔ بہادر۔ حکایت (۳۹) لہ اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ درویشوں کو جاہلوں کی ایذارسانی پر صبر کرنا چاہئے۔ رنداں۔ بے شرع لوگ۔ ناسزا۔ نامناسب۔ خرقہ۔ کفنی جامۂ رضا یعنی اس کو پہنکر راضی برضا رہنا چاہئے کسوت۔ لباس۔ تحمل برداشت۔ بیمرادی۔ ناکامی۔ مدعی۔ یعنی جھوٹا دعوی کرنے والا۔ لہ دریائے فراواں۔ جسمیں بہت زیادہ پانی ہو۔ تیرہ۔ گدلا۔ تنک آبست تھوڑے پانی میں ہے۔ کہ بعفو الخ۔ دوسروں کو معاف کرنے سے تیرے گناہ جھڑیں گے۔ خاک شو۔ یعنی مرکر مٹی میں ملنے سے پہلے ہی مری مٹی کے بنجاؤ۔

حکایت (۲۰) ؎ اس حکایت میں رآیت (جھنڈا) سے مراد وہ سالک ہے جو راہِ سلوک میں محنت شاقہ کرنے کے بعد اپنی ریاضت پر فخر کرتا ہے۔ اور محروم رہجاتا ہے۔ پردہ۔ سے مراد وہ آدمی ہے۔ جو بدون ریاضت و محنت اپنی فروتنی اور انکساری کی بنا پر تجلیات خداوندی کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے غرضیکہ مقصد یہ ہے کہ تکبر اور غرور بری بلا ہے۔ خلاف افتاد۔ اختلاف ہوگیا۔ رکاب۔ شاہی سواری۔ عتاب۔ غصہ۔ خواجہ تاشش۔ دراصل تاشش خواجہ ہے۔ تاش۔ غلام۔ خواجہ۔ آقا۔ بارگاہ۔ دربار۔ گاہ و بیگاہ۔ وقت بے وقت۔ نہ حصار یعنی تونے کبھی لڑائی کو بھی نہیں آزمایا۔ سعی۔ بھاگ دوڑ۔ یاسمن چنبیلی، شاگردان غلام۔ بسفر پائے بند۔ پیر میں سفر کی بیڑی ہے۔ سر بر آستاں دارم۔ چوکھٹ پر سر رگڑتا ہوں۔ سر بر آسماں داشتن۔ تکبر کرنا۔ گردن انداز د۔ سر کے بل گرتا ہے۔

حکایت (۲۱) منظوم

ایں حکایت شنو کہ در بغداد	رایت و پردہ را خلاف افتاد
رایت از گردِ راہ و رنجِ رکاب	گفت با پردہ از طریقِ عتاب
من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم	بندۂ بارگاہِ سلطانیم
من ز خدمت دمے نیا سودم	گاہ و بیگاہ در سفر بودم
تو نہ رنج آزمودۂ نہ حِصار	نہ بیابان و باد و گرد و غبار
قدم من بسعی پیشترست	پس چرا عزتِ تو بیشترست
تو برِ بندگانِ مہ روئی	با کنیزان یاسمن بوئی
من فتادہ بدستِ شاگرداں	بسفر پائے بند و سرگرداں
گفت من سر بر آستاں دارم	نہ چو تو سر بر آسماں دارم
ہر کہ بیہودہ گردن افرازد	خویشتن را بگردن اندازد

حکایت (۲۲) ؎ یکے از صاحبدلاں زور آزمائے را دید بہم بر آمدہ و کف بر دہاں انداختہ گفت ایں را چہ حالتست گفتند فلاں دشنام دادش گفت ایں فرومایہ ہزار من سنگ بر میدارد و طاقت سخنے نمی آرد

قطعہ لافِ سرپنجگی و دعوئے مردی بگذار | عاجزِ نفسِ فرومایہ چہ مردے چہ زنے

حکایت (۲۲) ؎ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ بہادری دراصل نفس پر قابو حاصل کرلینا ہے۔ زور آزما۔ پہلوان۔ بہم برآمدہ۔ غصہ میں بھرا ہوا۔ کف بر دہان انداختہ۔ منہ سے جھاگ نکالے ہوئے۔ نفس زدہ۔ کمینہ نفس۔ لاف۔ جودستائی۔ سرپنجگی۔ پہلوانی۔ مردی۔ مردانگی۔ چہ مردے۔ چہ زنے۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ ۱۲

گرت[۱] از دست برآید دہنے شیریں کن | مردی آں نیست کہ مشتے بزنی بر دہنے

قطعہ

اگر خود بر درد پیشانئے پیل | نہ مرد ست آنکہ در وے مردمی نیست

بنی آدم سرشت از خاک دارند | اگر خاکی نباشد آدمی نیست

حکایت[۲۲] بزرگے را پرسیدم از سیرتِ اخوانِ صفا گفت کمینہ آنکہ مرادِ خاطرِ یاراں بر مصالحِ خویش مقدم دارد حکما گفتہ اند برادر کہ در بندِ خویش ست نہ برادر ست و نہ خویش ست

فرد

ہمراہ اگر شتاب کند در سفر بایست | دل در کسے مبند کہ دل بستۂ تو نیست

فرد

چوں نبود خویش را دیانت و تقوےٰ | قطع رحم بہتر از مودّتِ قربےٰ

یاد دارم کہ یکے مدّعی دریں بیت بر قول من اعتراض کردہ بود و گفتہ کہ حق تعالیٰ در کتابِ مجید از قطعِ رحم نہی کردہ است و بمودّت ذوالقربیٰ فرمودہ و آنچہ تو گفتی مناقض آنست گفتم آیت قرآن وَاِنْ جَاہَدَاکَ عَلیٰٓ اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْہُمَا۔

۱ گرت از دست برآید۔ اگر تیرے ہاتھ سے ہو سکے۔ مردی۔ انسانیت۔ خاکی۔ متواضع۔ حکایت[۲۲] ۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے کے لئے ایثار کرنا درویش کا فرض اولین ہے۔ نیز خدا کے نافرمانوں سے اُنس و محبت کسی طرح مناسب نہیں خواہ وہ قریبی عزیز ہی کیوں نہوں۔ سیرت۔ خصلت۔ اخوانِ صفا۔ فقرائے کامل۔ کمینہ۔ کمتر۔ مرادِ خاطرِ یاراں۔ دوستوں کی دلی تمنا۔ بر مصالحِ خویش۔ یعنی اپنی مصلحتوں پر دوستوں کے مقاصد کو ترجیح دے۔ در بندِ خویش است۔ اپنی فکر میں لگا ہوا ہے۔ نہ خویش است۔ نہ اپنا ہے۔ ہمراہ۔ ساتھی۔ اگر شتاب کند۔ یعنی اگر تیرا ساتھی سفر میں جلدی کرتا ہے تو تو ٹھہر جا۔ دیانت۔ دینداری۔ تقویٰ۔ پرہیزگاری۔ قطع رحم۔ رشتہ داروں سے تعلقات منقطع کرنا۔ مودّت۔ محبت۔ قربیٰ۔ رشتہ دار۔ مناقض۔ برخلاف۔ وان جاہداک الخ یعنی اگر والدین تیرے سر ہوں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک بنائے جن کا تجھے علم بھی نہیں تو تو ان کا کہنا نہ مان۔ ۱۲

لہ بیگانہ از خدا ۔ خدا سے دُور ۔ بیگانہ ۔ غیر ۔ آشنا ۔ خدا شناس ۔ حکایت(۲۳) لہ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویشوں کو بد عادتیں چھوڑ دینا ضروری ہیں ۔ دخترک ۔ یعنی بیچاری لڑکی ۔ کفش دوز ۔ موچی ۔ مردک ۔ یعنی ذلیل مرد ۔ سنگدل ۔

بیت

ہزار خویش کہ بیگانہ[لہ] از خدا باشد | فدائے یک تن بیگانہ کآشنا باشد

حکایت(۲۳) منظوم

پیر مردے لطیف در بغداد | دخترک را بہ کفش دوزے داد

مردکِ سنگدل چناں بگزید | لبِ دختر کہ خون ازو بچکید

بامداداں پدر چناں دیدش | پیشِ داماد رفت و پرسیدش

کاے فرومایہ ایں چہ دندانست | چند خائی لبش نہ انبان ست

بمزاحت نگفتم ایں گفتار | ہزل بگذار و جِد ازو بردار

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست | نرود جز بوقتِ مرگ ازدست

حکایت(۲۴) آوردہ اند کہ فقیہے دخترے داشت بغایت زشت رو بجائے زناں رسیدہ با وجود جہاز و نعمت کسے در مناکحتِ او رغبت نمیکرد

فرد

زشت باشد دبیقی و دیبا | کہ بود بر عروسِ نازیبا

فی الجملہ بحکمِ ضرورت با ضریرے عقدِ نکاحش بستند و آوردہ اند کہ حکیمے دراں تاریخ از سراندیپ آمدہ بود کہ دیدۂ نابینا را روشن ہمیکرد

بے رحم ۔ ایں چہ دندان است ۔ ایسے بھی کیا دانت ۔ انبان ۔ تھیلی ۔ مزاح ۔ مذاق ۔ ہزل ۔ مذاق ۔ جِد ۔ سنجیدہ بات ۔ حکایت(۲۴) لہ اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ درویشوں کو دوسروں کے فائدے کی خاطر اپنا نقصان گوارہ کرنا چاہیئے ۔ فقیہ ۔ دانشمند ۔ زشت رو ۔ بدصورت ۔ بجائے زناں رسیدہ ۔ یعنی جوان ہو گئی ۔ جہاز ۔ جہیز ۔ مناکحت ۔ نکاح کرنا ۔ دبیقی ۔ مصر کے گاؤں ۔ دبیق کا بنا ہوا ریشمین کپڑا ۔ دیبا ۔ زربفت ۔ عروس ۔ دلہن ۔ بحکم ضرورت ۔ مجبوراً ۔ ضریر ۔ نابینا ۔ حکیم ۔ طبیب ۔ سراندیپ ۔ سیلون ۔ شود ۔ شوہر ۔ ۱۲

فقیہ را گفتند چرا داماد خود را علاج نکنی گفت ترسم کہ بینا شود دخترم را طلاق دہد ع شوئے زنِ زشت روئے نابینا بہ

حکایت[۱] پادشاہے بدیدۂ استحقار در طائفۂ درویشاں نظر کرد یکے ازاں میاں بفراست بجای آورد و گفت اے ملک ما دریں دنیا بہ عیش از تو خوشتریم و بہ جیش از تو کمتریم و بمرگ برابریم و بقیامت بہتر انشاء اللہ تعالیٰ۔

مثنوی

اگر کشور کشائے کامران ست | وگر درویش حاجتمند نان ست
دراں ساعت[۲] کہ خواہند ایں و آں مرد | نخواہند از جہاں بیش از کفن برد
چو رخت از مملکت بربست خواہی | گدائی بہترست از پادشاہی

طریقت ظاہرِ درویشی جامۂ ژندہ[۳] ست و موئے سترده و حقیقت آن دل زندہ و نفس مردہ۔

قطعہ

نہ آں کہ بر درِ دعویٰ نشیند از خلقی | وگر خلاف کنندش بجنگ برخیزد
کہ گر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے | نہ عارفست کہ از راہِ سنگ برخیزد

طریقت طریقِ درویشاں ذکرست و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدیں صفتہا کہ گفتم

حکایت (۵۴) [۱] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویش کو اپنی اصلاح کے لئے فقر پر راضی اور باطنی اوصاف کے ساتھ شریعت پر قائم رہنا چاہیئے۔ دیدۂ استحقار۔ ذلت کی نگاہ۔ فراست۔ سمجھداری۔ جیش لشکر۔ کامراں۔ کامیاب۔ [۲] ساعت۔ گھڑی۔ خواہند علامت استقبال ہے بربست خواہی۔ یعنی۔ خواہی بست۔ گدائی بہتر است از بادشاہی۔ حدیث میں آیا ہے غریب امیروں سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ [۳] ژندہ۔ پرانا۔ موئے سترده۔ یعنی سر منڈا ہوا۔ دل زندہ۔ یعنی خدا کی یاد سے.. خلقی۔ کمینہ پن۔ آسیا سنگے۔ چکی کا پتھر۔ ذکر۔ یعنی خدا کی یاد۔ طاعت۔ فرماں برداری۔ ایثار۔ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینا۔ قناعت۔ تھوڑے پر صبر کرنا۔ توکل۔ خدا پر بھروسہ کرنا۔ تسلیم۔ راضی برضا ہونا۔ تحمل۔ برداشت کرنا۔

موصوف ست بحقیقت درویش ست واگر در قبا[1] ست اما ہرزہ گرد بے نماز ہواپرست ہوس باز کہ روزہا بشب آرد در بندِ شہوت وشبہا روز کند در خوابِ غفلت وبخورد ہرچہ درمیان آید وبگوید ہرچہ برزبان آید رندست واگر درعباست

قطعہ

اے درونت برہنہ از تقوٰی | کز برون جامۂ ریا داری
پردۂ ہفت رنگ در بگذار | تو کہ در خانہ بوریا داری

مثنوی

دیدم[2] گلِ تازہ چند دستہ | بر گنبدے از گیاہ بستہ
گفتم چہ بود گیاہِ ناچیز | تا در صفِ گل نشیند او نیز
بگریست گیاہ وگفت خاموش | صحبت نہ کند کرم فراموش
گر نیست جمال ورنگ وبویم | آخر نہ گیاہِ باغِ اویم
من بندۂ حضرتِ کریم | پروردۂ نعمتِ قدیم
گر بے ہنرم وگر ہنرمند | لطف ست امیدم از خداوند
با آنکہ بضاعتے ندارم | سرمایۂ طاعتے ندارم
او چارۂ کارِ بندہ داند | چوں ہیچ وسیلتش نماند

[1] قبا۔ یعنی دنیا داروں کالباس۔ ہرزہ گرد۔ سرگشت کرنیوالا۔ روزہا بشب آرد۔ دن سے رات کرے۔ وشبہا روز کند۔ رات کو دن بناوے۔ درمیان آید۔ ہاتھ لگے۔ عبا۔ یعنی درویشوں کا لباس۔ اے درونت الخ۔ دعوٰی ہے اور مصرع ثانی اس کی دلیل ہے۔ جامۂ ریا۔ ریاکاری کالباس۔ پردۂ ہفت رنگ در الخ۔ یعنی اپنے دروازہ پر ہفت رنگا پردہ ڈال کر اپنے آپ کو مالدار ظاہر کرنے کی کوشش نہ کر۔ جبکہ گھر میں بوریا بھی نہیں ہے۔

[2] دیدم گل تازہ الخ۔ یعنی ایک گنبد پر چند گلدستے گھاس سے بندھے ہوئے رکھے دیکھے۔ گیاہ۔ سبز گھاس۔ صحبت نکند کرم فراموش۔ شریف انسان دوستی نہیں بھلاتا۔ من بندہ الخ۔ یعنی میں خداوند کریم کی بارگاہ کا غلام ہوں۔ لطف است امیدم۔ مجھے مہربانی کی امید ہے۔ چارۂ کار۔ تدبیر۔

رحمست کہ مالکانِ[۱] تحریر | آزاد کنند بندۂ پیر
اے بارِ خدای عالم آرای | بر سعدیٔ پیرِ خود ببخشای
سعدی رہِ کعبۂ رضا گیر | اے مردِ خدا رہِ خدا گیر
بدبخت کسیکہ سر بتابد | زین در کہ درِ دگر نیابد

حکایت[۲۰] حکیمے را پرسیدند از سخاوت و شجاعت کہ کدام بہتر ست گفت آں کس را کہ سخاوت ست بشجاعت حاجت نیست

فرد

بنشت ست بر گورِ بہرام گور | کہ دستِ کرم بہ کہ بازوئے زور

قطعہ

نماند حاتم طائی ولیک تا بابد | بماند نامِ بلندش بہ نیکوئی مشہور
زکوٰۃِ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را | چو باغباں بزند بیشتر دہد انگور

باب سوم در فضیلتِ قناعت

حکایت[۱] خواہندۂ مغربی در صفِ بزّازانِ حلب میگفت اے خداوندانِ نعمت اگر شما را انصاف بودے و ما را قناعت رسم

[۱] مالکانِ تحریر۔ جو غلام آزاد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ بار۔ بزرگ۔ کعبہ رضا۔ یعنی رضائے خداوندی جسکی طرف متوجہ ہونا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ کعبہ کی طرف۔ گیر۔ اس لئے۔ حکایت[۲۰] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ باطنی مراتب حاصل کرنے کے لئے سخاوت بہترین عبادت ہے لہذا فقراء کو سخی ہونا چاہئے۔ بنشت است۔ نوشتہ است۔ گور۔ قبر۔ گور۔ گورخر کا مخفف۔ حاتم طائی۔ قبیلۂ طے کا مشہور سخی۔ تابد۔ ہمیشہ۔ بدر کن۔ نکال۔ فضلۂ رز۔ انگور کی بیل کی بیکار شاخیں۔ حکایت[۱] اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ سوال کرنا بدترین عیب ہے۔ انسان کو زیور قناعت سے آراستہ رہنا چاہیئے۔ خواہندہ۔ بھکاری۔ مغربی۔ یعنی افریقہ کا باشندہ۔ صف۔ لائن۔ بزّازان۔ پارچہ فروش۔ حلب شام کا مشہور شہر۔ شما را انصاف بودے۔ تم لوگ انصاف سے کام لے کر خود فقیروں کو ان کا حق دیتے۔ قناعت۔ تھوڑے پر صبر کرنا۔ ۱۲

سوال از جہاں برخاستے

قطعہ

اے قناعت توانگرم گرداں	کہ ورائے[۱] تو ہیچ نعمت نیست
کنجِ صبر اختیارِ لقمان ست	ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

حکایت[۲] دو امیرزادہ در مصر بودند یکے علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبۃُ الامر یکے علامہ گشت و آں دگر عزیزِ مصر شد پس ایں توانگر بچشمِ حقارت در فقیہ نظر کردے و گفتے من بسلطنت رسیدم و ایں ہمچناں در مسکنت بماند گفت اے برادر شکرِ نعمتِ باری عزّ اسمہٗ ہمچناں برمن افزوں ترست کہ میراثِ پیغمبراں یافتم یعنی علم و ترا میراثِ فرعون و ہامان رسید یعنی مُلکِ مصر

مثنوی

من آں مورم کہ در پایم بمالند	نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند
کجا خود شکرِ ایں نعمت گزارم	کہ زورِ مردم آزارے ندارم

حکایت[۳] درویشے را شنیدم کہ در آتشِ فاقہ می سوخت و خرقہ بخرقہ می دوخت و تسکینِ خاطرِ خود را می گفت۔ **شعر**

بنانِ خشک قناعت کنیم و جامۂ دلق	کہ رنجِ محنتِ خود بہ کہ بارِ منتِ خلق

۱؎ ورائے تو۔ تجھسے بڑھ کر۔ کنج۔ گوشہ۔ حکمت۔ دانائی۔ حکایت(۲)۔ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ قناعت میں دین و دنیا کا بھلا ہے۔ عاقبۃ الامر۔ انجام کار۔ علامہ۔ بہت بڑا عالم۔ عصر۔ زمانہ۔ عزیز۔ ابتداءً یہ مصر کے وزراء کا لقب تھا۔ پھر شاہان مصر کے لئے بھی استعمال ہونے لگا۔ حقارت۔ ذلت۔ مسکنت۔ افلاس۔ میراث پیغمبران۔ علم کو رسولوں کی میراث قرار دیا گیا ہے۔ فرعون۔ شاہِ مصر۔ ہامان۔ اس کا وزیر تھا۔ مور۔ چیونٹی۔ زنبور۔ بھڑ۔ نیش۔ ڈنک۔ حکایت(۳)۔ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ فقر و فاقہ پر صبر کرنا چاہیے۔ اور سوال کی ذلت کو جو جہنم کی برابر ہے کبھی برداشت نہ کرنا چاہیے۔ خرقہ بخرقہ می دوخت۔ پیوند پر پیوند لگاتا تھا۔ تسکین خاطر۔ تسلی۔ دلق۔ پرانا۔ کہ۔ اس لئے۔ منت۔ احسان۔ خلق۔ مخلوق۔ ۱۲

کسے گفتش چہ نشینی کہ فلاں دریں شہر طبعے کریم دارد و کرمے عمیم میاں بخدمتِ آزادگاں بستہ و بر درِ دلہا نشستہ اگر بر صورت حال تو چنانکہ ہست وقوف یابد پاسِ خاطرِ عزیزاں داشتن منّت دارد و غنیمت شمارد گفت خاموش کہ در پستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسے بردن

قطعہ

ہم رقعہ دوختن بہ و الزامِ کنجِ صبر	کز بہرِ جامہ رقعہ بر خواجگاں نبشت
حقا کہ با عقوبتِ دوزخ برابر است	رفتن بپائمردیِ ہمسایہ در بہشت

حکایت یکے از ملوکِ عجم طبیبے حاذق را بخدمتِ محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرستاد سالے چند در دیارِ عرب بود کسے تجربہ پیشِ او نیاورد و معالجہ ازوے درخواست پیشِ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم آمد و گلہ کرد کہ مرا ایں بندہ را برائے معالجتِ اصحاب بخدمت فرستادہ اند دریں مدّت کسے التفاتے نکرد تا خدمتے کہ بر بندہ معیّن است بجا آرد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام گفت ایں طائفہ را طریقے ہست کہ تا اشتہا غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست از طعام بدارند حکیم گفت ہمیں ست موجبِ تندرستی زمین خدمت

ؔ طبع کریم. یعنی طبیعت. عمیم. عام. آزادگان. دنیا کے بندھنوں سے آزاد یعنی فقراء. بر درِ دلہا نشستہ. لوگوں کے دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے. وقوف. اطلاع. عزیزان. آنجناب. منّت دارد. احسان مانے گا. و غنیمت شمارد. یعنی آپ کی خدمت کرنے کو غنیمت سمجھیگا. پستی. ذلت. رقعہ دوختن. پیوند لگانا. الزام کنج صبر. صبر کے گوشہ کو لازم پکڑ لینا. رقعہ نبشت. یعنی خط لکھنا. حقا. یقیناً. عقوبت. سزا. پائمردی. مدد ہمسایہ پڑوسی. حکایت ۱۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کم کھانا جسم اور روح کی تندرستی کیلئے ضروری ہے. عجم. سرزمین عرب کے علاوہ تمام دنیا کو کہا جاتا ہے. حاذق. ماہر. دیارِ عرب. عرب کے شہر. تجربہ. آزمایش کے لئے. معالجہ. علاج کرنا. گلہ. شکایت. التفات. توجہ. بر بندہ معیّن است. مجھ پر فرض ہے. اشتہا. کھانے پینے کی خواہش. و ہنوز اشتہا الخ. یعنی بھوک رکھ کر کھانا کھاتے ہیں. زمین خدمت بوسید. تعظیم بجا لایا. ۱۲.

بو سید و رفت

مثنوی

سخن آنگہ کند حکیم آغاز	یا سرِ(۱) انگشت سوئے لقمہ دراز
کہ ز ناگفتنش خلل زاید	یا ز ناخوردنش بجاں آید
لاجرم حکمتش بود گفتار	خوردنش تندرستی آرد بار

حکایت(۲) در سیرتِ اردشیر بابکاں آمدہ است کہ حکیم عرب را پرسیدند کہ روزے چہ مایہ طعام باید خوردن گفت صد درم سنگ کفایت کند گفت ایں قدر چہ قوت دہد گفت ہٰذا المقدار یحملک وما زاد علیٰ ذٰلک فانت حاملہ یعنی ایں قدر ترا بر پا میدارد و ہر چہ بریں زیادت کنی حمّالِ آنی. شعر

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن ست	تو معتقد کہ زیستن از بہرِ خوردن ست

حکایت(۳) دو درویش خراسانی ملازمِ صحبتِ یکدیگر سفر کردندے یکے ضعیف بود کہ بعد دو شب افطار کردے و دیگر قوی کہ روزے سہ بار خوردے اتفاقاً بر درِ شہرے بہ تہمتِ جاسوسی گرفتار آمدند ہر دو را بخانہ در کردند و بگل بر آوردند بعد از دو ہفتہ کہ معلوم شد کہ بیگناہ اند قوی را دیدند مردہ و ضعیف جاں بسلامت بردہ مردم دریں عجب

---

(۱) سرِ انگشت. یعنی ہاتھ. لقمہ دراز. یعنی کند. خلل. نقصان. زاید. پیدا ہو. بجاں آید. مرنے لگے. لاجرم. لامحالہ. بار. پھل.

(۲) حکایت (۵). اس حکایت کا مقصد بھی وہی ہے جو حکایت (۴) کا تھا. سیرت. عادت. اردشیر. مشہور قہار بادشاہ. بابکان. چونکہ یہ بابک کا نواسہ تھا اور بابک نے اس کی پرورش کی تھی. لہٰذا اُس کی طرف منسوب ہے. چہ مایہ. کس قدر. صد درم. یعنی اُونتیس تولہ. سنگ. وزن. ہٰذا المقدار الخ. یہ مقدار تو تجھے اٹھائے گی. (زندہ رکھے گی.) اور اس سے زیادہ کو تو اٹھائے گا. یعنی تجھ پر بار ہو گی. بر پا. قایم. حمّال. بوجھ اٹھانے والا. تو معتقد. تو اس بات کا اعتقاد رکھتا ہے. حکایت (۶).

(۳) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کم خوری اور روزہ داری کی عادت ڈالنی چاہیے. آخرت کے ثواب کے علاوہ دنیا میں مصیبت کے موقع پر یہ عادت کام آتی ہے. ملازمِ صحبتِ یکدیگر. یعنی ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑتے تھے. بعد دو شب افطار کردے. یعنی ہمیشہ دو راتیں چھوڑ کر تیسری رات کو کھانا کھاتا. تہمت. بدگمانی. جاسوسی. مخبر. بخانہ در کردند. کوٹھری میں بند کر دیا. بگل بر آوردند. یعنی قید خانہ کا دروازہ مٹی سے لیپ دیا. جاں بسلامت بردہ. یعنی زندہ رہا.

ؔ خلاف ایں عجب بودے۔ یعنی اگر اس کے خلاف ہوتا تو تعجب ہوتا۔ بینوائی۔ یعنی فاقہ کشی۔ خویشتن دار۔ یعنی صابر۔ لاجرم۔ لامحالہ طبیعت۔ عادت تن پرور۔ آرام پسند۔ حکایت ۵ؔ اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ دنیا داروں کو اعتدال سے کھانا کھانا چاہئے۔ اور درویشوں کو اس سے بھی کم۔ نہی۔ منع۔ سیری۔ پیٹ بھر کر کھانا۔ رنجور۔ بیمار۔ گرسنگی۔ بھوک۔ ظریفان خوش طبع۔ اندازہ نگہدار۔ یعنی خوراک معین کرلو کلوا الخ۔ کھاؤ اور پیؤ اور فضول خرچی نہ کرو۔ بچنداں بخور۔ اس قدر نہ کھا۔ دہانت یعنی از دہن تو جانت برآید تیرا دم نکل جائے۔ عیش نفس۔ نفس کی لذت۔ قدر۔ اندازہ۔ گلشکر۔ گلقند۔ زیان۔ نقصان۔ دیر خوری۔ ٹہر کر کھائے گا۔ حکایت ۶ؔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بسیار خوری سے ندامت اٹھانی پڑتی ہے رنجور۔ بیمار۔ دلت چہ میخواہد۔ تیرا دل کیا چاہتا ہے۔ آنکہ دلم۔ یعنی میری یہ خواہش ہے کہ میرا دل کسی چیز کو نہ چاہئے۔ اسباب راست۔ مناسب تدبیریں۔ ۱۲

بماند حکیمے گفت خلافؔ ایں عجب بودے کہ ایں بسیار خوار بود
است طاقتِ بینوائی نیاورد و ہلاک شد و آں دگر خویشتن دار بود
لاجرم بر عادتِ خویش صبر کرد و بسلامت خلاص یافت ۔

قطعہ

چو کم خوردن طبیعت شد کسے را | چو سختی پیشش آید سہل گیرد
وگر تن پرور است اندر فراخی | چو تنگی بیند از سختی بمیرد

حکایتؔ ۵ یکے از حکما پسر را نہی ہمیکرد از بسیار خوردن کہ سیری
مردم را رنجور کند گفت اے پدر گرسنگی خلق را بکشد نشنیدہ کہ
ظریفاں گویند بہ سیری مردن بہ کہ گرسنگی بردن گفت اندازہ نگہدار
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا

شعر

نہ چنداں بخور کز دہانت برآید | نہ چندانکہ از ضعف جانت برآید

قطعہ

با آنکہ در وجودِ طعام است عیشِ نفس | رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود
گر گلشکر خوری بہ تکلف زیاں کند | ور نانِ خشک دیر خوری گلشکر بود

حکایتؔ ۶ رنجورے را گفتند دلت چہ میخواہد گفت آنکہ دلم چیزے

حکایت (۹) ؎ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اُدھار سے کام چلانا بدترین خصلت ہے۔ بقّال۔ غلہ فروش

نخواہد

شعر

معدہ چو پر گشت شکم در دغاست | سود ندارد ہمہ اسباب راست

حکایت (۹) ؎ بقّالے را درمے چند بر صوفیاں گرد آمدہ بود در واسط ہر روز مطالبت کردے وسخنہای باخشونت گفتے واصحاب از تعنتِ او خستہ خاطر ہمی بودند واز تحمّل چارہ نبود صاحبدلے دراں میاں گفت نفس را وعدہ دادن بطعام آسان ترست کہ بقّال را بدرم

قطعہ

ترکِ احسانِ خواجہ اولے تر | کاحتمالِ جفائے بوّابان
بہ تمنّائے گوشت مردن بہ | کہ تقاضائے زشت قصّابان

حکایت (۱۰) ؎ جوانمردے را در جنگِ تاتار جراحتے رسید کسے گفت فلاں بازرگان نوش دارو دارد اگر بخواہی باشد کہ دریغ ندارد وگویند بازرگان ببخل معروف بود

شعر

گر بجائے نانش اندر سفرہ بودے آفتاب | تا قیامت روزِ روشن کس ندیدے در جہاں

جواں مرد گفت اگر دارو خواہم از و دہد یا ندہد واگر دہد نفع کند یا نکند بارے خواستن از و زہر کشندہ است۔

درم۔ ساڑھے تین ماشہ چاندی کا سکہ۔ واسط۔ ایک شہر کا نام ہے۔ مطالبت۔ تقاضہ۔ خشونت۔ سختی۔ تعنت۔ سرکشی۔ تحمّل۔ برداشت۔ خواجہ۔ مالک۔ اولٰی تر۔ زیادہ مناسب۔ احتمال۔ برداشت کرنا۔ بوّابان۔ ڈیوڑھی بان۔ قصّاب۔ قصائی۔

حکایت (۱۰) ؎ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بخیل سے غذا مانگنا تو درکنار، مرض کی حالت میں دوا بھی نہ مانگنا چاہئے۔ جواں مرد۔ سپاہی۔ تاتار۔ ترکستان کا ایک ملک ہے۔ جنگِ تاتار سے ہلاکو خاں اور چنگیز خاں کے وہ حملے مراد ہیں جو انھوں نے اسلامی ممالک پر کئے تھے۔ جراحت۔ زخم۔ بازرگان۔ تاجر۔ نوشدارو۔ دوا کا نام ہے۔ بخواہی۔ تو مانگے گا۔ باشد کہ دریغ ندارد۔ شاید منع نہ کرے۔ سفرہ۔ دسترخوان۔ بارے۔ بہرصورت۔ زہر کشندہ۔ قاتل زہر۔ ۱۲

له دوناں ۔ کمینے ۔ فروشند فی المثل بآبرو ۔ مثلاً ابرو کے عوض فروخت کریں ۔ مذلت ۔ ذلت ۔ حنظل ۔ ایلوا ۔

شعر

ہر چہ از دوناں بمنّت خواستی | در تن افزودی و از جاں کاستی

حکیماں گفتہ اند اگر آبِ حیات فروشند فی المثل بآبروئے دانا نخرد کہ مُردن بعزت بہ از زندگانی بمذلت

شعر

اگر حنظل خوری از دستِ خوشروی | بہ از شیرینی از دستِ ترشروئے

حکایت (۱۱) یکے از علما خورندہ بسیار داشت و کفاف اندک یکے را از بزرگاں کہ معتقد او بود بگفت روی از توقعِ او درہم کشید و تعریضِ سوال از اہلِ ادب در نظرش قبیح آمد۔

قطعہ

ز بخت روی ترش کردہ پیشِ یارِ عزیز | مرو کہ عیش بر و نیز تلخ گردانی
بحاجتے کہ روی تازہ روی و خنداں رو | فرو نہ بندد کارِ کشادہ پیشانی

آوردہ اند کہ اندکے در وظیفہ او زیادت کرد و بسیاری از ارادت کم دانشمند چوں پس از چند روز مودّت معہود بر قرار ندید گفت

شعر

بِئْسَ الْمَطَاعِمُ حِيْنَ الذُّلِّ تَكْسِبُهَا | اَلْقِدْرُ مُنْتَصِبٌ وَّ الْقَدْرُ مَخْفُوضٌ

ترشرو ۔ بدمزاج ۔ خوشرو ۔ خوش مزاج ۔ حکایت (۱۱) اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ سوال کرنا عزت و آبرو کھو دینے کے ہم معنی ہے ۔ خورندہ بسیار داشت ۔ یعنی اس کے متعلقین بہت تھے ۔ کفاف ۔ روزینہ ۔ توقع ۔ اُمید ۔ روی درہم کشید ۔ منہ پھیر لیا ۔ تعریض سوال ۔ سوال کرنا ۔ سوال کھر ۔ قبیح ۔ بُرا ۔ بخت ۔ مقدر ۔ رو ترش کردہ ۔ منہ بنا کر ۔ خنداں رو ۔ ہنس مکھ ۔ کشادہ پیشانی ۔ خوش مزاج ۔ وظیفہ ۔ روزینہ ۔ ارادت ۔ اچھا اعتقاد ۔ مودّت معہود ۔ گذشتہ دوستی ۔ بئس المطاعم الخ ۔ وہ بدترین کھانے ہیں جو تو ذلت سے حاصل کرے ۔

(اس لئے کہ) ہانڈی بیشک (چولھے پر) چڑھ جاتی ہے (لیکن) عزت گھٹ جاتی ہے ۔ ۱۲

فرد

بینوائیؔ بہ از مذلت خواست	نانم افزود و آبرویم کاست

حکایت (۱۲) درویشے را ضرورتے پیش آمد کسے گفت فلاں نعمتے دارد کامل و کرم نفسی شامل اگر بر حاجتِ تو واقف گردد ہماناکہ در قضائے آں توقف روا ندارد گفت من او را ندانم گفت منت رہبری کنم دستش گرفت تا بمنزلِ آں شخص درآورد یکے را دید لب فروہشتہ و تند نشستہ برگشت و سخن نگفت کسے گفتش چہ کردی گفت عطائے او را بلقائے او بخشیدم

قطعہ

مبر حاجت بنزدیکِ ترشروی	کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی
اگر حاجت بری نزدِ کسے بر	کہ از رویش بنقد آسودہ گردی

حکایت (۱۳) ؎ خشک سالے در اسکندریہ پدید آمد چنانکہ عنانِ طاقتِ درویشاں از دست رفتہ بود و درہائے آسماں بر زمیں بستہ و فریاد اہلِ زمین بآسماں پیوستہ

قطعہ

نماند جانور از وحش و طیر و ماہی و مور	کہ بر فلک نشد از بیمرادی افغانش

؎ بینوائی۔ مفلسی۔ مذلتِ خواست۔ سوال کی ذلت۔ حکایت (۱۲)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بدخلق بخیل سے کبھی اپنی حاجت نہ کہو۔ کرم نفسی۔ سخاوت۔۔ شامل۔ عام۔ واقف۔ باخبر۔ ہمانا۔ یقیناً۔ قضا۔ پورا کرنا۔ توقف۔ ٹھہرنا۔ منت۔ یعنی من ترا۔۔ لب فروہشتہ۔ ہونٹ لٹکائے۔ تند۔ بدمزاج۔ لقا۔ ملاقات ... ترشروی۔ بدمزاج۔۔ فرسودہ گردی۔ تو دل شکستہ ہوگا۔ نقد۔ فوراً۔ حکایت (۱۳) ؎ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ عزت نفس کا تقاضا یہ ہے کہ بدوں مکرر تقاضہ کے کسی کی دعوت میں بھی نہ جائے۔ خشک سالی۔ قحط سالی۔ اسکندریہ۔ ملک مصر کا مشہور شہر۔ عنان۔ باگ۔ درہائے آسمان۔ الخ۔ یعنی بارش نہ ہوتی تھی۔ بآسمان پیوستہ۔ یعنی مصیبتوں کی وجہ سے مسلسل گریہ وزاری کر رہے تھے۔ نماند۔ باقی نہ رہا۔ وحش۔ وحشی کی جمع جنگلی جانور۔ طیر۔ پرندے۔ افغان۔ فریاد۔ ۱۲

ے دود دل۔ یعنی آہیں می آکشود۔ نمی شود۔ سیلاب دیدہ بارانش یعنی اُس مخلوق کی آنکھ کے آنسو بارش بنجائیں۔

عجب که دود دلِ خلق جمع می نشود | که ابر گردد و سیلاب دیدہ بارانش

درچنیں سالے مخنّث دوراز دوستاں که سخن در وصفِ او ترکِ ادب است خاصةً درحضرتِ بزرگاں وبطریقِ اہمال ازاں درگذشتن ہم نشاید که طائفہ بر عجزِ گوینده حمل کنند بریں دو بیت اختصار کنیم که اندک دلیلِ بسیارے باشد ومشتے نمونۂ خروارے ۔

شعر

تتری گر کشد مخنّث را | تتری را دگر نباید کشت
چند باشد چو جسرِ بغدادش | آب در زیر و آدمی بر پشت

چنیں شخصے که یک طرف ازنعتِ او شنیدی دریں سال نعمتِ بیکراں داشت تنگدستاں را سیم وزر دادے ومسافراں را سفره نہادے گروہے درویشاں ازجورِ فاقہ بطاقت رسیده بودند آہنگِ دعوتِ او کردند ومشورت بمن آوردند سر از موافقت باززدم و گفتم

قطعه

نخورد شیر نیم خوردهٔ سگ | گر بسختی بمیرد اندر غار
تن به بیچارگی و گرسنگی | بنه و دست پیشِ سفله مدار

مخنّث۔ ہیجڑا۔ دوراز دوستاں۔ یعنی خدا کرے وہ ہیجڑا دوستوں سے دور ہی رہے۔ ترکِ ادب است چونکہ فحش گوئی کرنی پڑتی ہے۔ اہمال۔ کسی چیز کو اُس کی حالت پر ڈالے رکھنا۔ خروار۔ ایک گدھے کا بوجھ۔ تتری۔ تاتاری۔ نباید کشت۔ حالانکہ تتری کافر حربی ہے لیکن وہ ہیجڑا اُس سے بھی بدتر ہے۔ جسرِ بغداد۔ بغداد کا پل وسطِ شہر میں ہے اور اُس پر کثرت سے آمدورفت ہے۔ آب در زیر و آدمی بر پشت۔ اُس ہیجڑے کے فعلِ بد کی طرف اشارہ ہے۔ طرفے۔ کچھ حصہ۔ نعت۔ تعریف۔ بیکراں۔ لامحدود۔ سفرہ نہادے یعنی کھانا کھلاتا۔ جور۔ ظلم۔ آہنگ۔ قصد۔ نیم خورده سگ۔ کتے کا جھوٹا۔ سفلہ۔ کمینہ

گر فریدوں[1] شود بہ نعمت و مُلک | بے ہنر را ہیچ کس مشمار
پرنیان و نسیج بر نا اہل | لاجورد و طلاست بر دیوار

حکایت (۱۴)[2] حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہمت تر در جہاں دیدہ یا شنیدہ گفت بلے روزے چہل شتر قربان کردہ بودم امرائے عرب را پس بگوشۂ صحرائے بحاجتے بروں رفتہ بودم خارکشے را دیدم پشتۂ خار فراہم آوردہ گفتمش بمہمانِ حاتم چرا نروی کہ خلقے بر سماطِ او گرد آمدہ اند گفت فرد

ہر کہ نان از عملِ خویش خورد | منتِ حاتمِ طائی نبرد

انصاف دادم کہ من او را بہمت و جوانمردی بیش از خود دیدم۔

حکایت (۱۵)[3] موسیٰ علیہ السلام درویشے را دید از برہنگی بریگ اندر شدہ گفت اے موسیٰؑ دعا کن تا خدائے عزّ و جل مرا کفافے دہد کہ از بیطاقتی بجاں آمدم موسیٰ دعا کرد و برفت پس از چند روزے کہ باز آمد از مناجات مر او را دید گرفتار و خلقے انبوہ بروے گرد آمدہ گفت ایں چہ حالت ست گفتند خمر خوردہ و عربدہ کردہ و کسے را کشتہ اکنوں بقصاص فرمودہ اند۔

بھی بجائے تو بھی اُسے کسی شمار میں نہ لا۔ [1] فریدون۔ اگر بے ہنر مال و دولت کی وجہ سے اپنے وقت کا فریدون
پرنیان۔ ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہے۔ نسیج۔ زربفت۔ لاجورد۔ نیلم۔ طلا۔ سونا۔
حکایت (۱۴)۔ [2] اس حکایت کا مقصد یہ ہے اپنے کرتوں کی کمائی کھانا اصل شرافت ہے۔ حاتم طائی۔ قبیلہ طے کا مشہور سخی۔ امرائے عرب۔ عرب کے سردار۔ صحرا۔ جنگل۔ خارکش۔ لکڑہارا۔ پشتہ۔ گٹھا۔ سماط۔ دستر خوان۔
حکایت (۱۵)۔ [3] اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ مفلس اپنے افلاس کو حکمت خداوندی پر محمول کرکے راضی برضا رہے۔ برہنگی۔ ننگا پن۔ بریگ اندر شد۔ چونکہ پہننے کے لئے کپڑا نہ تھا اپنے جسم کو ریتے میں چھپائے پڑا تھا۔ کفاف۔ گذارہ۔ انبوہ۔ مجمع۔ عربدہ۔ جنگجوئی۔ قصاص۔ خون کا بدلہ۔ ۱۲

قطعہ

گربۂ مسکیں اگر پر داشتے | تخمِ[1] کنجشک از جہاں برداشتے
ہیچ کس را گر دخود نگذاشتے | ایں دو شاخِ گاو گر خر داشتے

فرد

عاجز باشد کہ دستِ قوت یابد | برخیزد و دستِ عاجزاں برتابد
وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ ۵

شعر

مَاذَا اَخَاضَكَ یَا مَغْرُوْرُ فِی الْخَطَرِ | حَتّٰی هَلَكْتَ فَلَیْتَ النَّمْلَ لَمْ تَطِرِ

نظم

سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش | سیلی خواہد بضرورت سرش
آں نشنیدی کہ فلاطوں چہ گفت | مور ہماں بہ کہ نباشد پرش
پدر را عسل بسیارست و لیکن پسر گرمی دارست

فرد

آں کس کہ توانگرت نمی گرداند | او مصلحتِ تو از تو بہتر داند

حکایت(۱۶) اعرابیٔ را دیدم در حلقۂ جوہریانِ بصرہ کہ حکایت میکرد

ل تخم کنجشک. چڑیوں کا بیج مار دیتی. دو شاخ گاو. بیل کے دو سینگ. گر خر داشتے. ہیچکس را گر دخود نگذاشتے. دست عاجزاں برتابد. کمزوروں کے ہاتھ مروڑتے. ولو بسط الخ. اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کے لئے رزق پھیلا دیتا تو سر زمین میں سرکشی کرنے لگتے. ۲ ماذا الخ. اے مغرور تجھے خطرہ میں کسنے ڈالدیا کہ تو ہلاک ہوگیا. اے کاش چیونٹی کے پر نہ نکلتے اور (وہ) نہ اُڑتی (چیونٹی کے پر نکلنا اسکی موت کی نشانی ہے) جاہ. مرتبہ. سیلی. بکسر اول وثالث و بر وزن یار معروف یا یار اوّل مجہول طمانچہ. مور ہماں بہ. چیونٹی کی جب ہی تک خیر ہے جب تک اسکے پر نہ نکلیں. حکمت. دانائی عسل. شہد. گرمی دارست. مزاج گرم ہے جیسا شہد مضر ہوتا ہے. حکایت(۱۶)

۳ اس حکایت کا اور حکایت ۱۷ و ۱۸ کا مقصد ہے کہ انسان کو طمع و لالچ کی بناء پر شہر بشہر مارا مارا نہ پھرنا چاہئے. نیز سفر میں اپنا توشہ اپنے ساتھ رکھنا چاہئے. اعرابی. بدو.

کہ وقتے در بیابان راہ گم کردہ بودم واز زاد معنے چیزے با من نماندہ دل برہلاک نہادہ کہ ناگاہ کیسۂ یافتم پر از مروارید ہرگز آں ذوق وشادی فراموش نکنم کہ پنداشتم کہ گندم بریان ست باز آں تلخی ونومیدی کہ معلوم کردم کہ مروارید ست

قطعہ

در بیابان خشک وریگ رواں	تشنہ را در دہاں چہ درچہ صدف
مرد بے توشہ کاوفتاد ز پاے	برکمر بندا وچہ زر چہ خزف

حکایت (۱۷) ۵۲ یکے از عرب در بیابانے از غایت تشنگی میگفت

نظم

یَا لَیْتَ قَبْلَ مَنِیَّتِیْ	یَوْمًا اَفُوْزُ بِمُنْیَتِیْ
نَہْرٌ تَلَاطَمَ رُکْبَتِیْ	وَاَظَلُّ اَمْلَاُ قِرْبَتِیْ

حکایت (۱۸) ۵۳ ہمچناں درویشے در قاعِ بسیط گم شدہ وقوت وقوتش نماندہ درمے چند داشت بسیار بگردید رہ بجائے نبرد پس بہ سختی ہلاک شد طائفہ برسیدند درمہا دیدندش پیش روئے نہادہ وبرخاک نبشتہ۔

لہ بیاباں جنگل۔ زاد۔ توشہ۔ دل برہلاک نہادم۔ مرنے کا یقین ہوگیا۔ کیسہ تھیلی۔ مروارید۔ سچے موتی۔ بریاں۔ بھنے ہوئے۔ ریگ رواں۔ وہ ریتا جو ہوا سے بہ رہا ہو۔ تشنہ۔ پیاسا۔ دُر۔ موتی۔ صدف سیپ۔ خزف۔ کنکری۔

حکایت (۱۷) ۵۲ یالیت الخ۔ اے کاش میں اپنے مرنے سے قبل کسی دن اپنی آرزو حاصل کرسکوں۔ (وہ یہ) ایک نہر ہو جو میرے گھٹنوں پر تھپیڑیں مارتی ہو اور اس سے میں اپنا مشکیزہ پر کرلوں۔

حکایت (۱۸) ۵۳ قاع۔ میدان۔ بسیط۔ لمبا چوڑا۔ قوت۔ توشہ۔ رہ بجائے نبرد۔ کسی جگہ نہ پہنچ سکا۔ ۱۲

ﻟﻪ زرِ جعفری ۔ جعفر برمکی کے زمانہ کی اشرفی جس میں کھوٹ بالکل نہیں تھا ۔ گام ۔ قدم ۔ کہ ۔ یا ۔ نقرۂ خام ۔ کچی چاندی جس میں کھوٹ نہیں ہوتا ۔ حکایت (۱۹) ۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ انسان کی زبوں حالی کی کوئی حد نہیں ہے ۔ لہذا جس حال میں ہے اُس پر شکر کرے ۔ اور ڈرے کہ اُس سے زیادہ زبوں حالی نہ پیدا ہو جائے ۔ دورِ زماں ۔ زمانہ کی گردش پایم برہنہ بود ۔ میں ننگے پاؤں تھا استطاعت ۔ طاقت ۔ پای پوشی ۔ جوتا پہنا ۔ بے کفشی ۔ ننگے پاؤں ہونا ۔ برگِ ترہ ۔ ساگ ۔ مرغِ بریاں ۔ مرغ مسلّم ۔ حکایت (۲۰) ۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ مالدار کو بھی تنگی کے ذائقہ سے آشنا رہنا چاہیے ۔ زمستاں ۔ جاڑا ۔ دہقان ۔ دیہاتی ۔ کاشتکار ۔ رکیک ۔ کمزور ۔ التجا ۔ خوشامد ۔ ماحضر ۔ جو کچھ تیار ہو ۔ ۱۲

قطعه

گر همه زرِ[ﻟﻪ] جعفری دارد | مرد بی توشه بر نگیرد کام
در بیابان فقیرِ سوخته را | شلغمِ پخته به که نقرهٔ خام

حکایت (۱۹) هرگز از دورِ زمان ننالیده ام و روی از گردشِ ایام درهم نکشیده مگر وقتیکه پایم برهنه بود و استطاعتِ پای پوشی نداشتم بجامعِ کوفه درآمدم دلتنگ یکی را دیدم که پای نداشت سپاسِ نعمتِ حق بجای آوردم و بر بی کفشی صبر کردم

قطعه

مرغِ بریان بچشمِ مردمِ سیر | کمتر از برگِ تره بر خوان ست
وانکه را دستگاه و قدرت نیست | شلغمِ پخته مرغِ بریان ست

حکایت (۲۰) یکی از ملوک با تنی چند خاصان در شکارگاهی بزمستان از عمارت دور افتادند تا شب درآمد خانهٔ دهقانی را دیدند ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمتِ سرما نباشد یکی از وزرا گفت لائق قدرِ بلند پادشاهان نباشد بخانهٔ دهقانی رکیک التجا کردن هم اینجا خیمه بزنیم و آتش افروزیم دهقان را خبر شد ما حضری که داشت

ترتیب کرد و پیش آورد و زمین ببوسید و گفت قدرِ بلندِ سلطان بدیں قدر نازل نشدے ولیکن نخواستند کہ قدرِ دہقان بلند شود سلطان را سخن گفتنِ او مطبوع آمد شبانگہ بمنزلِ او نقل کردند بامدادش خلعت و نعمت فرمود شنیدندش کہ قدمے چند در رکابِ سلطان بود و میگفت

قطعہ

زقدر و شوکتِ سلطاں نگشت چیزے کم | از التفات بمہمانسرائے دہقانے
کلاہِ گوشۂ دہقاں بآفتاب رسید | کہ سایہ برسرش انداخت چونتو سلطانے

حکایت (۲۱) گدائے ہول را حکایت کنند کہ نعمتے وافر اندوختہ بود یکے از پادشاہاں گفتش ہمی نمایند کہ مالِ بیکراں داری و مارا مہمیست اگر ببرخے ازاں دستگیری کنی چوں ارتفاع برسد وفا کردہ شود و شکر گفتہ آید گفت اے خداوند روئے زمین لائقِ قدرِ بزرگوارِ پادشاہ نباشد دست بمالِ چوں من گدائے آلودہ کردن کہ جو جو بگدائی فراہم آوردہ ام گفت غم نیست کہ بکافر میدہم کہ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ ؕ

شعر

گر آبِ چاہِ نصرانی نہ پاکست | جہودِ مردہ می شوئی چہ باکست

۱؎ قدرِ بلند۔ اونچا مرتبہ نازل۔ پست۔ مطبوع طبیعت کے موافق ... شبانگہ۔ رات کے وقت منزل۔ قیامگاہ۔ خلعت۔ شاہی جوڑا۔ رکاب سواری شوکت۔ دبدبہ۔ التفات توجہ۔ کلاہ گوشہ۔ یعنی گوشۂ کلاہ۔ حکایت (۲۱)۔

۲؎ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کا کچھ مال چھین لیا جائے تو اس کو صبر کرلینا چاہئے۔ گدا۔ فقیر ہول بہت زیادہ بھیک مانگنے والا۔ وافر۔ زیادہ۔ مہم۔ دشوار معاملہ۔ برخے۔ کچھ حصہ۔ ارتفاع۔ پیداوار۔ قدر۔ مرتبہ۔ غم نیست۔ کوئی پرواہ نہیں۔ الخبیثات للخبیثین بری بروں کے لئے ہیں۔ گر آب الخ۔ یعنی نصرانی کے کنویں کا پانی ناپاک ہے اگر اس میں کافر کا مردہ نہلا دیا جائے تو کیا مضائقہ ہے۔ ۱۲

ل قالوا الخ. لوگوں نے کہا اُس چونہ کا خمیر پاک نہیں ہے. ہم نے کہا اُس سے بیت الخلاء کی درزیں بند کر دیں گے.

شعر

قالُوا عجینُ الکِلسِ لیسَ بِطاہِرٍ | قُلنا نُسَدُّ بِہ شُقُوقَ المُبَرِّزِ

شنیدم کہ سر از فرمانِ ملک باز زد و حجّت آوردن گرفت و شوخ چشمی کردن ملک بفرمود تا مضمونِ خطاب را از وے بزجر و توبیخ مخلص کردند

مثنوی

بہ لطافت چو بر نیاید کار | سر بہ بیحرمتی کشد ناچار

ہر کہ بر خویشتن نبخشاید | گر نہ بخشد بر و کسے شاید

حکایت[۲۲] ۲ بازرگانے را دیدم کہ صد و پنجاہ شتر بار داشت و چہل بندہ و خدمتگار شبے در جزیرہ کیش مرا بحجرۂ خویش برد ہمہ شب نیارمید از سخنہائے پریشاں گفتن کہ فلاں انبارم بترکستان است و فلاں بضاعت بہندوستان و ایں قبالۂ فلاں زمین است و فلاں چیز را فلاں کس ضمین ست وگاہ گفتے کہ خاطرِ اسکندریہ دارم کہ ہوائے خوش ست باز گفتے نہ کہ دریائے مغرب مشوش ست سعدیا سفرے دیگر در پیش ست اگر آں کردہ شود بقیت عمر خویش بگوشۂ بنشینم و قناعت کنم گفتم آں کدام سفرست گفت گوگرد

یعنی ناپاک کو ناپاک جگہ پر استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے. رد. انکار. حجت. دلیل بازی. شوخ چشمی. بے باکی. کردن. یعنی گردن گرفت. بفرمود. بادشاہ نے حکم دیا بمضمون خطاب یعنی بادشاہ کے حکم کا مقصود مخلص کردند چھین لیا. لطافت نرمی. بہ. جانب. بے حرمتی. بے عزتی. ناچار. مجبوراً. ہر کہ بر الخ. یعنی جو خود اپنے کو معاف نہیں کرتا. مناسب ہے کہ کوئی اسے معاف نہ کرے. حکایت (۲۲) ل اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر انسان قناعت کو چھوڑ کر حرص میں مبتلا ہو جاتا ہے. تو ایک پیدا کنار مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے. بازرگان.

تاجر. شتر بار لادو اونٹ. کیش. ایک جزیرہ کا نام ہے. سخنہائے پریشان. بہکی بہکی باتیں. انبار. ذخیرہ. بضاعت. پونجی. قبالہ دستاویز. ضمین. ذمہ دار. خاطر. خیال. دریائے مغرب مشوش. یعنی مغربی سمندر میں طغیانی ہے. گوگرد. گندھک.

ل‍ه کاسہ چینی. یعنی چینی برتن. رودم. اٹلی. پولاد. فولاد. آبگینہ. شیشہ. برد. چادر. انصاف. یعنی صحیح بات تو یہ ہے. ماخولیا. مالیخولیا کا مخفف ہے. پاگلپن. فرو. زیادہ. دیدہ وشنیدہ. تونے دیکھا ہے اور سنا ہے. صحرا. جنگل. غور. مشہور شہر ہے

پارسی خواہم بردن بچین کہ شنیدم کہ قیمتے عظیم دارد وکاسۂ[ل‍ه] چینی بروم آرم و دیبائے رومی ہند و پولادِ ہندی بحلب و آبگینۂ حلبی بہ یمن و بردِ یمانی بپارس و ازاں پس ترکِ سفر کنم و بدکانے نشینم انصاف ازیں ماخولیا چنداں فرو گفت کہ بیش طاقت گفتنش نماند گفت اے سعدی تو ہم سخنے بگوی ازانہا کہ دیدہ و شنیدہ گفتم

قطعہ

آں شنیدستی کہ در صحرائے غور ۔۔۔ بارسالارے بیفتاد از ستور
گفت چشمِ تنگ دنیا داررا ۔۔۔ یا قناعت پر کند یا خاکِ گور

حکایت (۲۳) [ل‍ه] مالدارے را شنیدم کہ بہ بخل اندرچناں معروف بود کہ حاتم طائی درکرم ظاہرِ حالش بہ نعمت دنیا آراستہ و خستتِ نفس جبلی ہمچناں دروے متمکن تا بجائے رسید کہ نانے از دست بجانے ندادے و گربۂ ابوہریرہ رض را بہ لقمۂ ننواختے و سگِ اصحابِ کہف را استخوانے نینداختے فی الجملہ خانۂ اورا کس ندیدے در کشادہ و سفرۂ اورا سر

بیت

درویش بجز بوئے طعامش نشنیدے ۔۔۔ مرغ از پئے نان خوردنِ او ریزہ نچیدے

بار. یعنی بلد سال. سالار. یعنی تاجروں کا سردار. ستور. اونٹ. خاک گور. قبر کی مٹی. حکایت (۲۳) ل‍ه اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر انسان دولت قناعت سے محروم ہوتا ہے تو اس کا جمع کردہ مال انہی عزیزوں کے کام آتا ہے جو اس کی زندگی میں اس کے درپئے آزار رہتے ہیں. بخل. کنجوسی. کرم. سخاوت. خستت. بخل. متمکن. ثابت. بجانے. میں یا عوض کی ہے یعنی اگر کوئی اس کی خدمت میں جان بھی قربان کردے تو اس کے عوض اس کو ایک روٹی بھی نہ دے. یا مقابلہ کی ہے یعنی جان کے مقابلہ میں بھی روٹی دینا پسند نہ کرتا اپنی جان دیدیتا. گربہ ابوہریرہ. مشہور ہے کہ حضرت ابوہریرہ کے پاس ایک بلی کا بچہ تھا اس ہی سے اُن کی یہ کنیت پڑی ہے۔ ۱۲

شنیدم کہ بدریاے مغربؔ اندر راہِ مصر پیش گرفتہ بود و خیالِ فرعونیؔ در سر حتّیٰ اِذَا اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ بادے مخالف بہ کشتی بر آمد چنانکہ گویند

فرد

باطبعِ ملولت چہ کند دل کہ نسازد | شرطہ ہمہ وقتے نبود لائقِ کشتی

دست بدعا بر آورد و فریاد بیفائدہ خواندن گرفت فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ہ

شعر

دستِ تضرع چہ سود بندۂ محتاج را | وقتِ دعا بر خدا وقتِ کرم در بغل

قطعہ

از زر و سیم راحتے برساں | خویشتن ہم تمتعے برگیر
وانگہ ایں خانہ کز تو خواہد ماند | خشتے از سیم و خشتے از زر گیر

آوردہ اند کہ در مصر اقارب درویش داشت بعد از ہلاکِ وے بہ بقیتِ مالِ وے توانگر شدند جامہائے کہن بمرگِ او بدریدند و خز دمیاطی بعوضِ آں بریدند ہمدراں ہفتہ یکے را دیدم از ایشاں بربادپائے سوار رواں و غلام پری پیکر درپئے او دواں ۔

ے دریائے مغرب ۔ یعنی خلیج مصر ۔ خیالِ فرعونی ۔ تکبر یا دعوی خدائی ۔ حتی الخ ڈوبنے نے اُس کو آگھیرا ۔ باطبعِ ملولت ۔ اس مصرع کا اصل حکایت سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے ۔ شرطہ وہ خوشگوار ہوا جو طوفان کے بعد سمندر میں چلتی ہے ۔ دستِ دعا بر آورد ۔ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ے فَاِذَا الخ ۔ جبکہ وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو دین کو خالص اس کے لئے مانتے ہوئے دعا کرتے ہیں ۔ تضرع عجز زاری ۔ وقت کرم در بغل ۔ یعنی سخاوت کرنے کے وقت بغلوں میں ہاتھ دے لے ۔ دینے کو ہاتھ نہ بڑھائے ۔ تمتع ۔ نفع حاصل کرنا ۔ گیر ۔ فرض کر یعنی یہ گھر لامحالہ تجھے چھوڑنا پڑیگا ۔ خواہ فرض کر کہ تونے ایک چاندی اور ایک سونے کی اینٹ رکھ رکھ کر اس کو تعمیر کیا ہو ۔ اقارب ۔ رشتہ دار ۔ بمرگ او بدریدند ۔ یعنی اُس کی موت کے سوگ کے بہانے پھاڑ ڈالے ۔ خز ۔ ریشمین قبا کپڑا ۔ دمیاطی ۔ دمیاط کا بنا ہوا ریشمین کپڑا ۔ بریدند یعنی سلوانے کے لئے ترشوائے ۔ بادپا ۔ یعنی صبا رفتار گھوڑا ۔ ۱۲

قطعہ

وہ[1] کہ گر مردہ باز گردیدے | بسرائے قبیلہ و پیوند
ردِّ میراث سخت تر بودے | وارثاں را زمرگِ خویشاوند

بسابقۂ معرفتے کہ درمیانِ ما بود آستینش گرفتم و گفتم

بیت

بخورائے نیک سیرت سرہ مرد | کاں فرومایہ گرد کرد و نخورد

حکایت[۲۴][2] صیادِ ضعیف را ماہی قوی بدام افتاد طاقتِ حفظ آں نداشت ماہی بر وغالب آمد و دام از دستش درربود

قطعہ

شد غلامے کہ آبِ جُو آرد | آبِ جُو آمد و غلام ببرد
دام ہر بار ماہی آوردے | ماہی ایں بار رفت و دام ببرد

بیت

صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد | ایک روز بہ بینی کہ پلنگش بخورد

دیگر صیاداں دریغ خوردند و ملامتش کردند کہ چنیں صیدے در دامت افتاد و نتوانستی نگاہداشتن گفت اے برادراں چہ تواں کرد

---

[1] وہ۔ ہائے۔ قبیلہ خاندان۔ پیوند۔ برادری ردّ۔ واپس کرنا۔ خویشاوند اپنے۔ آستینش گرفتم۔ یعنی اس کا ہاتھ پکڑا۔ سرہ۔ بفتحتین کھرا۔ گرد کرد۔ جمع کیا۔ حکایت[۲۴]۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ہر نقصان کو خدا کی جانب سے خیال کرکے صبر کرنا چاہئے یہی قناعت کا آخری مرتبہ ہے۔ صیاد۔ شکاری۔ شد۔ رفت۔ غلام۔ بچہ۔ جو۔ بواو معروف۔ نہر دریغ افسوس۔ نگاہ داشتن۔ حفاظت کرنا۔ ۱۲

مرا روزی نبود و او را ہمچنیں روزی[1] ماندہ **حکمت** صیّادے روزی در دجلہ نگیرد و ماہی بے اجل بر خشکی نمیرد

حکایت[25] دست و پا بریدہ ہزار پائے را بکشت صاحبدلے بر و بگذشت و گفت سبحان اللہ با ہزار پائے کہ داشت چوں اجلش فراز آمد از بیدست و پائے گریختن نتوانست ۔

مثنوی

چو آید زپے دشمنِ جانستاں	ببندد اجل پائے مردِ دوان
دراں دم کہ دشمن پیاپے رسید	کمانِ کیانی نباید کشید

حکایت[26] ابلہے را دیدم سمین و خلعتے ثمین در بر و مرکبِ تازی در زیر و قصبے مصری بر سر کسے گفت سعدی چگونہ ہمی بینی ایں دیبائے معلم بریں حیوانِ لایعلم گفتم

شعر

قَدْ شَابَہَ بِالْوَرٰی حِمَارٌ	عِجْلاً جَسَدًا لَہٗ خُوَارٌ

گفتہ اند یک طلعتِ زیبا بہ از ہزار خلعتِ دیبا

قطعہ

شریف اگر متضعف شود خیال مبند	کہ پایگاہِ بلندش ضعیف خواہد شد

[1] روزی ماندہ بود۔ یعنی مچھلی کے مقدر میں کچھ اور رزق باقی تھا۔ جو اس کو زندہ رہ کر کھانا تھا۔ بے اجل۔ بدوں موت کے حکایت[25] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ مصیبت کا دفع کرنا انسان کے مقدور سے باہر ہے۔ لہٰذا اس کو راضی برضائے الٰہی رہ کر اس کو جھیلنا چاہیے۔ دست و پا بریدہ۔ یعنی سانپ۔ ہزار پائے۔ کنکھجورا۔ اجلش فراز رسید۔ اس کی موت پہلے آگئی۔ مردِ دوان۔ تیز دوڑنے والا۔ دشمن۔ یعنی بہت سے دشمن۔ کیانی۔ یعنی وہ کمان جو شاہانِ ایران کے شایانِ شان ہے۔ حکایت[26] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کسی جاہل کمینہ کی مالداری کو دیکھ کر قدرت کا شاکی نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ اپنی کسی ایسی نعمت کا تصور کرکے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ جو اس کو حاصل نہیں ہے۔ ابلہ۔ بیوقوف۔ سمین۔ موٹا۔ ثمین۔ قیمتی۔ مرکبِ تازی۔ تازی گھوڑا۔ قصب۔ ایک قسم کا بیلدار ریشمین کپڑا ہے۔ معلم۔ منقش۔ لایعلم۔ بے علم۔ قد شابہ بالوریٰ حمار۔ ایک گدھا انسانوں کے مشابہ ہوگیا ہے۔ عجلاً جسدًا لہٗ خوار۔ ایک گوسالے کا جسم بولتا ہے۔ طلعت۔ صورت۔ متضعف۔ کمزور۔ پایگاہ۔ مرتبہ۔

ورآستانۂ سیمیں بہ میخ زر بزند | گماں مبر کہ یہودی شریف خواہد شد

قطعہ

بآدمی نتواں گفت ماند ایں حیواں | اگر دراعہ و دستار و نقشِ بیرونش
بگرد در ہمہ اسبابِ مُلک وہستی او | کہ ہیچ چیز نہ بینی حلال جز خونش

حکایت(۲۷) دزدے گدائے را گفت شرم نمیداری از برائے جَوے سیم دست پیشِ ہر لئیم دراز کردن گفت .

بیت

دست دراز از پئے یک حبۂ سیم | بہ کہ ببرند بدانگے دو نیم

حکایت(۲۸) مشت زنے را حکایت کنند کہ از دہر مخالف بفغاں آمدہ بود واز حلقِ فراخ و دستِ تنگ بجاں رسیدہ شکایت پیشِ پدر برد و اجازت خواست کہ عزمِ سفر دارم مگر بقوتِ بازو دامنِ کامے فراچنگ آرم کہ بزرگاں گفتہ اند

بیت

فضل و ہنر ضائع ست تا ننمایند | عود برآتش نہند و مشک بسایند

پدر گفت اے پسر خیالِ محال از سر بدر کن و پائے قناعت در دامن

لہ ور. اگر. آستانہ سیمیں. چاندی کی چوکھٹ. شریف. سید. خاص طور پر مکہ کا حاکم. بآدمی نتواں گفت الخ. یعنی نتواں گفت کہ ایں بآدمی می ماند. دراعہ. بضم دال وتخفیف را، پیراہن. نقشِ بیروں یعنی کرتہ پاجامہ. تلوار وغیرہ. بگرد. یعنی اُس ابلہ کے تمام چیزوں کی دیکھ بھال کو بجز اُس کے خون کے کوئی چیز حلال نہ ملے گی. یعنی وہ واجب القتل ہے اور اُس کا خون بہا دینا جائز ہے. حکایت(۲۷). اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ جس دولت میں ایمان و آبرو کا خطرہ ہو اُس کا ٹھکرا دینا بہتر ہے. دزد. چور. گدا. فقیر. جوے سیم. جو بھر چاندی. لئیم. کمینہ. حبّہ. رتی. دانگ. چھ رتی. دو نیم. یعنی چوری کی بنا پر ہاتھ کٹے. حکایت(۲۸) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ رزق کی ہوس میں انسان کو مارا مارا نہ پھرنا چاہیے. مشت زن. پہلوان. چونکہ وہ اپنے بدن کو مکّے مار کر مضبوط بناتا ہے. دہر. زمانہ. فغاں. فریاد. حلق فراخ. چوڑا حلق یعنی بسیار خوری. عزم. ارادہ. بقوتِ. اگر بابند یعنی نہ کھسیں. محال. ناممکن. بدر کن. نکال دے. ۱۲

سلامت کش که خردمنداں گفته اند دولت نه بکوشیدن ست
و چاره آں کم جوشیدن[۱] ست

شعر

کس نتواند گرفت دامنِ دولت بزور | کوششِ بیفائده ست وسمه برابروی کور

فرد

اگر بهر سرِ مویت هنر دو صد باشد | هنر بکار نیاید چو بخت بد باشد

بیت

چه کند زورمند واژون بخت | بازوی بخت به که بازو سخت

پسر گفت اے پدر فوائدِ سفر بسیارست از نزهتِ خاطر و جرِ منافع و دیدنِ عجائب و شنیدنِ غرائب و تفرجِ بلدان و محاورتِ خلان و تحصیلِ جاه و ادب و مزیدِ مال و مکتسب و معرفتِ یاران و تجربتِ روزگاں چنانکه سالکانِ طریقت گفته اند

نظم

تا بدکانِ خانه در گروی | هرگز اے خام آدمی نشوی
برو اندر جهاں تفرج کن | پیش ازاں روز کز جهاں بروی

پدر گفت اے پسر منافعِ سفر چنیں که تو گفتی بیشمارست لیکن مسلم

[۱] کم جوشیدن۔ یعنی صبر کرنا۔ وسمہ برابروئے کور۔ ایران میں ازیب و زینت کے لئے ابروؤں کو وسمے سے سیاہ کرتے ہیں۔ لیکن اندھے کی ابروؤں پر وسمہ بھی لگاؤ تو حسن نہیں پیدا ہوگا۔ اگر الخ۔ یعنی اگر تیرے ہر بال میں دو سو ہنر بھی ہوں۔ بخت بد۔ برا مقدر۔ ۱۲ واژون بخت۔ الٹے مقدر والا۔ بازوئے بخت۔ یعنی نصیبہ قوی ہو تو کام چلتا ہے۔ قوت بازو کسی کام نہیں آتی۔ نزہت خاطر۔ تفریح طبع۔ جر منافع۔ منفعتیں حاصل کرنا۔ غرائب۔ عجیب باتیں۔ تفرج بلدان۔ شہروں کی تفریح۔ محاورت۔ گفتگو۔ خلان۔ خالص دوست۔ مکتسب۔ کمائی۔ سالکان طریقت

بزرگ۔ خام۔ کچا۔ تفرج کن۔ سیر کر۔ از جہاں بروی۔ یعنی مرنے سے پہلے جسم۔ مناسب۔ ۱۲

پنج طائفه را است نخستین بازرگانے را که با وجودِ نعمت و مکنت غلامان و کنیزان دارد و شاگردانِ چابک هر روز بشهرے و هر شب بمقامے و هر دم بتفرج گاهے و هر لحظه از نعیمِ دنیا متمتع

قطعه

منعم بکوه و دشت و بیابان غریب نیست | هر جا که رفت خیمه زد و بارگاه ساخت
وان را که بر مرادِ جهان نیست دسترس | در زاد بومِ خویش غریب است و ناشناخت

دوم عالمے که به منطقِ شیرین و قوتِ فصاحت و مایهٔ بلاغت هر جا که رود بخدمت او اقدام نمایند و اکرام کنند

قطعه

وجودِ مردمِ دانا مثالِ زرِ طلاست | که هر کجا که رود قدر و قیمتش دانند
بزرگ زادهٔ نادان بشهر واماند | که در دیارِ غریبش بهیچ نستانند

سوم خوبروئے که درونِ صاحبدلاں بمخالطتِ او میل کند که بزرگان گفته اند که جمال به از بسیاریِ مال و گویند روئے زیبا مرهمِ دلهائے خسته است و کلیدِ درهائے بسته لاجرم صحبتِ او همه جا غنیمت شناسند و خدمتش را منت دانند۔

۱؎ طائفہ. گروہ. مکنت. طاقت. شاگردانِ چابک چالاک نوکر. تفرج گاہ. تفریح گاہ. نعیم. نعمت. منعم. مالدار. غریب. مسافر. خیمہ زد. خیمہ تانا. بارگاہ ساخت. دربار جمایا. دسترس قابو. زاد و بوم. یعنی بوم زاد. پیدائشی وطن. منطق گفتگو. مایہ سرمایہ. ۲؎ اقدام. پیش قدمی. اکرام. اعزاز. زر. سونا چاندی. طلا. سونا . . . . واماند. عاجز رہے. مخالطت میل جول. روئے زیبا. حسین چہرہ. کلید. چابی. لاجرم. لامحالہ ۱۲

قطعہ

شاہد آنجا کہ رود عزت و حرمت بیند | ور برانند بقہرش پدر و مادر خویش
پرِ طاؤس در اوراقِ مصاحف دیدم | گفتم این منزلت از قدر تو می بینم بیش
گفت خاموش کہ ہر کس کہ جمالے دارد | ہر کجا پائے نہد دست بدارندش پیش

قطعہ

چوں در پسر موافقت و دلبری بود | اندیشہ نیست گر پدر از وے بری بود
او جوہرست گو صدف اندر میاں مباش | دُرِّ یتیم را ہمہ کس مشتری بود

چہارم خوش آوازے کہ بحنجرۂ داودی آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد پس بوسیلتِ آں فضیلت دلِ مشتاقاں صید کند و اربابِ معنی بمنادمتِ او رغبت نمایند و بانواع خدمت کنند

شعر

سَمْعِیْ اِلٰی حُسْنِ الْاَغَانِیْ | مَنْ ذَا الَّذِیْ جَسَّ الْمَثَانِیْ

قطعہ

چہ خوش باشد آہنگِ نرم و حزیں | بگوشِ حریفانِ مستِ صبوح
بہ از روئے زیباست آوازِ خوش | کہ ایں حظِ نفس ست و آں قوتِ روح

لہ حرمت۔ احترام۔ قہر غصہ۔ طاؤس۔ مور۔ مصاحف قرآن پاک۔ قدر کے۔ مرتبہ۔ دست بدارندش پیش۔ یعنی اُس کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔ موافقت محبت دلبری یعنی لوگوں کے دلوں کو مائل کرے بری بود۔ یعنی باپ اس کی ذمہ داری سے ہاتھ اٹھالے۔ صدف سیپی۔ دُرِّ یتیم۔ بے مثال موتی مشتری۔ خریدار۔ لہ حنجرۂ داودی۔ حضرت داؤد کا سا گلا۔ آب از جریان مشہور ہے کہ حضرت داؤد کی خوش آوازی کا یہ معجزہ تھا کہ اُن کی آواز کو سنکر اُڑتے پرند اور بہتا پانی رک جاتا تھا۔ اربابِ معنی۔ اہل دل۔ منادمت۔ ہم نشینی۔ انواع۔ طرح طرح۔ سمعی الخ میرا کان گانوں کی خوبی کی طرف متوجہ ہے کون ہے جس نے ستار چھیڑ رکھا ہے۔ آہنگ۔ الاپ۔ حزیں۔ پرغم حریفان محفل شراب کے ساتھی۔ صبوح۔ وہ شراب جو صبح کو پی جائے۔ حظ۔ حصہ قوت۔ روزی۔

بہ بنجم پیشہ ورے کہ بسعی بازو کفافے حاصل کند تا آبروے از بہر لقمہ ریختہ نگردد چنانکہ بزرگان گفتہ اند

قطعہ

گر بغریبی رود از شہر خویش | سختی و محنت نکشد پنبہ دوز
ور بخرابی فتد از ملک خویش | گرسنہ خفتد ملک نیمروز

چنیں صفتہا کہ بیان کردم اے پسر در سفر موجب جمعیت خاطرست و داعیۂ طیبِ عیش و آنکہ ازیں جملہ بے بہرہ است بخیالِ باطل در جہاں برود و دیگر کسش نام و نشان نشنود

قطعہ

ہر آنکہ گردشِ گیتی بکینِ او برخاست | بغیرِ مصلحتش رہبری کند ایام
کبوترے کہ دگر آشیاں نخواہد دید | قضا ہمی بردش تا بسوئے دانہ و دام

پسر گفت اے پدر قولِ حکما را چگونہ مخالفت کنم کہ گفتہ اند رزق اگرچہ مقسوم ست باسبابِ حصول آں تعلق شرط ست و بلا اگرچہ مقدور ست از ابوابِ دخولِ آں حذر کردن واجب **قطعہ**

رزق ہر چند بے گماں برسد | شرطِ عقل ست جستن از درہا۔

۱۰

لہ کمین: پنبہ دوز جس کا پیشہ کم درجہ کا ہو جیسے حجام۔ درزی۔ موچی۔ غریبی۔ سفر۔ پنبہ دوز۔ دھنیا۔ گرسنہ بھوکا۔ نیمروز۔ ولایت سیستان۔ لہذا ملک نیمروز سے مراد رستم ہے۔ جمعیت خاطر۔ دل کا اطمینان۔ داعیہ سبب۔ لہ طیب عیش۔ زندگی کا مزا۔ بے بہرہ۔ محروم۔ گیتی۔ جہاں۔ کین۔ مخالفت۔ بغیر مصلحتش۔ یعنی زمانہ اُس کو ایسی طرف لیجاتا ہے جس میں اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کبوترے کہ۔ یعنی وہ کبوتر جس کے مقدر میں دوبارہ گھونسلا دیکھنا نہیں ہے۔ مقسوم۔ قسمت میں لکھا ہوا۔ اسباب حصول۔ حاصل ہونے کے طریقے۔ ابواب دخول۔ آنیکے دروازے۔ حذر۔ پرہیز۔ ۱۲

ور چہ کس بے اجل نخواہد مُرد | تو مرو در دہانِ اژدرہا

دریں صورت کہ منم باپیل دماں بزنم و با شیرِ ژیاں پنجہ در افگنم پس مصلحت آنست اے پدر کہ سفر کنم کہ ازیں بیش طاقتِ بینوائی ندارم

قطعہ

چوں مرد بر فتاد ز جای و مقامِ خویش | دیگر چہ غم خورد ہمہ آفاق جائے اوست
شب ہر توانگرے بسرائے ہمی روَد | درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

ایں بگفت و پدر را وداع کرد و ہمت خواست و رواں شد و با خویشتن ہمیگفت

شعر

ہنرور چو بختش نباشد بکام | بجائے رود کش ندانند نام

ہمچنیں تا برسید بر کنار آبے کہ سنگ از صلابتِ او بر سنگ ہمی آمد و خروشش بفرسنگ می رفت **بیت**

سہمگیں آبے کہ مرغابی در و ایمن نبودے | کمتریں موج آسیا سنگ از کنارش در ربودے

گروہے مردماں را دید ہر یک بقراضہ در معبر نشستہ و رختِ سفر بستہ جواں را دستِ عطا بستہ بود زبانِ ثنا بر کشود چندانکہ زاری کرد یاری نکردند ملاح بے مروّت ازو بخندہ برگردید و گفت .

بے اجل۔ بے موت۔
اژدر۔ اژدہا۔ دماں۔ منہ زور۔
دریں حالت۔ ودماں۔ مست۔ ژیاں۔ غضبناک۔
بینوائی۔ افلاس
دیگر چہ غم خورد۔ پھر کیا غم کرے
درویش ہر کجا الخ۔ فقیر کو جہاں رات آجائے وہی اس کی سرائے ہے
وداع۔ رخصت
ہمت۔ دعا۔
بکام۔ مقصد کے مطابق۔ صلابت۔ سختی۔ فرسنگ۔ تین میل۔
سہمگیں۔ خوفناک۔ مرغِ آبی۔ پانی کا جانور۔ ایمن۔ محفوظ۔ آسیا سنگ۔ چکی کا پاٹ۔ قراضہ۔ ریزگاری۔
معبر۔ کشتی۔ ذکر ہی جلیزگی۔
یاری۔ مدد۔

شعر

بے[١] زر نتوانی کہ کنی بر کس زور | ور زر داری بزور محتاج نۂ

شعر

زر نداری نتواں رفت بزور از دریا | زور دہ مرد چہ باشد زر یک مرد بیار

جواں را دل از طعنۂ ملاح بہم بر آمد خواست کہ ازو انتقامے کشد کشتی رفتہ بود آواز واد کہ اگر بدیں جامہ کہ پوشیدہ ام قناعت کنی دریغ نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید۔

بیت

بدوزد شرہ[٢] دیدۂ ہوشمند | در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

چندانکہ دستِ جواں بریش و گریبانش رسید بخود درکشید و بیحابا فرو کوفت یارش از کشتی بدر آمد کہ پشتی کند ہمچنیں درشتی دید پشت بگردانید مصلحت آں دیدند کہ با او بمصالحت گرایند و بہ اجرت کشتی مسامحت نمایند

مثنوی

چو پرخاش بینی تحمل بیار | کہ سہلے بہ بندد در کارزار
بشیریں زبانی و لطف و خوشی | توانی کہ پیلے بموئے کشی

---

[١] بے زر الخ۔ یعنی پیسہ۔ بدون کوئی زور نہیں۔ اور اگر یہ ہو تو پھر زور کی بھی ضرورت نہیں۔۔ انتقام۔ بدلہ۔ قناعت۔ صبر۔ دریغ۔ ممانعت۔ [٢] شرہ۔ لالچ۔ بند۔ جال۔ بخود درکشید۔ اپنی طرف کھینچ لیا۔ بے محابا۔ بے تحاشہ۔ پشتی۔ مدد۔ مسامحت، چشم پوشی۔ پرخاش۔ لڑائی۔ سہل۔ نرمی۔ پیلے بموئے کشی۔ ہاتھی کو بال میں باندھ لائے۔

لطافت[1] کن آنجا که بینی ستیز | نبرّد قز نرم را تیغِ تیز

بعذرِ ماضی بقدمش در افتادند و بوسۂ چند بنفاق بر سر و چشمش دادند پس بہ کشتی در آوردند و رواں شدند تا برسیدند بستونے کہ از عمارتِ یونان در آب ایستادہ بود ملّاح گفت کشتی را خللے ہست یکے از شما کہ زور آور تر ست باید کہ بریں ستون برود خطامِ کشتی بگیرد تا عمارت کنیم جواں بغرورِ دلاوری کہ در سر داشت از خصمِ آزردہ دل نیندیشید و قولِ حکما را کار نفرمود کہ گفتہ اند ہر کرا رنجے بدل رسانیدی اگر در عقبِ آں صد راحت برسانی از پاداشِ آں یک رنجش ایمن مباش کہ پیکاں از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند

نظم

چہ خوش گفت یکتاش با خیلتاش | چو دشمن خراشیدی ایمن مباش

قطعہ

مشو ایمن کہ تنگ دل گردی | چوں ز دستت دلے بہ تنگ آید

سنگ بر بارۂ حصار مزن | کہ بود کز حصار سنگ آید

چندانکہ مقودِ کشتی بساعد بپیچید و بالائے ستون رفت ملّاح زمام

---

[1] لطافت۔ نرمی۔ ستیز۔ لڑائی۔ قز۔ ریشمین کپڑا۔ بعذرِ ماضی۔ پہلے معاملہ کی عذر خواہی کے لئے۔ خلل۔ بگاڑ۔ خطام۔ مہار۔ عمارت کنیم۔ یعنی ٹھیک کر بنائیں۔ خصمِ آزردہ دل۔ ستایا ہوا دشمن۔ عقب۔ پیچھے۔ پاداش۔ بدلہ۔ پیکان تیر کے۔ یکتاش۔ و خیلتاش۔ تاش یعنی غلام و آقا۔ لہذا یکتاش ایک غلام۔ اور خیلتاش میں مضاف مقلوب ہے یعنی تاش خیل یعنی جماعت کا آقا۔ بعض صاحبان نے لکھا ہو کہ یہ دو آدمیوں کے نام ہیں۔ ایمن۔ بے خوف۔ بارۂ حصار۔ دیوارِ قلعہ۔ مقود۔ رسّی۔ ساعد۔ کلائی۔ زمام مہار۔

از کفش درگسلانید وکشتی براند بیچاره متحیر[1] بماند روزے دو بلا ؤ محنت کشید سختی دید سوم روز خوابش گریباں گرفت ودر آب انداخت بعد از شبا روزے[2] دگر برکنار افتاد از حیاتش رمقے[3] مانده بود برگ درختاں خوردن گرفت وبیخ گیاہاں برآوردن تااندکے قوت یافت سر دربیاباں نہاد[4] وبرفت تاتشنه وبیطاقت شد وبرسر چاہے رسید قومے را دید شربتِ آب[5] به پشیزے[6] ہمی آشامیدند جواں را پشیزے نبود طلب کرد وبیچارگی نمود رحمت نیاوردند دستِ تعدی[7] دراز کرد وتنے چند را فروکوفت مرداں غلبه کردند وبیحابا بزدندش مجروح[8] شد

قطعه

پشه چو پُر[9] شد بزند پیل را | باہمه مردی وصلابت[10] که اوست
مورچگاں[11] را چو بود اتفاق | شیرِ ژیاں را بدر آرند پوست[12]

بحکم ضرورت[13] درپئے کارواں افتاد وبرفت شبانگه برسیدند بمقامے که از دزداں پرخطر بود کاروانیاں[14] را دید لرزه براندام افتاده ودل برہلاک نہاده گفت اندیشه مدارید[15] که دریں میاں یکے منم که به تنہا پنجاه مرد را جواب گویم[16] ودیگر جوانان ہم یاری کنند ایں

[1] متحیر. حیران۔ [2] بعد از شبا روزے۔ ایک دن ایک رات بعد۔ [3] رمق. یعنی تھوڑی سی جان۔ [4] سر دربیاباں نہاد۔ جنگل کی طرف چلدیا۔ [5] شربتِ آب. یعنی پانی کے گھونٹ۔ [6] پشیزه. یعنی پیسه۔ [7] تعدی۔ ظلم۔ [8] مجروح۔ زخمی۔ [9] پر شد۔ بہت ہوا۔ [10] صلابت۔ سختی۔ [11] مورچگاں۔ چیونٹیاں۔ [12] بدر آرند پوست۔ کھال کھینچ لیں۔ [13] بحکم ضرورت۔ مجبوراً۔ [14] کاروانیاں۔ قافلے والے۔ [15] اندیشه مدارید۔ فکر نہ کرو۔ [16] جواب گویم۔ مقابله کروں گا۔ ۱۲

بگفت و مردمِ کاروان بلافِ او قوی دل شدند و بصحبتش
شادمانی کردند و بزاد و آبش دستگیری واجب دانستند
جوان را آتشِ معده بالا گرفته بود و عنانِ طاقت از دست رفته
لقمۂ چند از سرِ اشتها تناول کرد و دمے چند آب در پے آن آشامید
تا دیوِ درونش بیارمید و بخفت پیر مردے جہاں دیده دران کاروان
بود گفت اے جماعت من ازیں بدرقۂ شما اندیشناکم بیش ازانکہ
از دزدان چنانکہ حکایت کنند غریبے را درمے چند گرد آمده بود و بشب
از تشویشِ لوریان در خانہ نمی خفت یکے را از دوستاں بر خود
خواند تا وحشتِ تنہائی بدیدارِ وے منصرف کند شبے در صحبتِ او
بود چندانکہ بر درمہاشش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر کرد بامداد
دیدند غریب گریاں و عریاں کسے گفت حال چیست مگر آن درمہا
ترا دزد ببرد گفت لا واللہ بدرقہ برد

قطعہ

هرگز ایمن ز مار ننشستم | تا بدانستم انچہ عادتِ اوست
زخمِ دندانِ دشمنے بتر ست | کہ نماید بچشم مردم دوست

لہ لاف۔ شیخی۔ زاد۔ توشہ۔ آتشِ معدہ۔ یعنی بھوک۔ عنان۔ باگ۔ تناول کرد۔ کھائے۔ دیوِ درونش۔ یعنی نفس۔ بدرقہ۔ راہبر۔ تشویش۔ پریشانی۔ لوریان۔ ایک گروہ تھا۔ جو عموماً گانے بجانے اور حجامت کا پیشہ کرتا تھا اور لوگوں کو پھنسا کر لوٹ بھی لیتا تھا۔ کہ منصرف۔ دور۔ وقوف۔ اطلاع۔ عریاں۔ ننگا۔ زخمِ دندان۔ یعنی اُس دشمن کے دانتوں کا زخم گہرا لگتا ہے۔ جو بظاہر دوست بنا ہوا ہو۔ ۱۲

چه دانید که اگر این هم از جملهٔ دزدان باشد بعیاری[1] درمیانِ ما
تعبیه شده تا بوقتِ فرصت یاران را خبر کند مصلحت آن بینم
که مر این خفته را بگذاریم و رخت برداریم جوانان را پند پیر استوار آمد
و مهابتے عظیم از مشت زن در دل گرفتند و رخت برداشتند
و جوان را خفته بگذاشتند آنگه خبر یافت که آفتابش بر کتف
سر برآورد و کاروان رفته دید بیچاره بسے بگردید ره بجائے نبرد و تشنه
و بینوا روی بر خاک و دل بر ہلاک نہادہ میگفت

شعر

مَنْ ذَا یُحَدِّثُنِیْ وَزُمَّ الْعِیْسُ | مَا لِلْغَرِیْبِ سِوَی الْغَرِیْبِ اَنِیْسُ

فرد

درشتی کند بر غریبان کسے | که نابوده باشد بغربت بسے

مسکیں درین سخن بود که پادشه پسرے بصید از لشکریان دور افتاده
بود و بالائے سرش ایستاده همی شنید و در هیأتش همی نگرید
صورتش پاکیزه دید و حالش پریشان پرسید از کجائی و بدین جایگه
چون افتادی برخے از آنچه بر سر او رفته بود اعادت کرد ملک زاده

[1] عیاری. چالاکی. تعبیه. پوشیده. مهابت. خوف. کتف. مونڈھا. من ذا الخ. مجھ سے اب کون باتیں کرے گا. اونٹوں کی مہار چڑھا دی گئی (وہ روانہ ہو گئے) مسافر کا تو مسافر ہی دوست ہوتا ہے. غربت. مسافرت. صید. شکار. ہیأت. حالت. اعادت کرد. دوہرایا ۔ ۱۲

را بر حالِ تباہِ او رحمت آمد و خلعت و نعمت داد و معتمدےؔ را با وے
بفرستاد تا بشہر خویش باز آمد پدرش بدیدنِ او شادمانیؔ کرد
و بر سلامتِ حالش شکر گفت شبانگہ از انچہ بر سرِ او رفتہ بود از
حالت کشتی و جورِ ملاح و ظلمِ روستایانؔ بر سرِ چاہ و غدرِ کاروانیان
در راہ با پدر ہمیگفت پدر گفت اے پسر نہ گفتمت ہنگامِؔ رفتن کہ
تہیدستان را دستِ دلیری بستہ است و پنجۂ شیری شکستہ

شعر

چہ خوش گفت آں تہیدست سلحشورؔ | جوے زر بہتر از ہفتاد من زور

پسر گفت اے پدر ہر آئینہؔ تا رنج نبری گنج برنداری و تا جان در خطر
نہ نہی بر دشمن ظفرؔ نیابی و تا دانہ پریشان نکنی خرمن نگیری نہ بینی
باندک مایہ رنجے کہ بردم چہ تحصیلِ راحت کردم و بہ نیشےؔ کہ خوردم
چہ مایہ عسلؔ آوردم

فرد

گرچہ بیرون ز رزق نتواں خورد | در طلب کاہلی نباید کرد

فرد

غواصؔ گر اندیشہ کند کامؔ نہنگؔ | ہرگز نکند دُرِّؔ گرانمایہ بچنگ

ؔ معتمد۔ بھروسہ کا آدمی۔ شادمانی۔ خوشی۔ روستا۔ دیہاتی۔ ہنگام۔ وقت۔ سلحشور۔ سپاہی۔ ہر آئینہ۔ بہر حال۔ ظفر۔ فتح۔ نیش۔ ڈنک۔ عسل۔ شہد۔ غواص۔ غوطہ خور۔ کام۔ حلق۔ نہنگ۔ ناکا۔ دُر۔ موتی۔ ۱۲

حکمتؔ آسیا سنگِ زیرین متحرک نیست لاجرم تحمّلِ بارِ گران همیکند

قطعه

چه خورد شیرِ شرزه در بنِ غار | باز افتاده را چه قوت بود
گر تو در خانه صید خواهی کرد | دست و پایت چو عنکبوت بود

پدر پسر را گفت ترا درین نوبت فلک یاوری کرد و اقبال رهبری که صاحبِ دولتے بتو رسید و بر تو بخشید و کسر حالت را بتفقدی جبر کرد چنیں اتّفاق نادر افتد و بر نادر حکم نتواں کرد۔

بیت

صیّاد نه هربار شغالے ببرد | باشد که یکے روز پلنگش بدرد

چنانکه یکے از ملوک پارس را نگینے گرانمایه در انگشتری بود بارے بحکم تفریح باتنے چند خاصاں بمصلائے شیراز بیروں رفت فرمود تا انگشتری را بر گنبدِ عضد نصب کردند تا هر که تیر از حلقهٔ انگشتری بگذراند خاتم او را باشد اتّفاقاً چهار صد حکم انداز که در خدمتِ او بودند بینداختند جمله خطا کردند مگر کودکے که بر بامِ رباطے ببازیچه تیر از هر طرف می انداخت بادِ صبا تیر او از حلقهٔ انگشتری بگذرانید

ؔ حکمت۔ دانائی کی بات۔
آسیا سنگ زیریں۔ چکی کا نیچے کا پاٹ۔ متحرک حرکت کرنیوالا۔ لاجرم۔ لامحالہ۔ تحمّل۔ برداشت۔
شرزہ۔ غضبناک۔ بن۔ جڑ۔ عنکبوت۔ مکڑی۔
نوبت۔ مرتبہ۔ کسر۔ شکستگی۔ تفقد۔ دلجوئی۔
نادر۔ کمیاب۔
شغال۔ گیدڑ۔
پلنگ۔ چیتہ۔ نگینہ۔ نگ۔ انگشتری۔ انگوٹھی۔ بکسہ
تفریح۔ تفریح۔ مصلیٰ۔ عیدگاہ۔ گنبد عضد۔ یعنی عضد الدین بادشاہ کے مقبرہ کا گنبد۔ نصب۔ قائم۔ حکم انداز۔ نشانہ پر ٹھیک تیر مارنے والا۔ بام۔ بالا خانہ۔ رباط۔ مسافرخانہ

خلعت و نعمت یافت و خاتم بوے ارزانی داشتند آورده اند

کہ پسر تیر و کمان را بسوخت گفتند چرا چنیں کردی گفت تا رونقِ[1]

نخستیں برجائے ماند

قطعہ

گہ بود کز حکیم روشن رای | بر نیاید درست تدبیرے
گاہ باشد کہ کودکے ناداں | بغلط بر ہدف زند تیرے

حکایت[29] درویشے را شنیدم کہ بغارے نشستہ بود و در

بروی از جہاں بستہ و ملوک و اغنیا را در چشمِ ہمتِ او شوکت و

ہیبت نماند

قطعہ

ہر کہ برخود درِ سوال کشاد | تا بمیرد نیازمند بود
آز بگذار و پادشاہی کن | گردن بے طمع بلند بود

یکے از ملوکِ آں طرف اشارت کرد کہ توقع بکرم و اخلاقِ مرداں

چنیں ست کہ یکے با ما بنان و نمک موافقت کنند شیخ رضا داد

بحکم آنکہ اجابتِ دعوت سنت ست دیگر روز ملک بعذرِ قدومش

رفت عابد از جای برجست و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد

و ثنا گفت چوں غائب شد یکے از جماعت پرسید شیخ را کہ

---

[1] رونقِ نخستیں۔ پہلی آبرو۔ بغلط بر ہدف زند تیرے۔ بغلطی سے نشانہ پر تیر مارے۔ حکایت (۲۹) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ فقیر کو امرا اور بادشاہوں کی صحبت سے بچنا چاہئے۔ ورنہ رفتہ رفتہ دامنِ صبر و قناعت اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے۔ جہاں۔ یعنی دنیا والے۔ شوکت دبدبہ۔ ہیبت خوف۔ در سوال کشاد یعنی مانگنا شروع کر دیا۔ نیازمند۔ تابعدار۔ آز۔ لالچ۔ توقع بکرم و اخلاقِ مرداں۔ یعنی جوانوں کے اخلاق اور کرم سے توقع ہے۔ یکے۔ ایک بار۔ با ما بنان و نمک موافقت کنند۔ یعنی ہمارے ساتھ کھانا کھائیں۔ اجابت۔ قبول کرنا۔ کنار۔ بغل۔ تلطف۔ مہربانی۔ ۱۲

چندیں ملاطفت[1] امروز که با پادشه کردی خلاف عادت بود دیگر ندیدم گفت نشنیدی آنکه یکے از صاحبدلان گفته است

فرد

هر کرا بر سماط بنشستی | واجب آمد بخدمتش برخاست

مثنوی

گوش تواند که همه عمر وے | نشنود آواز دف و چنگ و نے
دیده شکیبد ز تماشائے باغ | بے گل و نسریں بسر آرد دماغ
گر نبود بالشِ آگنده پر | خواب تواں کرد حجر زیرِ سر
ورنه بود دلبرِ همخوابه پیش | دست تواں کرد بآغوشِ خویش
ویں شکم بے هنرِ پیچ پیچ | صبر ندارد که بسازد بهیچ

باب چهارم در فوائدِ خاموشی

حکایت (۱)[2] یکے از دوستاں گفتم امتناعِ سخن گفتنم بعلتِ آں اختیار آمده است که غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیدهٔ دشمناں جز بر بدی نمی آید گفت اے برادر دشمن آں

[1] ملاطفت۔ نرمی۔ سماط دسترخوان۔ بخدمتش برخاست۔ اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا۔ تماشا۔ سیر۔ نسریں چنبیلی۔ بالش آگندہ پر۔ پروں کا تکیہ۔ حجر۔ پتھر۔ ورنہ بود۔ اگر نہ بود۔ دلبر ہمخوابہ۔ ساتھ سونے والا معشوق۔

[2] حکایت (۱) اس حکایت کا منشاء یہ ہے کہ اکثر حالات میں خاموش رہنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ ورنہ بہتر سے بہتر بات پر نکتہ چینی شروع ہو جاتی ہے۔ امتناع۔ رکنا۔ اختیار۔ پسند۔ غالب۔ اکثر۔ دشمن آں بہ۔ یعنی تمہارے لئے وہی دشمن اچھا ہے جس کی نگاہ تمہاری نیکی پر نہ پڑے ورنہ اس کو بھی برباد کرنے کی کوشش کرے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲۰۔

ح ۱۰

بہ کہ نیکی نہ بیند

شعر

وَاَخُو العَدَاوَۃِ لَا یَمُرُّ بِصَالِحٍ | اِلَّا وَیَلْمِزُہٗ بِکَذَّابٍ اَشِرٍ

شعر

ہنر بچشمِ عداوت بزرگتر عیب ست | گل ست سعدی و در چشمِ دشمناں خار ست

بیت

نورِ گیتی فروز چشمۂ ہور | زشت باشد بچشمِ موشکِ کور

حکایت بازرگانے را ہزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت نباید کہ باکسے ایں سخن درمیاں نہی گفت اے پدر فرمان تراست نگویم ولیکن باید کہ مرا بر فائدۂ ایں مطلع گردانی کہ مصلحت در نہان داشتن چیست گفت تا مصیبت دو نشود یکے نقصانِ مایہ دیگر شماتتِ ہمسایہ

شعر

مگو اندوہِ خویش با دشمناں | کہ لاحول گویند شادی کناں

حکایت جوانے خردمند از فنونِ فضائل حظے وافر داشت و طبعے نافر چنانکہ در محافلِ دانشمنداں نشستے زبانِ سخن ببستے بارے پدرش گفت اے پسر تو نیز انچہ دانی بگوی گفت ترسم از انچہ ندانم

سلہ وَاَخُو العَدَاوہ . دشمن نیک پر سے ہو کر بھی گذرتا ہے تو اس کو جھوٹا متکبر ہونے کا عیب لگاتا ہے . چشم عداوت . دشمنی کی آنکھ . ہور بضم ہا و واوِ مجہول آفتاب . موشک . چھچھوندر کور . اندھا . حکایت (۲) سلہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دوسروں کو اپنے نقصان کی خبریں سنانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے . خسارت ٹوٹا . فرمان . حکم . مایہ . شماتت . دوسرے کی برائی کو دیکھ کر خوش ہونا . ہمسایہ . پڑوسی . اندوہ . غم . کہ لاحول گویند یعنی دل میں خوش ہوتے ہوئے لاحول پڑھیں گے . حکایت (۳) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اہلِ علم کے سامنے خاموشی ہی بہتر ہے ورنہ جہالت کا پردہ فاش ہو جاتا ہے . فنون قسمیں

حظ . حیثیت . نافر یعنی زیادہ باتیں کرنے سے نفرت کرنے والی . محافل . مجالس .

بپرسند و شرمساری برم ۔

قطعہ

آں شنیدی کہ صوفیٔ میکوفت[1] | زیرِ نعلینِ خویش میخے چند
آستینش گرفت سرہنگے | کہ بیا نعل بر ستورم بند

فرد

نگفتہ ندارد کسے با تو کار | ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

حکایت[2] (۴) عالمے معتبر را مناظرہ افتاد با یکے از ملاحدہ لعنہم اللہ علی حدۃ و بحجت او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسے گفتا ترا با چندیں فضل و ادب کہ داری با بیدینے حجت نماند گفت علمِ من قرآن ست و حدیث و گفتارِ مشائخ و او بدینہا معتقد نیست و نمی شنود مرا شنیدنِ کفرِ او بچہ کار آید ۔

بیت

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی | آنست جوابش کہ جوابش ندہی

حکایت[3] (۵) جالینوس ابلہے را دید دست در گریبانِ دانشمندے زدہ و بیحرمتی ہمیکرد گفت اگر ایں دانا بودے کارِ او بناداں بدایجا

[1] میکوفت ۔ ٹھوک رہا تھا ۔ زیر نعلین ۔ جوتوں کے تلے ۔ سرہنگ ۔ سپاہی ۔ ستور ۔ یعنی گھوڑا ۔ نگفتہ الخ ۔ یعنی نہ کہی ہوئی بات کے متعلق کسی کو تجھ سے کوئی سروکار نہیں ۔ [2] حکایت دوم اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دین و مذہب کے مخالفوں سے شدید ضرورت کے بدون مناظرہ نہ کرنا چاہئے ۔ مناظرہ ۔ حق ثابت کرنے کے لئے گفتگو کرنا ۔ ملاحدہ ملحد کی جمع ۔ بے دین ۔ لعنہم اللہ علی حدۃ ۔ خدا ان میں سے ہر ایک پر لعنت کرے ۔ حجت ۔ دلیل ۔ بر نیامد ۔ نہ جیت سکا ۔ گفتار مشائخ ۔ بزرگوں کے قول ۔ خبر ۔ حدیث ۔ زو نرہی ۔ اس سے چھٹکارا حاصل نہ ہو ۔ آنست جوابش ۔ اس کا یہی جواب ہے کہ اس کو کوئی جواب نہ دے ۔ [3] حکایت اس حکایت کا منشاء یہ ہے کہ کج طبع لوگوں کے بالمقابل خاموشی عین دانائی ہے ۔ جالینوس ۔ مشہور یونانی حکیم ہے ۔ گفت ۔ یعنی جالینوس نے کہا کہ اگر یہ دانشمند عقلمند ہوتا تو اس جاہل کے بالمقابل ابتداء ہی نرمی کرتا تاکہ یہ ذلت نہ دیکھنی پڑتی ۔ ۱۲

۱؎ کین: کینہ۔ پیکار: جنگ۔ سبکسار: یعنی سبک سر (کم عقل) الف تحسین کلام اور قافیہ کی ضرورت سے بڑھا دیا جاتا ہے۔ وحشت: بے تمیزی۔ موئی: بال۔ ہمیدوں: ہمچنیں یعنی ایک بال اگر دو بھلوں یا ایک بھلے اور ایک برے کے ہاتھوں میں ہو تو وہ رسہ کشی کرکے اس کو نہ توڑیں گے دونوں بھلے ہیں تو رسہ کشی ہی نہ ہوگی اگر ایک برا اور ایک بھلا ہے تو اگرچہ برا کھینچے گا لیکن بھلا ڈھیل دے گا۔ بہرحال ٹوٹنے کی نوبت نہ آئے گی۔ وگر: یعنی اگر دونوں جانب جاہل ہوگئے تو رسہ کشی ضرور ہوگی۔ بال تو بال زنجیر کو بھی توڑ ڈالیں گے۔ فرجام: انجام۔ کہ دانم الخ۔ یعنی میرے بہت سے عیب تو ایسے ہیں۔ جن کو میں ہی جانتا ہوں تو ان سے واقف بھی نہیں ہے حکایت (۶) ۲؎ اس حکایت میں گفتگو کا سلیقہ سکھایا گیا ہے۔ سحبان وائل۔ یعنی سحبان بن وائل عرب کا مشہور فصیح و بلیغ مقرر بحکم: بسبب۔ سالے: سال بھر۔ برسرِ جمع: مجمع

زسیدے ۔

مثنوی

دو عاقل را نباشد کینِ و پیکار | نہ دانائے ستیزد با سبکسار
اگر ناداں بوحشت سخت گوید | خردمندش بنرمی دل بجوید
دو صاحبدل نگہدارند موئے | ہمیدوں سرکشے و آزرم جوئے
وگر در ہر دو جانب جاہلانند | اگر زنجیر باشد بگسلانند
یکے را زشتخوئے داد دشنام | تحمل کرد و گفت اے نیک فرجام
بترزانم کہ خواہی گفت آنی | کہ دانم عیبِ من چوں من ندانی

حکایت (۶) ۲؎ سحبان وائل را در فصاحت بے نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالے بر سرِ جمعے سخن گفتے کہ لفظے مکرر نکردے وا گر ہماں اتفاق افتادے بعبارتِ دیگر بگفتے واز جملہ ادب ندمائے حضرت ملوک یکے اینست

مثنوی

سخن گرچہ دلبند و شیریں بود | سزاوارِ تصدیق و تحسیں بود
چو یکبار گفتی مگو باز پس | کہ حلوا چو یکبار خوردند بس

حکایت ۳؎ یکے را از حکما شنیدم کہ می گفت ہرگز کسے بجہل خود اقرار نکردہ است مگر آں کس کہ چوں دیگرے در سخن باشد ہمچناں تمام

کے سامنے۔ ندما: ہمنشیں۔ حضرت: دربار۔ سزاوار: مستحق۔ حلوا چو یکبار: یعنی حلوے کے بھی مکرر کھانے میں مزا نہیں آتا۔ حکایت۔
۳؎ اس حکایت میں بھی بات کرنے کا سلیقہ سکھایا گیا ہے۔ ہرگز کسے الخ: یعنی اپنے جہل کا کوئی اقرار نہیں کرتا۔ ہاں وہ آدمی خود اپنی جہالت...

ناگفتہ سخن آغاز کند

مثنوی

سخن را سرست اے خردمند و بن | میاور سخن درمیانِ سخن
خداوندِ تدبیر و فرہنگ و ہوش | نگوید سخن تا نہ بیند خموش

حکایت (۸) تنے چند از بندگانِ محمود گفتند حسن میمندی را کہ سلطان امروز چہ گفت ترا در فلاں مصلحت گفت بر شما ہم پوشیدہ نماند گفتند آنچہ با تو گوید بامثالِ ما گفتن روا ندارد گفت باعتماد آنکہ داند کہ نگویم پس چرا ہمی پرسید۔

بیت

نہ ہر سخن کہ بر آید بگوید اہلِ شناخت | بسرِ شاہ سرِ خویشتن نشاید باخت

حکایت (۹) در عقدِ بیعِ سرائے مترددبودم جہودے گفت بخر کہ من از کدخدایانِ محلتم وصفِ ایں خانہ چنانکہ ہست از من پرس ہیچ عیبے ندارد گفتم بجز آنکہ تو ہمسایۂ من باشی۔

قطعہ

خانۂ را کہ چوں تو ہمسایہ ہست | دہ درم سیم کم عیار ارزد
لیکن امیدوار باید بود | کہ پس از مرگِ تو ہزار ارزد

سرِ۔ ابتدا۔ بن۔ خاتمہ۔ فرہنگ۔ دانائی
حکایت (۸)۔ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ شاہوں کے راز کی حفاظت ضروری ہے اگر کوئی دریافت بھی کرے تو خاموشی مناسب ہے۔ حسن میمندی۔ سلطان محمود کا وزیر۔ گفت۔ یعنی حسن میمندی
اہلِ شناخت۔ سمجھدار۔ سرِ۔ راز۔ سر باختن۔ سر کٹوانا۔ حکایت (۹)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر وہ یہودی خواہ مخواہ دخل نہ دیتا تو اُس کو یہ باتیں نہ سننی پڑتیں۔ عقدِ بیع سرائے۔ مکان کے خریدنے کا معاملہ۔ جہود۔ یہودی۔ کدخدا۔ صاحبِ خانہ۔ محلت۔ محلہ۔ بجز آنکہ۔ یعنی اس کے علاوہ کوئی عیب نہیں کہ تو میرا محلہ دار ہے گا۔ کم عیار۔ غیر خالص۔ ہزار ارزد۔ یعنی ہزار روپیہ قیمت کا ہے۔ ۱۲

حکایت (۱۰) یکے از شعرا پیشِ امیرِ دزداں رفت و ثنا گفت فرمود تا جامہ اش بر کنند و از دہ بدر کنند مسکین برہنہ بسرما میرفت سگاں در قفائے وے افتادند خواست تا سنگے بردارد و سگاں را دفع کند زمین یخ بستہ بود و عاجز شد و گفت ایں چہ حرامزادہ مردمانند سگاں را کشادہ اند و سنگ را بستہ امیرِ دزداں از غرفہ بدید و بشنید و بخندید و گفت اے حکیم از من چیزے بخواہ گفت جامۂ خود مے خواہم اگر انعام فرمائی۔ مصرع رَضِیْنَا مِنْ نَوَالِکَ بِالرَّحِیْلِ۔

بیت

امیدوار بود آدمی بخیرِ کساں | مرا بخیرِ تو امید نیست شر مرساں

سالارِ دزداں را بر وے رحمت آمد جامۂ او باز داد و قبائے پوستینے براں مزید کرد و درمے چند

حکایت (۱۱) منجمے بخانہ در آمد مردِ بیگانہ دید با زنِ او بہم نشستہ دشنام داد و سخت گفت درہم افتادند فتنہ و آشوب برخاست صاحبدلے بریں واقف گشت گفت **شعر**

تو براوجِ فلک چہ دانی چیست | چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

حکایت (۱۰) ؎ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر یہ شاعر چوروں کے سردار کی تعریف نہ کرتا اور خاموش رہتا تو یہ ذ[illegible] نہ ہوتی۔ شعرا۔ شاعر کی جمع۔ امیر دزداں۔ چوروں کا سردار۔ ثنا۔ تعریف۔ از دہ بدر کنند۔ گاؤں سے نکالدیں۔ سگاں در قفائے وے افتادند۔ کتے اس کے پیچھے پڑگئے۔ دفع کند۔ ہٹا دیوے۔ زمین یخ بستہ بود۔ زمین برف جمی ہوئی تھی۔ حرامزادہ۔ شریر۔ غرفہ۔ بالاخانہ۔ اگر انعام فرمائی۔ اگر عنایت فرماویں۔ رَضِیْنَا مِنْ نَوَالِکَ بِالرَّحِیْلِ۔ آپ کی عطا کے بدلے ہم اسی پر راضی ہیں کہ دیکھ کر گھر کو کوچ کر جائیں۔ کساں۔ بھلے لوگ۔ مرا بخیر الخ۔ یعنی مجھے جناب سے بھلائی کی تو کوئی توقع نہیں میرے ساتھ برائی تو نہ کیجئے۔ قبائے پوستینے۔ بالدار چمڑے کا چوغہ۔ حکایت (۱۱)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ منجم چونکہ لوگوں سے باتیں بناتا ہے لہٰذا اس کو اس وقت یہ بات سننی پڑی۔ منجم۔ نجومی۔ مردِ بیگانہ۔ اجنبی آدمی۔ درہم افتادند۔ لڑ پڑے۔ آشوب۔ شور و غل۔ اوج۔ بلندی۔ فلک۔ آسمان۔ سرائے۔ گھر۔

حکایت(۱۲) خطیبے کریہ الصوت خود را خوش آواز پنداشتے و فریادِ بیفائدہ برداشتے گفتی نعیبِ غرابِ البین در پردۂ الحانِ اوست یا آیہ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ در شانِ اوست

شعر

اِذَا نَهَقَ الْخَطِیْبُ اَبُوالْفَوَارِسِ | لَهٗ صَوْتٌ یَهُدُّ اِصْطَخْرَ فَارِسْ

مردمِ قریہ بعلتِ جاہے کہ داشت بلیتش را میکشیدند و اذیتش را مصلحت نمیدیدند تا یکے از خطبائے آں اقلیم کہ با او عداوتے نہانی داشت بارے بپرسیدنِ او آمدہ بود گفت ترا خوابے دیدہ ام خیر باد گفت چہ دیدی گفت چناں دیدم کہ ترا آوازِ خوش است و مردماں از انفاسِ تو در راحت خطیب اندریں لختے بیندیشید و گفت جزاک اللہ ایں چہ مبارک خوابیست کہ دیدی کہ مرا بر عیبِ خود واقف گردانیدی معلوم شد کہ آوازِ ناخوش دارم و خلق از بلند خواندنِ من در رنجند عہد کردم کہ ازیں پس خطبہ نگویم مگر بآہستگی

قطعہ

از صحبتِ دوستے برنجم | کاخلاقِ بدم حسن نماید

حکایت(۱۲). اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی تمہارے عیوب تم پر ظاہر کرے تو خاموشی سے سننا چاہیئے. خطیب واعظ. کریہ الصوت. بھدی آواز والا. فریاد. شور و غل. نعیب غراب البین. فراق کے کوے کی آواز. کوے کی کائیں کائیں کو دو دوستوں کی جدائی کا سبب سمجھا گیا ہے اسی لئے وہ بہت ناگوار گذرتی ہے. الحان. لے. اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَات بیشک بدترین آواز. یہ گدھے کی آواز کے بارے میں قرآن میں فرمایا گیا ہے. ؎ اذا الخ. جب ابوالفوارس واعظ گدھے کی طرح ہنہناتا ہے تو فارس کا قلعہ اصطخر لرزتا ہے. مردم قریہ. گانوں کے لوگ. علت. سبب. جاہ. عزت. بلیتش را میکشند. اس کی مصیبت برداشت کرتے تھے اذیتش. اس کو ستانا. عداوتے نہانی. پوشیدہ دشمنی. ترا خوابے دیدہ ام. تیرے متعلق ایک خواب دیکھا ہے ؎ خیر باد. خدا کرے بہتر ہو. انفاس. سانس. لختے. تھوڑی دیر. خلق. مخلوق. از صحبت دوستے الخ. مجھے اس دوست سے تکلیف پہنچتی ہے جو میرے برے اخلاق کو اچھا کرکے دکھائے ۱۲

علیم هنر و کمال بیند | خارم گل و یاسمن نماید
کو دشمنِ شوخ چشم بیباک | تا عیب مرا بمن نماید

فرد

هر آنکس که عیبش نگویند پیش | هنر داند از جاهلی عیبِ خویش

حکایت یکے در مسجد بطوع بانگ نماز گفتے بادائے که مستمعان را ازو نفرت بودے و صاحب مسجد امیرے بود عادل نیک سیرت نمیخواستش که دل آزرده گردد گفت اے جوان مردِ این مسجد را موذنانِ قدیمی اند که هر یکے از ایشان را پنج دینار مرتب داشته ام ترا ده دینار میدهم تا جائے دیگر روی برین قول اتفاق کردند پس از مدتے در گذرے پیشِ امیر باز آمد و گفت ایخداوند بر من حیف کردی که بده دینار ازان بقعه ام بیرون کردی که آنجا رفته ام بیست دینار میدهند که جائے دیگر روم قبول نمی کنم امیر بخندید و گفت زنهار نستانی که به پنجاه دینار راضی گردند

شعر

به تیشه کس نخراشد ز روئے خارا گل | چنانکه بانگ درشت تو میخراشد دل

حکایت ناخوش آوازے ببانگِ بلند قرآن خواندے صاحبدلے

لے کو۔ کہاں ہے۔ (۱۳) جاہلی۔ نادانی۔ حکایت اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کسی کے عیب کو اس پر ظاہر کرنے کیلئے سلیقہ کی ضرورت ہے بطوع۔ خوشی سے۔ بانگ آواز۔ مستمعان سننے والے۔ صاحب مسجد مسجد کا متولی۔ ۵ مرتب مقرر تنخواہ اتفاق کردند معاملہ طے ہو گیا۔ گذرے راستہ حیف ظلم۔ بقعہ جگہ۔ زنہار نستانی ہرگز نہ لینا۔ تیشہ۔ کدال۔ خارا ایک قسم کا پتھر ہے۔ گل الخ پتھر سے مٹی کھرچتے ہیے دلخراش آواز سے دل مجروح ہوتی ہے۔ حکایت (۱۴) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بھدی آواز والے کو زور سے قرآن نہ پڑھنا چاہئے۔ ناخوش آوازے۔ بھدی آواز والے۔

روزے برو بگذشت و گفت تراؔ مشاہرہ چندست گفت ہیچ گفت پس ایں زحمت بخود چرا میدہی گفت از بہر خدا میخوانم گفت از بہر خدا دیگر مخواں۔

بیت

گر تو قرآن بدیں نمط خوانی | ببری رونقِ مسلمانی

باب پنجم در عشق و جوانی

حکایت[1] حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندیں بندۂ صاحب جمال دارد کہ ہر یکے بدیع جہانے اند چگونہ افتادہ است کہ با ہیچ کدام از ایشاں میلے و محبتے ندارد چنانکہ با ایاز با آنکہ زیادت حسنے ندارد گفت ہر چہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید۔

قطعہ

کسے بدیدۂ انکار گر نگاہ کند | نشانِ صورتِ یوسف دہد بناخوبی
وگر بچشمِ ارادت نگہ کند در دیو | فرشتہ اش بنماید بچشم محبوبی

مثنوی

ہر کہ سلطاں مریدِ او باشد | گر ہمہ بد کند نکو باشد

ؔ مشاہرہ۔ ماہانہ تنخواہ۔ زحمت۔ تکلیف۔ بہر خدا۔ خدا کے لئے۔ نمط طریقہ۔ روش۔ ببری رونق مسلمانی یعنی مسلمانی کی عزت خاک میں ملا دیگا۔ حکایت[1] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عشق کے لئے خوبصورتی ہی ضروری نہیں ہے۔ حسن میمندی سلطان محمود کا وزیر اعظم۔ بدیع عجیب۔ ایاز سلطان محمود کا غلام۔ در دل فرود آید۔ دل میں کھپ جاتی ہے۔ انکار بے اعتقادی۔ نشان دہد بیان کرے۔ ناخوبی برائی۔

وآنکہ را پادشہ بیندازد	کسش از خیل خانہ ننوازد

حکایت (۲) گویند خواجہ را بندۂ نادر الحسن بود وبا وے بسبیل مودت ودیانت نظرے داشت بایکے از دوستاں گفت دریغ این بندہ من با حسن وشمائلے کہ دارد اگر زبان درازے وبے ادبی نبودے چہ خوش بودے گفت اے برادر چوں اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار کہ چوں عاشقی ومعشوقی درمیان آمد مالکی ومملوکی برخاست۔

قطعہ

خواجہ با بندۂ پری رخسار	چوں درآید بازی وخندہ
چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند	وی کشد بار ناز چوں بندہ

بیت

غلام آبکش باید وخشت زن	بود بندۂ نازنیں مشت زن

حکایت (۳) پارسائے دیدم بمحبت شخصے گرفتار نہ طاقت صبر نہ یارائے گفتار چندانکہ ملامت دیدے وغرامت کشیدے ترک تصابی نکردے گفتے۔

قطعہ

کوتہ نکنم ز دامنت دست	ور خود بزنی بہ تیغ تیزم

یعنی اگر تیز تلوار سے بھی مجھے مار ڈالے۔

ے خیل خانہ۔ خاندان
(۲) حکایت اس حکایت کا
مقصد یہ ہے کہ عشق ومحبت
ہیبت ودبدبہ کو ختم کر دیتی
ہے۔ نادر الحسن۔ نایاب
حسن والا۔ دیانت
پرہیزگاری۔ دریغ
افسوس۔ شمائل۔
خصلتیں ے خواجہ
آقا۔ بندہ۔ غلام۔ درآید
آتا ہو کرے۔ کو۔
یعنی وہ غلام
وہ۔
یعنی یہ آقا
آبکش۔ پانی بھرنے
والا خشت زن اینٹیں
پاتھنے والا مشت زن
ے بازی کرنے والا۔
(۳) حکایت اس حکایت کا
مقصد یہ ہے کہ مبتلائے عشق
کو نصیحت کرنا بیکار ہے
یارائے گفتار بات کہنے
کی طاقت۔ غرامت۔
مصیبت۔ تصابی۔
عشق۔ ور خود بزنی الخ

بعد از تو ملاذ و ملجائے نیست | ہم در تو گریزم ار گریزم

بارے ملامتش کردم و گفتم عقل نفیست را چہ شد کہ نفس خسیست غالب آمد زمانے بفکرت فرو رفت و گفت ۔

قطعہ

ہر کجا سلطانِ عشق آمد نماند | قوتِ بازوئے تقویٰ را محل
پاک دامن چوں زیدِ بیچارہ | او فتادہ تا گریباں در وحل

حکایت یکے را دل از دست رفتہ بود و ترکِ جاں گفتہ مطمحِ نظرش جائے خطرناک و مظنۂ ہلاک نہ لقمۂ متصور شدے کہ بکام آید یا مرغے کہ بدام افتد ۔

بیت

چو در چشم شاہد نیاید زرت | زر و خاک یکساں نماید برت

بارے نصیحتش گفتند ازیں خیالِ محال تجنب کن خلقے ہم بدیں ہوس کہ تو داری اسیر اند و پائے دل در زنجیر نالید و گفت ۔

قطعہ

دوستاں گو نصیحتم مکنید | کہ مرا دیدہ بر ارادتِ اوست

نفس خسیس - کمینہ نفس زید بیچارہ - وحل - کیچڑ حکایت (۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عشق کامل اس وقت سمجھا جاتا ہے جب یہ مرتبہ حاصل ہو جائے جو اس عشق کا تھا ۔ از دست رفتہ بود و ترک جاں گفتہ مرنے کی ٹھان لی تھی ۔ مطمح نظر مقصود ۔ مظنۂ ہلاک - وہ جگہ جس میں مرنے کا احتمال ہو ۔ نہ لقمہ - یعنی وہ معشوق نہ تو منہ کا نوالا ہی تھا کہ حلق میں آ جاتا ۔ یا مرغے - یعنی نہ ایسا پرند تھا جو جال میں پھنس جاتا ۔ (۳) چو در چشم الخ یعنی معشوق کی نظر میں اگر تیرے روپے پیسے کی وقعت نہیں ہے تو پھر تیرے لئے سونا اور مٹی یکساں ہے [illegible]

[illegible] یہ جیسے تیرے لئے کوئی شے نہیں ہے ۔ مرا دیدہ - میری نگاہ - بر ارادت اوست - اس سے تعلق رہے ۔

[illegible]

له کتف۔ بازو۔ خوبان دوست۔ یعنی خوبان دوست را کشند۔ مودت۔ محبت۔ اندیشہ جان۔ جان کا خطرہ

جنگ جویان بزور پنجه و کتف | دشمنان را کشند و خوبان دوست

شرط مودت نباشد باندیشهٔ جان دل از مهر جانان برگرفتن

ابیات

تو که در بند خویشتن باشی | عشق بازی دروغ زن باشی

گر نشاید بدوست ره بردن | شرط عشق ست در طلب مردن

فرد

گر دست رسد که آستینش گیرم | ورنه بروم بر آستانش میرم

متعلقانش را که نظر در کار او بود و شفقت بروزگار او پندش دادند و بندش نهادند

شعر

بود دارا که طبیب صبر فرماید | وین نفس حریص را شکر بباید

ابیات

آن شنیدی که شاهدی بنهفت | با دل از دست داده میگفت

تا ترا قدر خویشتن باشد | پیش چشمت چه قدر من باشد

آورده اند که مر آن پادشاه زاده را که مطمح نظر او بود خبر کردند که جوانی

بر سر این میدان مداومت می نماید خوش طبع و شیرین زبان نکتهای

مطمح نظر۔ جائے نظر۔ مداومت۔ ہمیشگی

تھہرتی نہیں چھتیں۔ اپنی فکر عشق باز عاشق۔ دروغ زن جھوٹا۔ بدوست رہ بردن۔ دوست تک پہنچنا۔ گر دست رسد۔ قدرت ہو۔ متعلقانش اُس کے رشتہ دار۔ آستین ضمیر یا عاشق کی طرف لوٹتی ہے یا معشوق کی طرف۔ نظر در کار او بود یعنی جو اس کی حالت دیکھ رہے تھے۔ پندش دادند اُس کو نصیحت کی۔ بندش نہادند اُس کو قید کر دیا۔ سے دردا۔ جیسے مرض ہیں۔ صبر ایلوا یا شکر سے پرہیز۔ شاہد معشوق۔ بنہفت عادت تنہائی۔ دل از دست دادہ۔ جس کا دل بے قابو ہو یعنی عاشق۔ تا ترا یعنی جب تک تجھے اپنی فکر ہے تیری نگاہ میں میری کیا عزت ہو سکتی ہے۔

لطیف میگوید نکتہائے بدیع از و میشنوید چنیں معلوم می شود کہ شورے
در سر دارد و سوزے در جگر و شیدا صفت می نماید پسر دانست کہ
دل آویختہ اوست و ایں گرد بلا انگیختۂ او مرکب بجانب او راند چوں
دید کہ شاہزادہ بنزدیکِ او عزم آمدن دارد بگریست و گفت ۔

بیت

آنکس کہ مرا بکشت و باز آمد پیش | مانا کہ دلش بسوخت برکشتۂ خویش

چنداںکہ ملاطفت کرد و پرسید کہ چونی و از کجائی و چہ نام داری و چہ صنعت
دانی جوان در قعرِ بحرِ مودّت چناں غریق ماندہ کہ مجالِ تنفّس نداشت

بیت

اگر خود ہفت سُبع از بر بخوانی | چو آشفتی الف بانا ندانی

گفتا سخنے با من چرا نگوئی کہ ہم از حلقۂ درویشانم بلکہ حلقہ بگوشِ ایشانم
زانکہ بقوّتِ استیناس محبوب از میانِ تلاطمِ امواجِ محبت سر بر آورد
و گفت ۔

شعر

عجب ست با وجودت کہ وجودِ من بماند | تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند

ایں بگفت و نعرہ زد و جان بحق تسلیم کرد ۔

لفظ نکتہائے بدیع عجیب نکتے۔ شور جنون۔ شیدا۔ عاشق۔ دل آویختہ اوست اس کا عاشق ہے۔ و ایں گرد بلا انگیختہ او یعنی عشق میرا ہی پیدا کردہ ہے۔ مرکب۔ سواری۔ عزم ارادہ۔ مانا۔ ہمانا کا مخفف ہے بمعنی حقیقتاً۔ ملاطفت مہربانی۔ چونی۔ آپ کیسے ہیں۔ از کجائی۔ آپ کا وطن کہاں ہے۔ چہ صنعت دانی۔ کیا پیشہ کرتے ہو۔ قعر۔ گہرائی۔ مودت۔ دوستی۔ غریق ڈوبا ہوا ہے۔ ہفت سبع قرآن کی سات منزلیں۔ از بر۔ حفظ۔ چو آشفتی جب تو عاشق ہو جائے۔ حلقہ بگوش۔ غلام۔ استیناس۔ مانوس ہونا۔ تلاطم امواج موجوں کی طغیانی۔ عجب ستا الخ یعنی تو عجب ہے کہ تیرے وجود کے سامنے میرا وجود (علیحدہ) باقی نہ ہو بولنا شروع کردے اور پھر مجھ میں گویائی کی طاقت ہے۔ جان بحق تسلیم کرد۔ مرگیا۔

بیت

عجبؔ از کشتہ نباشد بدرِ خیمۂ دوست | عجب از زندہ کہ چون جان بدر آورد سلیم

حکایتؔ(۵) یکے را از متعلمانؔ کمالِ بہجتےؔ بود و طیبِ لہجتے معلمؔ از آنجا کہ حسؔ بشریتؔ ست با حسن بشرہؔ او معاملتے داشت زجر و توبیخے کہ بر کودکانِ دیگر کردے در حقِ وے روا نداشتے وقتے کہ بخلوتش دریافتے گفتے۔۔

قطعہ

نہ آنچنان بتو مشغولم اے بہشتی روی | کہ یادِ خویشتنم در ضمیرؔ می آید
ز دیدنت نتوانم کہ دیدہ بر بندمؔ | گر از مقابلہ بینم کہ تیر می آید

بارے پسرش گفت چندانکہ در آدابؔ درسِ من نظر میفرمائی در آدابِ نفسم ہمچنیں تامل می فرمائی تا اگر در اخلاقِ من ناپسندے بینی کہ مرا آں پسندیدہ ہمی نماید برانم اطلاع فرمائی تا بہ تبدیلِ آں سعی کنم گفت اے پسر ایں سخن از دیگرے پرس کہ آں نظر کہ مرا با تست جز ہنر نمی بینم۔

قطعہ

چشمِ بداندیش کہ برکندہ باد | عیب نماید ہنرش در نظر
ور ہنرے داری و ہفتاد عیب | دوست نبیند بجز آں یک ہنر

---

۱ عجب۔ تعجب ہے۔ یعنی اُس پر تو کوئی تعجب نہیں جس نے دوست کے دروازہ پر جان دیدی، ہاں تعجب تو اس پر ہے جو صحیح سالم محبوب کے در سے واپس لوٹ آئے۔ حکایت (۵) اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ جب عاشقِ مجازی کو بھی اپنے معشوق کی تمام باتیں اچھی معلوم ہوتی ہیں تو خدا کے عاشق کے لئے خدا کا ہر فعل پسندیدہ ہونا چاہئے۔ ۲ متعلمان۔۔ شاگردان۔ بہجت خوبصورتی۔ لہجت عمدگی۔ معلم۔ استاد۔ حس احساس۔ بشریت انسانیت۔ بشرہ بفتحتین چہرہ۔ زجر و توبیخ جھڑکنا۔ خلوت تنہائی۔ ضمیر۔ دل۔ بر بندم۔ بند کردم۔ ۳ آدابِ درس پڑھانے کے طریقے۔ نظر غور۔ آدابِ نفس اخلاق عادات۔ اطلاع فرمائی تو خبردار کردے۔ بداندیش۔ دشمن۔ برکندہ باد۔ خدا کرے وہ پھوٹ جائے۔ یہ جملہ معترضہ دشمن کی آنکھ کے لئے بد دعا ہے۔ ور۔ اگر۔ ہنرے۔ ایک ہنر۔

حکایت (۶) ۱ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عاشق کو معشوق سے ملاقات کے وقت بے قابو نہ ہو جانا چاہیئے اگر اضطرارًا کوئی حرکت ہو بھی جائے تو اس کی بہتر توجیہ کر دے۔ ورنہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ از در درآمد دروازے سے اندر آیا۔ کشتہ شد بجھ گیا۔

حکایت (۶) شبی یاد دارم که یار عزیزم از در درآمد چنان بی خود از جای برجستم که چراغم به آستین کشته شد **شعر**

سَرٰی طَیفُ مَن یَجلُو بِطَلعَتِہِ الدُّجٰی | فَقُلتُ لَہٗ اَہلًا وَّسَہلًا وَّمَرحَبًا

بنشست و عتاب آغاز کرد که در حالم که مرا بدیدی چراغ بکشتی به چه معنی گفتم به دو معنی یکی آنکه گمان بردم که آفتاب برآمد و دیگر آنکه این بیتم بخاطر گذشت . **قطعه**

چون گرانی به پیش شمع آید | خیزش اندر میان جمع بکش

ور شکر خنده ایست شیرین لب | آستینش بگیر و شمع بکش

حکایت (۷) یکی دوستی را که زمانها ندیده بود گفت کجائی که مشتاق بودم گفت مشتاق به که ملول **مثنوی**

دیر آمدی ای نگار سرمست | زودت ندهیم دامن از دست

معشوقه که دیر دیر بینند | آخر کم از آنکه سیر بینند

لطیفه شاهدی که با رفیقان آید بجفا کردن آمده است بحکم آنکه از غیرت و مضادت خالی نباشد **بیت**

اِذَا جِئتَنِی فِی رُفقَۃٍ لِتَزُورَنِی | وَاِن جِئتَ فِی صُلحٍ فَاَنتَ مُحَارِبٌ

سری الخ۔ اس محبوب کا تصور سامنے آیا جس کے روئے زیبا سے تاریکی روشن ہو جاتی ہے تو میں نے اسکو اہلًا و سہلًا و مرحبا کہا (۲) عتاب آغاز کرد ناراضی شروع کی۔ بچہ معنی کیا سبب۔ آفتاب برآمد سورج نکل آیا لہذا چراغ کی ضرورت نہیں۔ گران یعنی وہ شخص جس کو دیکھ کر طبیعت پر گرانی ہو۔ بکش چراغ بجھا دے تاکہ اس پر نظر نہ پڑے۔ شمع بکش تاکہ بوس و کنار ہو سکے۔ حکایت (۷) ۳ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ عاشق کو معشوق کا پیچھا نہ پکڑنا چاہیئے اس سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ زمانہا ندیدہ بود جس سے ایک عرصہ سے ملاقات نہ ہوئی تھی۔ مشتاق بہ کہ ملول۔ ملاقات کے شوق میں رہنا تنگدلی سے بہتر ہے۔ معشوقہ یعنی جس محبوب کے دیدار کبھی کبھی ہو، وہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے جس کو دل بھر کر دیکھا جائے۔ لطیفہ عمدہ بات۔ بجفا کردن آمدہ آیا ظلم ڈھانے کیلئے۔ مضادت۔

قطعه

بیک نفس که در آمیخت یار با اغیار | بسے نماند که غیرت وجود من بکشد
بخنده گفت که من شمع جمعم اے سعدی | مرا ازان چه که پروانه خویشتن بکشد

حکایت ۸ یاد دارم که در ایام پیشین من و دوستے چون دو مغز بادام در یک پوستے صحبت داشتیم ناگاه اتفاق غیبت افتاد پس از مدتے که باز آمد عتاب آغاز کرد که درین مدت قاصدے نفرستادی گفتم دریغ آمدم که دیدهٔ قاصد بجمال تو روشن گردد و من محروم

قطعه

یار دیرینه مرا گو بزبان توبه مده | که مرا توبه بشمشیر نخواهد بودن
رشکم آید که کسے سیر نگه در تو کند | باز گویم که کسے سیر نخواهد بودن

حکایت ۹ دانشمندے را دیدم که بکسے مبتلا شده و رازش از پرده برملا افتاده جور فراوان بردے و تحمل بیکران کردے بارے بلطافتش گفتم دانم که ترا در مودت این منظور علتے و بنائے محبت بر زلتے نیست پس با وجود چنین معنی لائق قدر علما نباشد خود را متهم گردانیدن و جور بے ادبان بردن گفت اے یار دست عتابم

ازدامن بدار کہ بارہا دریں مصلحت کہ تو بینی اندیشہ کردم صبرم بر جفائے
او سہل تر می نماید از نادیدنِ او و حکیمان گویند دل بر مجاہدت نہادن
آسان ترست کہ چشم از مشاہدت فرو گرفتن

مثنوی

ہر کہ دل پیشِ دلبرے دارد	ریش در دست دیگرے دارد
آہوے پالہنگ در گردن	نتواند بخویشتن رفتن
آنکہ بے او بسر نشاید برد	گر جفائے کند بباید برد
روزے از دوست گفتمش زنہار	چند ازاں روز گفتم استغفار
نکند دوست زینہار از دوست	دل نہادم بدانچہ خاطر اوست
گر بلطفم بنزدِ خود خواند	در بقہرم براند او داند

حکایت[(۱۱)] در عنفوانِ جوانی چنانکہ افتد و دانی با شاہدے سرّے و سرّے داشتم بحکم آنکہ حلقے داشت طیبُ الادا و خَلقے کالبدر فی الدُّجیٰ

بیت

آنکہ نباتِ عارضش آبِ حیات می خورد	در شکرش نگہ کند ہر کہ نبات می خورد

اتفاقاً خلافِ طبع از وے حرکتے بدیدم کہ ناپسندیدم دامن از و

ملہ اندیشہ کردم۔ میں نے سوچا۔ صبرم الخ اس کے ظلم سہنا اس کے نہ دیکھنے سے آسان ہے۔ چشم از مشاہدت فرو گرفتن۔ نگاہ کو دیدار سے باز رکھنا۔ ریش الخ اس کی ڈاڑھی اور دوسروں کے ہاتھ ہوں گے۔ پالہنگ۔ باگ ڈور۔ آنکہ بے او یعنی جس کے بدوں بسر نہ ہو۔ روزے از دوست الخ یعنی ایک دن میں دوست سے کہہ دیا کہ تجھے خدا کی پناہ اس کے بعد کئی دن تک اپنی اس غلطی پر توبہ کرتا رہا۔ نکند دوست الخ یعنی دوست سے دوست کبھی ایسی بات نہیں کہتا ہے۔ گر بلطفم الخ نزدیک ہے اور داند جزا ہے۔ حکایت ۱۱ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ عشق مجازی عشق حقیقی کے لئے ایک پل کی طرح ہے لہٰذا اس میں وضعداری کے خیال سے مبتلا رہنا محبت عقل سے۔ عنفوان۔ ابتدا جوانی۔ افتد و دانی جملہ معترضہ ہے یعنی ہر شخص کو اس قسم کے واقعات کا اتفاق پڑتا ہے اور تم بھی جوانی کے جوش جنوں سے واقف ہی ہو گے۔ سِر۔ بفتح اول خیال۔ سِتر بکسر اول راز۔ حلق۔ گلا۔ طیب الادا الخ یعنی خوش آواز۔ خلق۔ جسمانی ساخت۔ بدر۔ چودھویں رات کا چاند۔ دجیٰ رات کی تاریکی۔ نبات عارض۔ رخسارے کی پیداوار یعنی سبزہ خط۔ نبات میخورد۔ مصری کھاتا ہے۔ آنکہ الخ یعنی جو معشوق ایسا ہو کہ اس کا سبزۂ خط آب حیات سے سیراب ہو یعنی ہمیشہ بارونق رہے ... تو اگر کوئی مصری بھی کھائے تب بھی وہ اسی معشوق کے ہونٹوں کی [illegible]

برکشیدم و قہرہ[1] برچیدم و گفتم **بیت**

بر و ہر چہ می بایدت پیش گیر	سر ما نداری سر خویش گیر

شنیدم کہ ہمی رفت و میگفت **بیت**

شب پرہ گر وصل آفتاب نخواہد	رونق بازار آفتاب نکاہد

ایں بگفت و سفر کرد و پریشانئے او در من اثر۔

شعر

فَقَدْتُ[2] زَمَانَ الْوَصْلِ وَالْمَرْءُ جَاہِلٌ	بِقَدْرِ لَذِيْذِ الْعَيْشِ قَبْلَ الْمَصَائِبِ

شعر

باز آی و مرا بکش کہ پیشت مردن	خوشتر کہ پس از تو زندگانی کردن

اما بشکر و منت باری پس از مدتے باز آمد آں حلق داؤدی متغیر شدہ و جمال یوسفی بزیاں آمدہ و بر سیب زنخدانش ہچو بہ گردے نشستہ و رونق بازار حسنش شکستہ متوقع کہ درکنارش گیرم کنارہ گرفتم و گفتم

قطعہ

آں روز کہ خط شاہدت بود	صاحب نظر از نظر براندی
امروز بیامدی بہ صلحش	کش فتحہ و ضمہ بر نشاندی

[1] قہرہ برچیدم۔ یعنی اس سے محبت کرنی چھوڑی
تسر۔ دونوں جگہ پر یعنی خیال پرواہ ہے۔ شب پرہ چمگادڑ۔ در من اثر یعنی کرد
[2] فقدت الخ میں نے وصل کے زمانہ کو گم کردیا۔ اور انسان مصیبتوں سے پہلے عیش کی لذتوں کی قدر سے ناواقف ہوتا ہے
پیشت۔ پیش تو۔ زندگانی کردن جینا۔

۱۵

خلق داودی حضرت داؤد علیہ السلام کا سا گلا جمال یوسفی حضرت یوسف علیہ السلام کا سا حسن
[3] سیب زنخدان۔ سیب جیسی ٹھوڑی۔ بہ بہی کا مخفف ہے جس کا بھلا کم درا ہوتا ہے۔
درکنارش گیرم۔ اس سے بغلگیر ہوں۔ خط شاہد تیرا معشوقوں جیسا خط

صاحب نظر۔ قدر دان۔ از نظر براندی۔ نظروں کے سامنے سے ہٹا دیا۔ کش فتحہ و ضمہ بر نشاندی یعنی داڑھی کے خط کے بال بعض فتحہ کی طرح بنے ہوگئے۔ اور بعض پیش کی طرح مڑ دوان۔

له دیگ منه یعنی ٹھنڈی آنچ پر ہانڈی کو جوش نہیں آتا۔ چند۔ کب تک۔ دولت پارینہ یعنی پہلا حسن۔ سبزہ یعنی

نظم

تازہ بہارا تو کنوں زرد شد | دیگ[له] منہ کآتش ما سرد شد
چند خرامی و تکبر کنی | دولت پارینہ تصور کنی
پیش کسے رو کہ خریدار تست | ناز بر آں کن کہ طلبگار تست

قطعہ

سبزہ در باغ گفتہ اند خوش ست | داند آں کس کہ ایں سخن گوید
یعنی از روئے نیکوان خط سبز | دل عشاق بیشتر جوید
بوستان تو گندنا زارے ست | بسکہ بر میکنی و می روید

قطعہ

گر صبر کنی ور نکنی[له] موئے بنا گوش | ایں دولت ایام نکوئی بسر آید
گر دست بجاں داشتمے ہمچو تو بر ریش | نگذاشتمے تا بقیامت کہ بر آید

قطعہ

سوال کردم و گفتم جمال روئے ترا | چہ شد کہ مورچہ بر گرد ماہ جوشیدست
جواب داد ندانم چہ بود رویم را | مگر بماتم حسنم سیاہ پوشیدست

حکایت[۳] یکے را پرسیدم از مستعربان ما تقول فی المردان گفت

سبزۂ خط۔ باغ چہرہ۔ داند آں یعنی لوگ ایسا کہتے ہیں۔ لیکن مجھے اس سے اتفاق نہیں۔ نیکواں معشوق۔ بوستان تو یعنی تیرا چہرہ۔ گندنا مشہور گھاس ہے جس میں لہسن کی سی بو آتی ہے اور اس کے پتوں کو جس قدر تراشا جائے اسی قدر بڑھتے ہیں۔ له نکنی تو نہ اکھاڑے۔ موئے بنا گوش وہ بال جو کنپٹی پر آگئے ہیں۔ گر دست بجاں یعنی جس طرح کہ تو بالوں کو اکھاڑنے کے وقت ہاتھ داڑھی پر رکھتا ہے اگر میں اپنی جان پر رکھتا تو قیامت تک اس کو نہ نکلنے دیتا۔ مورچہ چھوٹی چیونٹی یعنی داڑھی نکل آئی۔ یعنی چہرہ۔ بماتم حسنم یعنی سوگ میں سیاہ لباس پہنا جاتا ہے۔ حکایت ۳ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ خام کار معشوقوں سے عشق تکلیف دہ ہوتا ہے۔ مستعرباں۔ وہ عرب جو خالص نہیں ہیں۔ مرداں امرد کی جمع وہ لڑکا جس کے داڑھی مونچھ نہ آئی ہو۔

لَاخَیْرَ فِیْهِمْ مَادَامَ اَحَدُهُمْ لَطِیْفًا تَحَاشَنَ فَاِذَا خَشُنَ تَبَلَّا طَفَ یعنی چندانکہ لطیف ونازک اندام ست درشتی کند وسختی وچوں سخت ودرشت شد چنانکہ بکارے نیاید تلطف کند ودوستی نماید

قطعہ

امرد آنگہ کہ خوب وشیرین ست	تلخ گفتار وتندخوے بود
چوں بریش آمد وبلاغت شد	مردم آمیز مہر جوے بود

حکایت یکے را از علما پرسیدند کہ کسے باماہ روے درخلوت نشستہ ودرہا بستہ ورقیباں خفتہ نفس طالب وشہوت غالب چنانکہ عرب گوید التَّمْرُ یَانِعٌ وَالنَّاطُوْرُ غَیْرُ مَانِعٍ ہیچ باشد کہ بقوت پرہیزگاری بسلامت بماند گفت اگر از مہرویاں بسلامت ماند از بدگویاں بے ملامت نماند

شعر

وَاِنْ سَلِمَ الْاِنْسَانُ مِنْ سُوْءِ نَفْسِهٖ	فَمِنْ سُوْءِ ظَنِّ الْمُدَّعِیْ لَیْسَ یَسْلَمُ

شعر

شاید پس کارِ خویشتن بنشیں	لیکن نتواں زبانِ مردم بستن

حکایت طوطے را با زاغے در قفس کردند از قبح مشاہدت او

لہ لاخیر فیہم۔ ان میں کوئی بھی بات نہیں ہے۔ جب تک نرم ونازک رہتے ہیں سختی کرتے ہیں جب سخت ہوجاتے ہیں تو پھر نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ خوب۔ خوبصورت۔ تندخوے۔ بدمزاج بلاغت شد۔ یعنی بالغ ہوا۔ حکایت (۱۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ خوبرووں کا ذکر بھی ایک عشق ہے۔ خلوت تنہائی التمر یانع الخ یعنی کھجوریں پک گئی ہیں۔ اور باغباں بھی روکنے والا نہیں ہے۔ ہیچ باشد۔ ناممکن ہے۔ بدگویاں برائی کرنے والے۔ وان سلم الخ۔ اگر انسان اپنے نفس کی برائی سے بھی بچ جائے تو مدعی (دشمن) کی بدگمانی سے نہیں بچ سکتا۔ شاید۔ ممکن ہے حکایت (۱۳) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عاشق کی ظاہری قباحت بھی دل کا سبب ہوتی ہے۔ قفس۔ پنجرہ۔ زاغ۔ کوا۔ قبح مشاہدت۔ بدروئی۔

در مجاہدت می بود و میگفت این چہ طلعتِ مکروہ است و ہیأت
مفوت و منظرِ ملعون و شمائل ناموزون یا غُرَابَ البَیْنِ لَیْتَ بَیْنِیْ
وَبَیْنَکَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ

قطعه

عَلَی الصَّبَاحِ برُوئے تو ہر کہ برخیزد | صباحِ روزِ سلامت برو مسا باشد
بداختری چو تو در صحبتِ تو بایستے | ولے چنانکہ توئی در جہان کجا باشد

۱۰ عجب تر آنکہ غراب از مجاورتِ طوطی ہم بجان آمدہ بود و ملول شدہ
لاحول کنان از گردشِ گیتی ہمی نالید و دستہائے تغابن بر یکدیگر
ہمی مالید کہ این چہ بختِ نگون ست و طالعِ دون و ایّامِ بوقلمون لائق
قدرِ من آنستے کہ با زاغے بر دیوارِ باغے خراماں ہمی رفتے۔

شعر

پارسا را بس این قدر زندان | کہ بود ہم طویلۂ رنداں

تا چہ گناہ کردہ ام کہ روزگارم بعقوبتِ آن در سلکِ صحبتِ چنین
ابلہے خود رائے ناجنس ہرزہ درائے بچنین بند مبتلا گردانیدہ است

قطعه

کس نیاید بپائے دیوارے | کہ بران صورتت نگار کنند

لہ مجاہدت: مشقت۔ طلعت: چہرہ۔ مکروہ: ناپسندیدہ۔ مفوت: غصہ کے قابل۔ شمائل: عادتیں۔ یا غراب البین الخ لہ جدائی کے کوّے کاش تجھ میں اور مجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہو جاتا۔ علی الصباح: صبح صبح۔ برروئے تو ہر کہ برخیزد: تیرا چہرہ دیکھ لے۔ مسا: شام۔ بداختر: بدنصیب۔ ولے: یعنی تجھ جیسا بدنصیب دنیا میں اور کون ہوگا۔ غراب: کوّا۔ مجاورت: ہم نشینی۔ لاحول کناں: لاحول پڑھتا ہو۔ تغابن: افسوس۔ طالع: نصیبہ۔ دون: کمینہ۔ بوقلمون: رنگا رنگ۔ بس پارسا را بس یعنی نیک کو تو یہی قید کافی ہے۔ کہ جو رند یعنی اس کا شریروں کے ساتھ جوڑ بٹھا دیا جائے۔ عقوبت: سزا۔ سلک: لڑی۔ ہرزہ درا: بیہودہ گو۔ صورتت نگار کنند: تیری تصویر کھینچ دیں۔

گر ترا در بهشت باشد جای	دیگران دوزخ اختیار کنند

این ضرب المثل بدان آورده‌ام تا بدانی که چندانکه دانا را از نادان نفرت ست نادان را از دانا وحشت ۔

قطعه

زاهدے در میان رندان بود	زان میان گفت شاهد بلخی [۱]
گر ملولی ز ما ترش منشیں	که تو هم در میانِ ما تلخی

رباعی

جمعے چو گل و لاله بهم پیوسته	تو هیزم خشک در میانشان رسته
چون بادِ مخالف و چو سرما ناخوش	چون برف نشسته و چو یخ بسته

حکایت [۱۲] رفیقے [۲] داشتم که سالها باهم سفر کرده بودیم و نان و نمک خورده و بیکران حقوقِ صحبت ثابت شده آخر بسبب نفعے اندک آزارِ خاطرِ من روا داشت و دوستی سپری شد با این همه از دو طرف دلبستگی بود بحکم آنکه شنیدم که روزے دو بیت از سخنانِ من در مجمعے می گفتند ۔

قطعه

نگارِ من چو درآید بخندهٔ نمکیں	نمک زیاده کند بر جراحتِ ریشاں

[۱] بلخی بلخ کا رہنے والا ترش منشیں ناراض ہو کر نہ بیٹھ ہیزم ۔ ایندھن جمع بستہ برف کی طرح جم کر بیٹھ گیا ہے شاعر کا نام نہیں لیتا ۔ حکایت [۱۲]
[۲] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دوستوں کے اخلاص و محبت کی قدر کرنا اصلی عشق کا ایک جزو ہے نان و نمک خوردہ یعنی ہم پیالہ و ہم نوالہ رہے تھے ۔ بیکراں ۔ لامحدود آزار ۔ تکلیف دوستی شد ختم ہوگئی ۔ بحکم آنکہ اس لئے کہ نگار ۔ محبوب جراحت زخم ریشاں زخمی

۱۵

چہ بودے[۱] از سرِ زلفش بدستم اوفتادے | چو آستینِ کریماں بدستِ درویشاں

طائفہ دوستاں بر لطفِ ایں سخن نہ کہ بر حسنِ سیرتِ خویش گواہی داده بودند و آفریں کرده و آں دوست ہم دراں جملہ مبالغت نموده و بر فوتِ صحبتِ دیریں تاسف خورده و بخطائے خویش اعتراف کرده معلوم شد کہ از طرفِ او ہم رغبتے ہست ایں بیت ہا فرستادم و صلح کردم

قطعہ

نہ مارا در جہاں عہدِ وفا بود | جفا کردی و بد عہدی نمودی
بیکبار از جہاں دل در تو بستم | ندانستم کہ برگردی بزودی
ہنوزت گر سرِ صلح است باز آی | کزاں محبوب تر باشی کہ بودی

حکایت[۱۵] یکے را زنے صاحب جمال درگذشت و مادر زن فرتوت بعلت کابین درخانہ متمکن بماند مرد از مجاورتِ او چاره ندیدے تا گروہے آشنایاں بپرسیدن آمدندش یکے گفت چگونہ در مفارقت آں یارِ عزیز گفت نادیدنِ زن چناں دشوار نیست کہ دیدنِ مادرِ زن

مثنوی

گل بتاراج رفت و خار بماند | گنج برداشتند و مار بماند

۱ چہ بودے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ نہ کہ۔ بلکہ تاسف۔ افسوس۔ اعتراف۔ اقرار۔ نہ مارا یعنی کیا اس سے پہلے ہماری طرف سے وفاداری نہ تھی؟ از جہاں یعنی تمام دنیا سے ہٹا کر۔ باز آئی پس
حکایت (۱۵) ۲ اس حکایت کا مقصد ہے کہ اگر دوستوں کی دوستی کسی دشمن کی اذیت رسانی کا سبب بنے تو اس سے کنارہ کشی بہتر ہے۔ صاحب جمال خوبصورت۔ درگذشت مرگئی۔ مادر زن ساس فرتوت۔ بہت زیادہ بوڑھی۔ بعلت بسبب کابین۔ مہر۔ متمکن بماند۔ رہنے لگی۔ مجاورت ہم نشینی۔ پرسیدن پرسا دینے۔ تاراج غارت گری۔ مار۔ مشہور ہے کہ خزانہ پر سانپ بیٹھا ہوتا ہے۔

دیده بر تارک سنانی دیدن	خوشتر از روئے دشمناں دیدن
واجبست از ہزار دوست برید	تا یکے دشمنت نباید دید

حکایت (۱۶) یاد دارم کہ در ایام جوانی گذرے داشتم در کوئے و نظر با ماہروئے در تموزے کہ حرورش دہاں بخوشانیدے و سمومش مغز در استخوان بجوشانیدے از ضعف بشریت تاب آفتاب ہجر نیاوردم والتجا بسایۂ دیوارے کردم مترقب کہ کسے حر تموز از من بردابے فرونشاند کہ ناگاہ از ظلمتِ دہلیز خانہ روشنائی بتافت یعنی جمالے کہ زبانِ فصاحت از بیانِ صباحت او عاجز آید چنانکہ در شبِ تارے صبح برآید یا آبِ حیات از ظلمات بدر آید قدحے برفاب در دست گرفتہ و شکر دراں ریختہ و بعرقِ گلشن آمیختہ ندانم کہ بگلابش مطیب کردہ بود یا قطرہ چند از گلِ رویش دراں چکیدہ فی الجملہ شربت از دستِ نگارینش برگرفتم و بخوردم و عمر از سر گرفتم

شعر

ظمأ بقلبی لا یکاد یسیغه	رشف الزلال ولو شربت بحورا
قطعہ خرم آں فرخندہ طالع را کہ چشم	بر چنیں روی افتد ہر بامداد

سناں۔ بھالا۔ برید۔ قطع تعلق۔ حکایت (۱۶)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی حسین کے چہرہ پر نظر پڑنے سے دل میں سوز و گداز پیدا ہو جائے تو کوئی معیوب بات نہیں۔ بشرطیکہ اس حسین کے پیچھے نہ پڑے۔ کوئے۔ کوچہ۔ ماہرو۔ معشوق۔ تموز۔ ایرانی مہینوں میں سے گرمی کے ایک مہینہ کا نام ہے جو ہندی حساب سے ساون میں آتا ہے۔ حرور۔ رات کی لو۔ سموم۔ دن کی لو۔ ہجر۔ دوپہر۔ مترقب۔ منتظر۔ برد۔ ٹھنڈک۔ دہلیز۔ ڈیوڑھی۔ صباحت۔ حسن۔ تار۔ تاریک۔ ظلمات۔ تاریکیاں مشہور ہے کہ آب حیات کے چشمہ تک پہنچنے میں بہت سی تاریکیوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ قدح۔ پیالہ۔ برفاب۔ برف کا پانی۔ عرق گل۔ عرق گلاب۔ مطیب۔ خوشبودار۔ دست نگارین۔ مزین ہاتھ۔ عمر از سر گرفتم۔ از سر نو زندہ ہو گیا۔ ظمأ الخ میرے دل میں ایسی پیاس ہے جسکو شیریں پانی کا چوسنا زائل نہیں کر سکتا خواہ میں سمندر کیوں نہ پی لوں

خرم۔ خوش۔ فرخندہ طالع۔ مبارک نصیب۔ بامداد۔ صبح۔

مستِ مَی بیدار گردد نیم شب | مستِ ساقی روزِ محشر بامداد

حکایت (۱۹) ۱؎ سالے محمد خوارزم شاہ رحمۃ اللہ علیہ با ختا برائے مصلحتے صلح اختیار کرد بجامعِ کاشغر درآمدم پسرے را دیدم نحوی در غایتِ اعتدال و نہایتِ جمال چنانکہ در امثال گویند:

نظم

معلمت ہمہ شوخی و دلبری آموخت | جفا و ناز و عتاب و ستمگری آموخت
من آدمی بچنیں شکل و خوی و قد و روش | ندیدہ ام مگر ایں شیوہ از پری آموخت

مقدمۂ نحو زمخشری در دست و ہمی خواند ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا و کَانَ المُتَعَدِّی عمرو گفتم اے پسر خوارزم و ختا صلح کردند و زید و عمرو را خصومت ہنوز باقیست بخندید و مولدم پرسید گفتم خاکِ پاکِ شیراز گفت از سخنانِ سعدی چہ داری گفتم

شعر

۲؎ بُلِیْتُ بِنَحْوِیٍّ یَصُوْلُ مُغَاضِبًا | عَلَیَّ کَزَیْدٍ فِیْ مُقَابَلَۃِ الْعَمْرٖو
عَلٰی جَرِّ ذَیْلٍ لَیْسَ یَرْفَعُ رَأْسَہٗ | وَہَلْ یَسْتَقِیْمُ الرَّفْعُ مِنْ عَامِلِ الْجَرِّ

لختے باندیشہ فرو رفت و گفت غالب اشعار او دریں زمین بزبانِ

حکایت (۱۹) ۱؎ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ماہرویوں کے جمال سے قدرے لطف اندوز ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ البتہ عشق بازی شروع کردینا خصوصًا حالتِ سفر میں مصائب کا موجب ہے۔ محمد خوارزم کے بادشاہ کا نام ہے۔ خوارزم شاہ۔ اضافت مقلوبی ہے یعنی شاہ خوارزم۔ ختا ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے۔ یہ اُس زمانہ میں چنگیز خانیوں کے قبضہ میں تھا۔ اور محمد سے یہ لوگ برسرپیکار رہتے تھے۔ کاشغر توران کا ایک شہر ہے جو اُس وقت چنگیز خانیوں کے قبضہ میں تھا۔ زمخشری۔ ان کا نام جاراللہ ہے چونکہ خوارزم کے اطراف قصبہ زمخشر میں پیدا ہوئے تھے لہذا اس نسبت سے مشہور ہیں۔ ضرب زید عمرو۔ زید نے عمرو کو مارا یہ مثال فاعل اور مفعول کو سمجھانے کے لئے نحو کی کتابوں میں بہت زیادہ مستعمل ہے المتعدی سے اصطلاحی معنی مراد نہیں ہیں بلکہ لغوی معنی (ظالم) مراد ہیں۔ ۲؎ بلیت الخ میں ایک نحوی کا عاشق بنادیا گیا ہوں جو غصہ کی حالت میں مجھ پر ایسا ہی حملہ کرتا ہے جیسا کہ زید عمرو کے بالمقابل۔ علی جر ذیل الخ۔ دامن کو کھینچتے ہوئے سر کو بھی نہیں اٹھاتا اور کیا رفع مناسب ہوسکتا ہے جر کے عامل سے۔ اس شعر میں نحو کی اصطلاحات کی طرف بھی اشارہ ہے اور مطلب یہ بھی ہے کہ وہ ہر دل کھینچنے میں ایسا مصروف ہے کہ اس کو سر اٹھانے کی فرصت نہیں ہے۔

پارسی ست اگر بگوئی بفہم نزدیک تر باشد گفتم۔

مثنوی

طبع ترا تا ہوسِ نحو کرد | صورتِ عقل از دلِ ما محو کرد
اے دلِ عشاق بدامِ تو صید | ما بتو مشغول و تو با عمرو زید

١٠

بامداداں کہ عزمِ سفر مصمم شد مگر کسے از کاروانیاں گفتہ بودش کہ فلاں سعدی ست دواں آمد و تلطف کرد و تاسف خورد کہ چندیں مدت چرا نگفتی کہ منم تا شکرِ قدومِ بزرگاں را بخدمت میاں بستمے گفتم

مصرع

باوجودت زمن آواز نیامد کہ منم

گفتا چہ شود اگر دریں خطہ روزے چند برآسائی تا بخدمت مستفید گردیم گفتم نتوانم بحکمِ ایں حکایتِ منظوم

بزرگے دیدم اندر کوہسارے | قناعت کردہ از دنیا بغارے
چرا گفتم بہ شہر اندر نیائی | کہ بارے بندی از دل برکشائی
بگفت آنجا پری رویانِ نغز اند | چو گل بسیار شد پیلاں بلغزند

ایں بگفتم و بوسہ بر روئے یکدیگر دادیم و وداع کردیم۔

ل طبع ترا الخ یعنی تا طبع تو برائے تو ہوسِ نحو کرد۔ صورتِ عقل۔ جوہرِ عقل۔ دام۔ جال۔ صید۔ شکار۔ ما بتو مشغول۔ ہمیں تیرا خیال لگا ہے۔ تو با عمرو زید۔ تو ضرب زیدٌ عمرًا یاد کرنے میں لگا ہے ہمارا تجھے کوئی خیال نہیں عزم۔ ارادہ۔ مصمم۔ پختہ۔ کاروانیاں۔ قافلے والے۔ دواں۔ دوڑتا ہوا۔ تلطف۔ مہربانی۔ تاسف۔ افسوس۔ منم۔ یعنی میں سعدی ہوں۔ قدوم۔ تشریف آوری۔ میاں بستمے۔ کمربستہ ہو جاتا۔ باوجودت۔ یعنی جب سے تو سامنے آموجود ہوا۔ مجھے اپنی کچھ خبر نہ رہی۔ خطہ۔ سرزمین۔ برآسائی۔ آرام فرمائیں۔ مستفید۔ فائدہ اٹھانے والا۔ نتوانم۔ میں قیام نہیں کرسکتا۔ بحکم۔ بسبب۔ کوہسار۔ یعنی پہاڑ۔ قناعت۔ صبر۔ غار۔ کھو۔ بارے۔ ایک مرتبہ۔ بندی۔ یعنی دل کی گرہ۔ پری رویاں۔ پریوں کے سے چہرے والے۔ نغز۔ بروزن مغز۔ بمعنی خوب۔ چو گل بسیار الخ۔ یعنی جب کیچڑ زیادہ ہو جاتی ہے تو ہاتھی بھی پھسل جاتے ہیں۔ لہٰذا حسین رویوں کی کثرت میں متقی آدمی کا بچنا بھی ناممکن ہوتا ہے۔ وداع۔ رخصت کرنا۔

مثنوی

بوسہ دادن بروئے یار چہ سود | ہم دراں لحظہ کردنش پدرود[۱]
سیب گفتی وداعِ یاراں کرد | روئے زیں نیمہ سرخ وزاں[۲] زرد

شعر

اِنْ لَّمْ اَمُتْ یَوْمَ الْوَدَاعِ تَاَسُّفًا | لَا تَحْسَبُوْنِیْ فِی الْمَوَدَّۃِ مُنْصِفًا

١٠

حکایت[۳] خرقہ پوشے درکاروانِ حجاز ہمراہ ما بود یکے از امرائے عرب مراورا صد دینار بخشید تا قربانی کند دزدان خفاچہ ناگاہ برکارواں زدند وپاک بردند بازرگاں گریہ وزاری کردن گرفتند وفریادِ بیفائدہ خواندن۔

شعر

گر تضرّع کنی وگر فریاد | دزد زر باز پس نخواہد داد

مگر آں درویشِ صالح کہ برقرارِ خویش ماندہ بود وتغیرے درونیامد گفتم مگر آں معلوم ترا دزد نبرد گفت بلے ببردند لیکن مرا باآں الفتے چناں نبود کہ بوقت مفارقت خستہ دلی باشد

بیت

نباید بستن اندر چیز وکس دل | کہ دل برداشتن کاریست مشکل

لہ پدرود۔ رخصت کرنا۔ اصل میں پد اور درود بمعنی دعا سے مرکب ہے چونکہ رخصت کرتے وقت دعا دیکر رخصت کرتے ہیں۔ لہذا اس معنی میں مستعمل ہونے لگا اور تخفیف کے لئے دال کو ساکن کردیا گیا۔ سیب گفتی یعنی تو یہ کہیگا کہ سیب نے چونکہ دوستوں کو رخصت کیا ہے اس وجہ سے آدھا زرد روی اور آدھا سرخ رو ہوگیا ہے۔ ان لم امت۔ اگر فراق کے دن غم میں میں مر نہ جاؤں۔ تو تو محبت میں مجھے منصف نہ سمجھ۔ حکایت ۲ے اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دنیائے ناپائدار کی کسی چیز سے دل بستہ نہ کرنا چاہیئے خصوصًا انسان اس کی عمر تو نہایت ہی قلیل ہے خرقہ گدڑی۔ کارواں۔ قافلہ۔ قربانی کند یعنی حج سے فارغ ہوکر۔ خفاچہ عرب کا ایک قبیلہ تھا جو رہزنی کرتا تھا۔ پاک بردند۔ سب لوٹ گئے۔ سہ قرار بسکون معلوم۔ روپیہ پیسہ۔ خستہ دل۔ شکستہ دل۔ کہ دل برداشتن الخ یعنی دل لگانے کے بعد پھر دل کو ہٹانا مشکل ہوتا ہے۔

۱۵

گفتم موافقِ حالِ من ست این چه گفتی که مرا در عہدِ جوانی با جوانے اتفاقِ مخالطت[1] بود و صدقِ مودّت تا بجائے کہ قبلۂ چشم جمالِ او بودے و سودِ سرمایۂ عمرم وصالِ او.

قطعه

مگر ملائکہ[2] بر آسمان وگرنہ بشر | بحسنِ صورتِ او در زمی نخواہد بود
بدوستے کہ حرام ست بعد ازو صحبت | کہ ہیچ نطفہ چنو آدمی نخواہد بود

ناگہے پائے وجودش بگلِ عدم فرو رفت و دودِ فراق از دودمانش برآمد. روزہا بر سرِ خاکش مجاورت کردم و از جملہ کہ بر فراقِ او گفتم یکے این بود

قطعه

کاج کاں روز کہ در پائے تو شد خارِ اجل[3] | دستِ گیتی بزدے تیغِ ہلاکم بر سر
تا دریں روز جہاں بے تو ندیدے چشمم | این منم بر سرِ خاکِ تو کہ خاکم بر سر

قطعه

آنکہ قرارش نگرفتے و خواب | تا گل و نسرین نفشاندے نخست
گردشِ گیتی گلِ رویش بریخت | خاربنا بر سرِ خاکش برست

بعد از مفارقتِ او عزم کردم و نیتِ جزم کہ بقیّتِ زندگانی فرشِ

لہ مخالطت میل جول۔ صدقِ مودّت۔ دوستی کی سچائی۔ قبلۂ چشم۔ یعنی میری نگاہ کے لئے۔ اس کا حسن قبلہ بن گیا تھا۔ سودِ سرمایۂ عمرم۔ یعنی میری زندگی کا مفاد اس کا وصال تھا۔ ۲ہ مگر ملائکہ الخ یعنی اگر ملائکہ ہوں تو ہوں ورنہ زمین پر کوئی انسان تو اس جیسا حسین نہیں ہوسکے گا۔ زمی۔ زمین آدمی کے قافیہ کی وجہ سے نون گرا دیا گیا ہے۔ بدوستیکہ۔ یعنی ایسے دوست کی قسم (جس کے فراق کے بعد اب کسی دوسرے سے دوستی کرنا حرام ہے) کہ اب کوئی نطفہ اس طرح کے (حسین) آدمی کی صورت نہ اختیار کرے گا۔ گل عدم۔ موت۔ دود دھواں۔ دودمان۔ خاندان۔ بر سرِ خاکش اس کی قبر پر۔ مجاورت جاروب کشی۔ کاج۔ کاش۔ ۳ہ در پائے تو شد خارِ اجل۔ یعنی تو مرا۔ تا دریں روز۔ یعنی تاکہ آج تیرے بعد دنیا پر میری نظر نہ پڑ سکتی۔ آنکہ یعنی وہ نازنین جو بستر پر پھولوں کی سیج لگائے بدون سر نہ رکھتا تھا۔ گل رویش بریخت۔ اس کے چہرے کے گلاب کو گرادیا۔ خاربنان۔ جھاڑ۔

ہوسؔ ا؎ در نوردم وگردِ مجالست نگردم۔

قطعہ

دوشؔ چوں طاؤس مے نازیدم اندر باغِ وصل

دیگر امروز از فراقِ یار می پیچم چو مار

سود دریا نیک بودے گر نبودے بیمِ موج

صحبتِ گل خوش بُدے گر نیستے تشویشِ خار

حکایت (۱۹) ا؎ یکے را از ملوکِ عرب حدیثِ لیلیٰ ومجنوں وشورشِ حالِ وے بگفتند کہ باکمال وفضل وبلاغت سر در بیاباں نہادہ ست۔ زمامِ اختیار از دست دادہ بفرمودش تا حاضر آوردند وملامت کردن گرفت کہ در شرفِ نفسِ انساں چہ خلل دیدی کہ خوئے بہائم گرفتی وترکِ صحبتِ مردم گفتی مجنوں بنالید وگفت

شعر

وَرُبَّ ۲؎ صَدِیْقٍ لَامَنِیْ فِیْ وِدَادِہَا	اَلَمْ یَرَہَا یَوْمًا فَیُوْضِحُ لِیْ عُذْرِیْ

قطعہ

کاج کانانکہ عیبِ من گفتند	رویت اے دلستاں بدیدندے

ا؎ فرشؔ ہوس درنوردم۔ عشقبازی نہ کروں گا۔ دوشؔ۔ یعنی گذشتہ زمانہ۔ طاؤسؔ۔ مور۔ مارؔ۔ سانپ۔ سودؔ نفع۔ بیمؔ۔ خوف۔ بُدےؔ ہوتے۔ تشویشؔ پریشانی حکایتؔ (۱۹) ا؎ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عشق حقیقی کے لئے ظاہری خدو خال کا حسن ہی ضروری نہیں ہے۔ حدیثؔ۔ قصہ۔ مجنوںؔ۔ پاگل۔ یہ قیس کا لقب پڑ گیا تھا شورشؔ۔ پریشانی۔ بیاباںؔ۔ جنگل۔ زمامؔ باگ۔ شرفؔ فضیلت خللؔ نقصان خوئےؔ عادت بہائمؔ بہیمۃ کی جمع چوپائے گرفتی یعنی انسانوں کا ساتھ چھوڑ کر جنگلوں میں وحشی جانوروں کا ساتھ اختیار کر لیا ہے ۲؎ ربّ الخ بہت سے دوست ہیں جنھوں نے اُس (لیلیٰ) کی محبت میں مجھے ملامت کی ہے۔ کیا انھوں نے اُس (لیلیٰ) کو کبھی نہیں دیکھا کہ میرا عذر (لیلیٰ سے محبت کرنے میں) ان پر واضح ہو جاتا۔ کاجؔ۔ کاشکے۔ رویتؔ۔ روئے تو۔

تا بجاے ترنج در نظرت | اینجز دستہا برید ندے

تا حقیقتِ معنی بر صورتِ دعوی گواہی دادے کہ فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ملک را در دل آمد کہ جمالِ لیلیٰ مطالعت کند تا چہ صورت است کہ موجبِ چندیں فتنہ است پس بفرمودش طلب کردن در احیاے عرب بگردیدند و بدست آوردند و پیشِ ملک در صحنِ سراچہ بداشتند ملک در ہیئتِ او تامل کرد در نظرش حقیر آمد بحکم آنکہ کمترین خدم حرم بجمال ازو بیشتر بود و بزینت بیشتر مجنوں بفراست دریافت و گفت از دریچہ چشم مجنوں بایستے در جمالِ لیلیٰ نظر کردن تا سرِ مشاہدت او بر تو تجلی کند۔

١٥

شعر

مَا مَرَّ مِنْ ذِکْرِ الْحِمٰی بِمَسْمَعِیْ	لَوْ سَمِعَتْ وَرْقُ الْحِمٰی صَاحَتْ مَعِیْ
یَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ قُوْلُوْا لِلْمُعَافٰی	لَسْتَ تَدْرِیْ مَا بِالْقَلْبِ الْمُوْجَعِ

نظم

تندرستاں را نباشد دردِ ریش	جز بہمدردے نگویم دردِ خویش
گفتن از زنبور بیجا حاصل بود	با یکے در عمرِ خود ناخوردہ نیش

لہ ترنج۔ ترا لیموں۔ دستہا برید ندے۔ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر زلیخا کو ملامت کرنے والی ایسی محو حیرت ہو گئیں تھیں کہ لیموں کی بجائے اپنے ہاتھ تراشنے بیٹھی تھیں۔ فذالکن الخ یہی وہ یوسف ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں۔ مطالعہ کند دیکھے۔ فتنہ یعنی عشق۔ احیاء۔ حی کی جمع قبیلہ۔ سراچہ چھوٹا گھر۔ تامل۔ غور۔ خدام خادم کی جمع۔ حرم محل سرائے۔ فراست ذہانت۔ سر مشاہدہ۔ دیدار کا راز۔ تجلی کند روشن ہو۔ ما مر من ذکر الخ یعنی معشوقہ کی فرودگاہ کا جو تذکرہ میرے کانوں میں پہنچا ہے (جس پر میں آہ و بکا کر رہا ہوں) اگر اس فرودگاہ کی قمریاں سن پاتیں تو میرے ساتھ چیخنے لگتیں۔ سے یا معشر الخلان۔ اے دوستوں کے گروہ تم بے عشق سے کہدو۔ تو اس درد سے واقف ہی نہیں ہے جو دردمند کے دل میں ہے۔ ریش۔ زخمی۔ گفتن از زنبور الخ۔ بھڑ کے کاٹنے کی تکلیف کا بیان اس شخص سے لاحاصل ہے جس نے عمر میں ایک بار بھی اس کا ڈنگ نہ کھایا ہو۔

ل افسانہ۔ فرضی کہانی۔ حکایت (۲۰) اس حکایت کا منشایہ ہے کہ صاحب منصب کو عشق بازی سے پرہیز ضروری ہے۔ خصوصًا نوخیز لڑکوں اور کمینہ زادوں سے۔ نیز دوستوں کو چاہیئے کہ مناسب طور پر فہمائش کریں۔ نیز بادشاہوں کو علما و فضلا

حالِ ما باشد ترا افسانہ پیش | تا ترا حالے نباشد ہمچو ما

حکایت (۲۰) قاضی ہمدان را حکایت کنند کہ با نعلبند پسرے سر خوش بود و نعلِ دلش در آتش روزگارے در طلبش متلہف بود و پویان و مترصد و جویان و بر حسبِ واقعہ گویان۔

نظم

در چشمِ من آمد آں سہی سروِ بلند | بربود دلم ز دست و در پای فگند
ایں دیدۂ شوخ می برد دل بکمند | خواہی کہ بکس دل ندہی دیدہ ببند

شنیدم کہ در گذرے پیش قاضی باز آمد برخے ازاں مقالہ بسمعش رسیدہ و زائد الوصف رنجیدہ دشنام بے تحاشا دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت و ہیچ از بے حرمتی نگذاشت قاضی یکے را گفت از علمائے معتبر کہ ہمعنان او بود۔

بیت

آں شاہدی و خشم گرفتن بینش | واں عقدہ برابروئے ترش شیریں بینش

ضربُ الحبیبِ زبیبٌ بیت

از دستِ تو مشت بر دہاں خوردن | خوشتر کہ بدستِ خویش ناں خوردن

کی لغزشوں پر ایک درجہ میں درگذر سے کام لینا چاہیئے۔ نیز کسی کے سنے سنائے عیبوں پر بدون دیکھے یقین نہ کرنا چاہیئے۔ ہمدان۔ عراق عجم کا مشہور شہر ہے۔ نعلبند پسرے یعنی نعلبند کا لڑکا۔ سر خوش۔ یعنی عشق۔ نعلِ دلش۔ یعنی اسکا دل اُس نعل کی طرح آگ میں جل رہا تھا جس پر نام لکھ کر آگ میں ڈالدیا جاتا ہے تاکہ وہ شخص بے چین ہو جائے جس کا نام اس نعل پر لکھا گیا ہے۔ متلہف افسوس کرنیوالا۔ مترصد منتظر۔ حسب۔ موافق۔ سہی بکسر سین سیدھا۔ یہ سرو کی صفت ہے۔ سرو ایک درخت ہے جس سے معشوق کے قد کو تشبیہ دی جاتی ہے۔ در پائے فگند یعنی پامال کر ڈالا۔ شوخ۔ نافرمانبردار۔ یہ دیدہ کی صفت ہے۔ اور دیدہ سے مراد عاشق کی آنکھ ہے۔ گذر۔ راستہ۔ ازاں یعنی قاضی کے عشق سے۔ زائد الوصف۔ بیان سے باہر۔ بے تحاشا۔ لا انتہا۔ سقط۔ بیہودہ شاہدی ناز و انداز۔ عقدہ۔ پیشانی کی گرہ۔ ابروئے ترش قہر آلود ابرو۔ ضرب الحبیب زبیبٌ دوست کی مار کشمش ہے ؛

شمانا از وقاحتِ او بوئے سماحت می آید

فرد

انگور نوآورده ترش طعم بود | روزی دو سه صبر کن که شیریں گردد

ایں بگفت و بمسندِ قضا باز آمد تنے چند از بزرگانِ عدول که در مجلسِ حکمِ وے بودند زمینِ خدمت بوسیدند که باجازت سخنے در خدمت بگوئیم اگرچه ترکِ ادبست و بزرگاں گفته اند بیت

نه در ہر سخن بحث کردن رواست | خطا بر بزرگاں گرفتن خطاست

١٥ لیکن بحکمِ سوابقِ انعامِ خداوندی که ملازمِ روزگار بندگاں ست مصلحتے که بینند و اعلام نکنند نوعے از خیانت باشد طریقِ صواب آنست که با ایں پسر گردِ طمع نگردی و فرشِ ولع درنوردی که منصبِ قضا پایگاہے منیع ست تا بگناہے شنیع ملوّث نگردی و حریف اینست که دیدی و سخن ایں که شنیدی۔

مثنوی

یکے کرده بے آبروئے بسے | چه غم دارد از آبروئے کسے

بسا نامِ نیکوئے پنجاه سال | که یک نامِ زشتش کند پامال

لے رمانا۔ بفتح یا حقیقتاً وقاحت۔ بے شرمی۔ سماحت۔ سخاوت۔ نوآورده۔ تازه۔ طعم۔ ذائقه۔ عدول۔ نیک۔ زمینِ خدمت بوسیدند۔ تعظیم بجالائے۔ بحث کردن گفتگو کرنا۔ سوابقِ انعام پہلے انعام۔ مصلحت مناسب بات۔ اعلام خبردار کرنا۔ طمع لالچ۔ ولع عشق و فریفتگی۔ منصب عہده۔ پایگاه۔ مرتبه۔ منیع بلند۔ شنیع برا۔ حریف۔ صاحب معامله شخص۔ یکے کرده۔ یعنی وه شخص جس نے بہت سوں کی بے آبروئی کی ہو کسی کی آبرو ریزی کا اسے کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ بسا نام نیکو الخ یعنی بسا اوقات پچاس سالہ نیک نامی کو ایک بدنامی برباد کر ڈالتی ہے۔

قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و بر حسن رای قوم آفرین خواند وگفت نظر عزیزاں در مصلحت حال من عین صوابست و مسئلہ بیجواب ولیکن

شعر

وَلَوْ اَنَّ حُبًّا بِالْمَلَامِ یَزُوْلُ | لَسَمِعْتُ اُوْکًا یَفْتَرِیْہِ عَدُوْلُ

شعر

نصیحت کن مرا چندانکہ خواہی | کہ نتواں شستن از زنگی سیاہی

فرد

از یادِ تو غافل نتواں کرد بہیچم | سر کوفتہ مارم نتوانم کہ بپیچم

ایں بگفت و کسے چند بہ تفحص حالِ او برانگیخت و نعمتِ بیکراں بریخت و گفتہ اند ہر کرا زر در ترازوست زر در بازوست۔

شعر

ہر کہ زر دید سر فرود آورد | ور ترازوئے آہنیں دوش است

فی الجملہ شبے خلوتے میسر شد و ہم دراں شب شحنہ را خبر شد قاضی ہمہ شب شراب در سر و شاہد در بر از تنعم نہ خفتے و بہ ترنم گفتے۔

ا مسئلہ بیجواب۔ وہ بات جس کو رد نہ کیا جا سکے۔ ولو ان الخ اگر محبت ملامت سے زائل ہو سکتی تو میں اس بہتان کو سنتا اور اس پر عمل کرتا جو کوئی نیک آدمی باندھتا ہے۔ زنگی حبشی۔ بہیچم۔ مجھے کسی چیز کے ذریعہ۔ بپیچم۔ بل کھا سکوں ۲ے تفحص جستجو۔ بریخت خرچ کر ڈالی۔ ہر کرا الخ جس کے پلڑے میں روپیہ ہے اس کے بازو میں طاقت ہے۔ ہر کہ زر دید۔ روپیہ دیکھ کر ہر آدمی جھکتا ہے ور ترازو۔ ترازو کے جس پلڑے میں وزن ہوتا ہے اس ہی طرف کانٹے کا رخ ہوتا ہے۔ شحنہ بکسر شین کوتوال۔ شراب در سر یعنی نشہ دماغ میں۔ شاہد در بر معشوق بغل میں۔ تنعم عیش پرستی ترنم۔ گنگنانا۔

نظم

امشب مگر بوقت نمیخواند این خروس | عشاق بس نکرده هنوز از کنار و بوس
یکدم که چشم فتنه بخفت ست زینهار | بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس
تا نشنوی ز مسجد آدینه بانگ صبح | یا از در سرای اتابک غریو کوس
لب از لبی چو چشم خروس ابلهی بود | برداشتن بگفتن بیهوده خروس

قاضی درین حالت بود که یکی از خدمتگاران در آمد و گفت چه نشسته خیز و تا پای داری گریز که حسودان بر تو دمی گرفته اند بلکه حقی گفته اند تا مگر آتش فتنه که هنوز اندک ست بآب تدبیر فرو نشانیم مبادا که فردا چون بالا گیرد عالمی فرا گیرد قاضی به تبسم درو نظر کرد و گفت .

قطعه

پنجه در صید برده ضیغم را | چه تفاوت اگر شغال آید
روی در روی دوست کن بگذار | تا عدو پشت دست می خاید

ملک را همدران شب آگهی دادند که در ملک تو چنین منکرے حادث شده است چه فرمائی ملک گفت من او را از فضلائے عصر میدانم و یگانهٔ روزگار می شمارم باشد که معاندان در حق وے خوضے کرده اند

یگانه - بے مثال - خوض - یعنی شکوه شکایت -

ا؎ مگر - شاید - بوقت نمیخواند - اذان اپنے وقت پر نہیں دے رہا ہے - خروس - مرغا بوس - بوسہ - یکدم - تھوڑی دیر - چشم فتنه بخفت ست فتنہ دبا ہوا ہے - فسوس افسوس - مسجد آدینه جامع مسجد - غریو کوس نقارہ کا شور - لب چو چشم خروس - وہ ہونٹ جو مرغ کی آنکھ کی طرح سرخ ہوں - گفتن بیهوده بکواس - ٹھٹھہ دق اعتراض - چغلی - تا مگر - تحقیق کی علامت ہے مگر شاید بالا گیرد - ترقی کرے - فرا گیرد - گھیرے ضیغم - شیر - پنجه در صید برده یعنی شکار کو دبوچے ہوئے - شغال - لومڑی اگر کسی نسخہ میں لایذ ہے تو وہ لائیدن سے بنا ہے جس کے معنی بکواس کرنا ہیں پشت دست میخاید افسوس کی حالت میں ہاتھ چبائے - منکر - بری بات - حادث - پیدا - عصر - زمانہ

پس این سخن در سمعِ قبولِ من نیامد مگر آنکه معاینت گردد که حکیمان گفته اند

شعر

به تندی سبک دست بردن به تیغ | بدندان گزد پشتِ دست دریغ

شنیدم که سحرگاه با تنے چند خاصان ببالینِ قاضی آمد شمع را دید استاده و شاہد نشستہ و مے ریختہ و قدح شکستہ و قاضی در خواب مستی بیخبر از ملک ہستی بلطف اندک اندک بیدارش کرد کہ خیز کہ آفتاب برآمد قاضی دریافت کہ حال چیست گفت از کدام جانب برآمد سلطان را عجب آمد گفت از جانب مشرق چنانکہ معہود است گفت الحمد للہ کہ ہنوز در توبہ ہمچنان باز ست بحکم حدیث لَا تُغْلَقُ بَابُ التَّوْبَةِ عَلَى الْعِبَادِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا اَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ **قطعہ**

این دو چیزم بر گنہ انگیختند | بختِ نافرجام و عقلِ ناتمام
گر گرفتارم کنی مستوجبم | ور ببخشی عفو بہتر از انتقام

ملک گفت توبہ دریں حالت کہ بر جزائے گناہِ خویش اطلاع یافتی سودے نکند فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا **قطعہ**

چہ سود از دزدی آنگہ توبہ کردن | کہ نتوانی کمند انداخت بر کاخ

لہ سمع۔ کان۔ معاینہ آنکھ سے دیکھنا۔ تندی غصناکی۔ سبک۔ جلدی بالین۔ سرہانا۔ قدح۔ پیالہ۔ معہود۔ مقرر۔ لاتغلق الخ توبہ کا دروازہ بندوں پر اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو کر آئے گا مغرب سے سورج قیامت کے قریب طلوع کرے گا۔) لہ اللہ میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں۔ اور توبہ کرتا ہوں لہ بخت نافرجام بے فائدہ نصیبہ۔ آز انتقام۔ بدلہ سے۔ فلم یک الخ جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تب اُن کا ایمان لانا اُن کے مفید نہ پڑا۔ کاخ۔ محل......

بلند از میوه گو کوتاه کن دست | که کوته خود ندارد دست بر شاخ

ترا با وجود چنیں منکرے کہ ظاہر شد سبیلِ خلاص صورت نہ بندد ایں بگفت و موکّلانِ عقوبت در روے آویختند گفت مرا در خدمت سلطان یک سخن باقیست ملک بشنید و گفت آں چیست گفت۔

قطعہ

بآستینِ ملالے کہ برمن افشانی | طمع مدار کہ از دامنت بدارم دست
اگر خلاص محال ست زیں گنہ کہ مراست | بداں کرم کہ داری امیدوار ی ست

ملک گفت ایں لطیفۂ بدیع آوردی وایں نکتۂ غریب گفتی ولیکن محالِ عقل ست و خلافِ نقل کہ ترا فضل و بلاغت امروز از چنگِ عقوبت من رہائی دہد مصلحت آں بینم کہ ترا از قلعہ بزیر اندازم تا دیگراں نصیحت پذیرند و عبرت گیرند گفت اے خداوندِ جہاں پروردۂ نعمتِ ایں خاندانم وایں جرم تنہا در جہاں نہ من کردہ ام دیگرے را بیند از تا من عبرت گیرم ملک را خندہ گرفت و بعفو از سر جرم او برخاست و متعنتاں را کہ اشارت بکشتن او می کردند گفت شعر

ہمہ حمّالِ عیبِ خویشتنید | طعنہ بر عیبِ دیگراں مزنید

لہ سبیل خلاص۔ چھٹکارے کا راستہ۔
موکّلانِ عقوبت۔ یعنی جلّاد۔ بآستین ملالے الخ یعنی اگر تو نے ملال کی وجہ سے مجھے چھوڑ دیا ہے تو بے فکر ہو کر میں تجھ سے دست بردار ہوں گا۔
خلاص۔ چھٹکارا۔
لطیفۂ بدیع نادر لطیفہ
چنگ۔
عقوبت۔ سزا۔ کا چنگل۔ جرم گناہ۔
متعنتاں۔ حاسدان
حمّال۔ بوجھ اٹھانے والا۔۔۔۔۔۔۔

حکایت(۲۱) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عاشق حقیقی کو معشوق جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتا ہے اگر ایسا نہیں ہے تو عشق میں خامی ہے

حکایت منظوم

جوانے پاک بازو پاک رو بود — کہ با پاکیزہ روئے در گرو بود
چنیں خواندم کہ در دریائے اعظم — بگردابے درافتادند باہم
چو ملّاح آمدش تا دست گیرد — مبادا کاندراں حالت بمیرد
ہمیگفت از میانِ موجِ تشویر — مرا بگذار و دستِ یارِ من گیر
دریں گفتن جہانے بروے آشفت — شنیدندش کہ جاں میداد و میگفت
حدیثِ عشق زاں بطّال منیوش — کہ در سختی کند یاری فراموش
چنیں کردند یاراں زندگانی — زکار افتادہ بشنو تا بدانی
کہ سعدی راہ و رسمِ عشقبازی — چناں داند کہ در بغداد تازی
دل آرامے کہ داری دل دروبند — دگر چشم از ہمہ عالم فروبند
اگر مجنون و لیلیٰ زندہ گشتے — حدیثِ عشق ازیں دفتر نوشتے

باب ششم در ضعف پیری

حکایت(۱) یا طائفہ دانشمنداں در جامعِ دمشق بحثے ہمی کردم کہ جوانے درآمد و گفت دریں میاں کسے ہست کہ زبان پارسی

پاکباز۔ نیک۔ پاکیزہ و خوبصورت۔ پاکیزہ رو۔ حسین۔ گرو۔ رہن۔ باہم۔ ساتھ۔ تشویر۔ اشارہ کرنا۔ آشفت۔ غمگین ہوا۔ بطّال۔ دروغ گو۔ منیوش۔ نہ سن۔ کار افتادہ یعنی آزمودہ کار۔ تازی۔ عربی گھوڑا یا عربی زبان۔ دل آرام۔ جفت۔ حق۔ ازیں دفتر یعنی گلستاں کا باب پنجم۔

حکایت(۱) اس حکایت کا نشا یہ ہے کہ انسان کا کسی وقت بھی مرنے کو جی نہیں چاہتا۔ ایسی حالت میں بزرگوں کی سیرت کے ذریعہ دنیا کی محبت کا ازالہ کرنا چاہیے۔۔۔

دانند اشارت بمن کردند گفتمش خیرست گفت پیرے صد و پنجاہ سالہ
در حالت نزع ست و زبانِ عجم چیزے ہمی گوید و مفہومِ ما نمیگردد اگر
بکرم رنجہ شوی مزد یابی باشد کہ وصیتے ہمی کند چوں بیالینش فراز آمدم
ایں بیت می گفت۔

قطعہ

دمے چند گفتم برآرم بکام | دریغا کہ بگرفت راہِ نفس
دریغا کہ برخوانِ الوانِ عمر | دمے چند خوردیم و گفتند بس

معانئے ایں سخن بزبانِ عربی باشامیاں ہمیگفتم و تعجب ہمیکردند از عمرِ
دراز و تاسفِ او ہمچناں بر حیاتِ دنیا گفتم چگونہ دریں حالت گفت
چہ گویم

قطعہ

ندیدۂ کہ چہ سختی رسد بجانِ کسے | کہ از دہانش بدر میکنند دندانے
قیاس کن کہ چہ حالت بود دراں ساعت | کہ از وجودِ عزیزش بدر رود جانے

گفتم تصورِ مرگ از خیال بدر کن و وہم را بر مزاج مستولی مگرداں
کہ فیلسوفانِ یونان گفتہ اند مزاج اگرچہ مستقیم بود اعتمادِ بقا را
نشاید و مرض اگرچہ ہائل بود دلالتِ کلی بر ہلاک نکند اگر فرمائی طبیبے
را بخوانیم تا معالجت کند دیدہ برکرد و بخندید و گفت۔

ل زبان عجم۔ یعنی فارسی۔ مفہوم ما نمیگردد۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ مزد۔ مزدوری۔ یہاں ثواب مراد ہے گفتم یعنی میں نے یہ خیال کیا کہ کچھ مدت اور جیوں مگر افسوس کہ سانس کی نالی بھی بند ہو گئی۔ خوانِ الوان۔ مختلف قسموں کا دستر خوان
ک چہ سختی رسد۔ کس قدر تکلیف ہوتی ہے ساعت۔ وقت۔ تصور خیال۔ مستولی۔ غالب فیلسوف۔ حکیم۔ مزاج اگرچہ مستقیم بود۔ مزاج میں کوئی خرابی نہ ہو۔ اعتمادِ بقا نشاید۔ زندگی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ ہائل۔ خوفناک دیدہ برکرد۔ آنکھ اٹھائی۔

مثنوی

دست برہم زند طبیبِ ظریف[۱] | چون خرف بیند او فتادہ حریف
خواجہ در بندِ نقشِ ایوان ست | خانہ از پای بست ویران ست
پیر مردے بنزع می نالید | پیر زن صندلش ہمی مالید
چون مخبّط شد اعتدالِ مزاج | نہ عزیمت اثر کند نہ علاج

حکایت[۲] پیرے[۳] را حکایت کنند کہ دخترے خواستہ بود و حجرہ بگُل آراستہ و بخلوت با او نشستہ و دیدہ و دل در و بستہ شبہائے دراز نخفتے و بذلہا و لطیفہا گفتے باشد کہ وحشت و نفرت نگیرد و موانست پذیرد از آن جملہ شبے میگفت بختِ بلندت یار بود و چشم دولت بیدار کہ بہ صحبتِ پیرے فتادی پختہ پروردہ جہان دیدہ آرمیدہ و سرد گرم کشیدہ نیک و بد آزمودہ کہ حقوقِ صحبت بداند و شرط مودّت بجا آورد مشفق مہربان خوش طبع شیرین زبان۔

مثنوی

تا توانم دلت بدست آرم | ور بیازاریم نیازارم
ور چو طوطی بود شکر خورشت | جان شیرین فدائے پرورشت

۱ے ظریف۔ ہوشیار۔ خرف۔ بڑھاپے میں سٹھیا ہوا۔ خواجہ۔ مالک۔ بند۔ فکر۔ ایوان۔ محل۔ پائے بست۔ پشتہ۔ مخبط بے ترتیب۔ عزیمت تعویذ گنڈا۔ حکایت[۲]

۳ے اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بڑھاپے میں نوجوان لڑکی سے شادی کرکے رسوائی مول لینی چاہیئے۔ دخترے خواستہ بود۔ ایک لڑکی سے نکاح کیا تھا۔ گُل۔ کاغذکے پھول۔ بذلہ۔ دلچسپ بات۔ موانست۔ محبت۔ بختِ بلندت یار بود۔ تیرا بلند نصیب تیرا دوست تھا۔ چون من پیرے۔ مجھ جیسے بوڑھے۔ حقوقِ صحبت بداند۔ دوستی کے حقوق سمجھتا ہے۔ ور بیازاریم اگر تو مجھے ستائے۔ خورشت۔ خوراک۔

نہ گرفتار آمدی بدستِ جوانے مُعجب[1] خیرہ رائے سر تیزے سبکپائے کہ ہر دم ہوسے پزد و ہر لحظہ رائے زند و ہر شب جائے خسپد و ہر روز یارے گیرد۔

قطعہ

جواناں خرم اند و خوب رخسار | ولیکن در وفا باکس نپایند
وفاداری مدار از بلبلاں چشم | کہ ہر دم بر گلے دیگر سرایند

اَمّا طائفہ پیراں کہ بہ عقل و ادب زندگانی کنند نہ بمقتضائے جہل وجوانی

فرد

ز خود بہتری جوی و فرصت شمار | کہ با چوں خودی گم کنی روزگار

گفت چنداں بریں نمط بگفتم کہ گماں بردم کہ دلش در قیدِ من آمد و صیدِ من شد ناگہ نفَسے سرد از دلِ پر درد برآورد و گفت چندیں سخن کہ بگفتی در ترازوئے عقلِ من وزنِ آں یک سخن ندارد کہ وقتے از قبیلۂ خویش شنیدہ ام کہ گفت زنِ جوان را اگر تیرے در پہلو نشیند بہ از انکہ پیرے

شعر

لَمَّا رَأَتْ بَيْنَ يَدَيْ بَعْلِهَا | شَيْئًا كَارْخَى شَفَةِ الصَّائِمِ
تَقُوْلُ هٰذَا مَعَهُ مَيِّتٌ | وَإِنَّمَا الرُّقْيَةُ لِلنَّائِمِ

---

[1] مُعجب۔ متکبر۔ خیرہ رائے کم عقل۔ سرتیز۔ جلدباز۔ نپایند۔ پائداری نہیں کرتے ہیں۔ بلبلاں چشم۔ وہ معشوق جو بلبلوں کی سی آنکھیں رکھتے ہیں۔ مقتضا۔ مطابق۔ نمط۔ روش۔ صید۔ شکار۔ تیرے در پہلو نشیند۔ پہلو میں تیر لگے اور وہ مرجائے۔ لما رأت الخ۔ جب اُس عورت نے شوہر کے اگلے حصہ میں ایک ایسی چیز لٹکی دیکھی جیسے کہ روزہ دار کا ہونٹ۔ تقول الخ۔ تو کہنے لگی اس کے پاس تو بالکل ایک مردہ ہے۔ منتر تو سونیوالے کو جگا سکتا ہے۔ یعنی میرا ناز و انداز بھی اُس کی شہوت کا باعث نہیں بن سکتا۔

....

رباعی

زن کز برِ مرد بے رضا برخیزد | پس فتنہ و جنگ ازاں سرا برخیزد
پیرے کہ ز جائے خویش نتواند خاست | الّا بعصا کیش عصا برخیزد

فی الجملہ امکانِ موافقت نبود بمفارقت انجامید چوں مدتِ عدت برآمد عقدِ نکاحش بستند با جوانے تند ترش روی تہی دست بدخوی جور و جفا کشیدے و رنج و عنا دیدے و شکرِ نعمتِ حق ہمچناں گفتے الحمد للہ کہ ازاں عذابِ الیم برہیدم و بدیں نعیمِ مقیم برسیدم

قطعہ

روئے زیبا و جامہ و دیبا | صندل و عود و رنگ و بوی و ہوس
ایں ہمہ زینتِ زناں باشد | مرد را کیر و خایہ زینت و بس

فرد

با ایں ہمہ جور و تند خوئی | نازت بکشم کہ خوبروئی

قطعہ

با تو مرا سوختن اندر عذاب | بہ کہ شدن با دگرے در بہشت
بوئے پیاز از دہنِ خوبروی | بہ حقیقت کہ گل از دستِ زشت

زن کز بر۔ یعنی وہ عورت جو مرد کے پہلو سے اٹھے۔ پیرے جو بڈھا لاٹھی ٹیکے بدون نہ اٹھ سکے۔ کیش عصا برخیزد۔ یعنی اس کا عضو مخصوص کب اٹھ سکتا ہے۔ مدت عدت برآمد۔ عدت کا زمانہ پورا ہوگیا۔ تہی دست۔ مفلس۔ عنا۔ مشقت۔ نعیم مقیم۔ قائم رہنے والی نعمت۔ عود۔ اگر۔ ہوس۔ زیور وغیرہ۔ کیر و خایہ۔ یعنی مرد کا عضو مخصوص۔

حکایت(۳) مہمانِ پیرے بودم در دیارِ بکر کہ مالِ فراوان داشت وفرزندے خوبروی شبے حکایت کرد کہ مرا در عمرِ خویش بجز ایں فرزند نبودہ است درختے دریں وادی زیارتگاہ است کہ مردماں بحاجت خواستن آنجا روند وشبہائے دراز در پائے آں درخت بخدا نالیدہ ام تا مرا ایں فرزند بخشیدہ است شنیدم کہ پسر با رفیقاں آہستہ میگفت چہ بودے اگر من آں درخت را بدانستمے کہ کجاست تا دعا کردمے کہ پدرم بمردے حکمت خواجہ شادی کناں کہ فرزندم عاقل ست وپسر طعنہ زناں کہ پدرم فرتوت ست۔

قطعہ

سالہا بر تو بگذرد کہ گذار	نکنی سوئے تربتِ پدرت
تو بجائے پدر چہ کردی خیر	تا ہماں چشم داری از پسرت

حکایت(۴) روزے بغرورِ جوانی سخت راندہ بودم وشبانگہ بپای گریوہ سست ماندہ پیر مردے ضعیف از پسِ کارواں ہمی آمد گفت چہ خسپی کہ نہ جائے خفتن است گفتم چوں روم کہ نہ پائے رفتن ست گفت ایں نشنیدی کہ صاحبدلاں گفتہ اند

حکایت(۳) لے اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بڑھاپے میں اولاد پیدا کرنے کے درپے نہ ہونا چاہیئے بڑھاپے کی اولاد ڈھونگا آوارہ ہوتی ہے۔ شبے حکایت کرد۔ معلوم ہوا کہ سعدی چند شب اُس کے یہاں مہمان رہے ہیں۔ فرزند نبودہ است۔ لڑکا پیدا نہیں ہوا ہے۔ بحاجت خواستن منتیں مانگنے۔ بخدا نالیدہ ام۔ خدا کے سامنے گڑگڑایا ہوں۔ حکمت۔ دانائی کی بات۔ فرتوت۔ بڈھا کھوسٹ گذار نہ کنی۔ تو نہیں گذرتا چشم داری۔ امید کرتا ہے حکایت(۴) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بوڑھے کا فرض ہے کہ نوجوان کی غلطی پر اس کو آگاہ کردے سخت راندہ بودم میں تیز چلا تھا۔ گریوہ۔ ٹیلہ۔ چوں روم۔ کیسے چلوں۔

رفتن و نشستن[1] بہ کہ دویدن و گسستن۔

قطعہ

اے کہ مشتاقِ منزلے مشتاب | پندِ من کار بند و صبر آموز
اسپِ تازی دو تک رود بشتاب | اشتر آہستہ میرود شب و روز

حکایت[2] (۱۰) جوانے چست لطیف خنداں شیریں زباں در حلقۂ عشرتِ ما بود کہ در دلش ہیچ نوعِ غم نیامدے و لب از خندہ فراہم روزگارے برآمد کہ اتفاقِ ملاقات نیفتاد بعد ازاں دیدمش زن خواستہ و فرزند خاستہ و بیخ نشاطش بریدہ و گلِ رویش پژمریدہ پرسیدمش چگونہ و چہ حالت ست گفت تا کودکان بیاوردم دگر کودکی نکردم۔

شعر

ماذا الصبی والشیب غیّر لمّتی[3] | وکفی بتغیّر الزمان نذیرا

فرد

چوں پیر شدی ز کودکی دست بدار | بازی و ظرافت بجوانان بگذار

مثنوی

طربِ نوجواں ز پیر مجوی | کہ دگر ناید آب رفتہ بجوی

[1] نشستن۔ آرام لے لے کر چلنا۔ وگسستن۔ یعنی قافلہ یا زندگی یا سانس چھوڑ بیٹھنا کار بند۔ یعنی میری نصیحت پر عمل کرو۔ تگ۔ دوڑ۔ حکایت(۵)۔

[2] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بڑھاپے میں متانت اور سنجیدگی اختیار کرلینی چاہیئے۔ جوانی کے مذاق و دل لگی کو خیرباد کہہ دینا چاہیئے۔ لطیف۔ پاکیزہ۔ عشرت۔ محبت۔ نوعِ غم۔ کسی قسم کا غم۔ فراہم۔ یعنی ہونٹوں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی۔ زن خواستہ۔ ایک عورت سے شادی کئے ہوئے۔ نشاط۔ خوشی۔ بیاوردم بچے پیدا کئے ہیں۔ کودکی نکردم۔ پھر بچپن نہیں کیا۔

[3] ماذا الصبی الخ۔ اب بچپن کہاں ہے! بڑھاپے نے میری زلفوں کو بدل ڈالا۔ (سفید کر دیا) زمانہ کی تبدیلیاں ڈرانے کے لئے کافی ہیں۔ (انسان کو ان تغیرات سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے) دست بدار۔ ہاتھ اٹھالے۔ طرب۔ مستی۔ ۱۲

زرع را چوں رسید وقتِ درو[1] | نخرامد چنانکہ سبزۂ نو

قطعہ

دورِ جوانی بشد از دستِ من | آہ و دریغ آں زمنِ دل فروز
قوتِ سرپنجۂ شیری برفت | راضیم اکنوں بہ پنیرے چو یوز
پیرزنے موی سیہ کردہ بود | گفتمش اے مامکِ دیرینہ روز
موی بہ تلبیس سیہ کردہ گیر | راست نخواہد شدن ایں پشتِ کوز

حکایت (۲) وقتے بجہلِ جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزردہ بکنجے بنشست و گریاں ہمی گفت مگر خوردی فراموش کردی کہ درشتی می کنی۔

قطعہ

چہ خوش گفت زالے بفرزندِ خویش | چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن
گر از عہدِ خردیت یاد آمدے | کہ بیچارہ بودی در آغوشِ من
نکردے دریں روز بر من جفا | کہ تو شیر مردے و من پیرزن

حکایت (۳) توانگرے بخیل را پسرے رنجور بود نیک خواہاں گفتندش کہ ختمِ قرآنی کنی از بہرِ وے یا بذلِ قربانی لختے باندیشہ فرو رفت و گفت ختمِ مصحف اولیٰ ترست کہ گلہ دورست صلح بندلے

کرتا ہے۔ مامک۔ مام کی تصغیر ہے یعنی ماں۔ دیرینہ روز۔ زیادہ عمر والی۔ تلبیس۔ دھوکہ بازی۔ گیر۔ فرض کرو۔ راست نخواہد۔ یعنی یہ کُبڑی کمر سیدھی نہ ہو سکے گی۔ حکایت (۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بوڑھوں کے ساتھ سخت کلامی کر کے اُن کا دل رنجیدہ نہ کرنا چاہئے۔ بانگ بر مادر زدم۔ میں ماں پر چیخ پڑا۔ خوردی۔ فراموش کردی۔ اپنا بچپن بھول گیا۔ پیلتن۔ ہاتھی کے سے جثّہ والا۔ گر از عہد۔ شرط ہے دوسرا شعر جزا ہے۔ بیچارہ عاجز۔ جفا۔ ظلم۔ شیر مرد۔ بہادر۔ حکایت (۳) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بڑھاپے میں مال و دولت کی حرص میں اضافہ ہو جاتا

[1] وقتِ درو۔ کھیتی کٹنے کا وقت۔ بشد۔ ختم ہوگیا۔ دل فروز۔ دل کو روشن رکھنے والا۔ بہ پنیرے چو یوز۔ جیسے کہ چیتا پنیر پر راضی ہو جاتا ہے۔ مشہور ہے کہ چیتا شکار میں ناکام ہو کر مالک سے بھی غضبناک ہو جاتا ہے۔ مالک پنیر کھلا کر جو اس کی مرغوب غذا ہے پھر راضی

ہے۔ توانگرے بخیل۔ مالدار کنجوس۔ رنجور۔ بیمار۔ بذلِ قربانی۔ کوئی جانور قربان کیا جائے۔ لختے۔ تھوڑی دیر۔ کہ گلہ دور ست۔ جانور جنگل چلے گئے ہیں واپس لانے میں دشواری ہوگی۔ ۱۲

ل علت ۔ سبب ۔ اختیار آمد ۔ پسند آیا ۔ دریغا ۔ یعنی اگر مالی عبادت کی گنجائش ہے تو بدنی عبادت بڑی افسوسناک بات ہے ۔ بدینارے ایک دینار خرچ کرنیکا موقع آپڑے تو گدھے کی طرح کیچڑ میں کھب کر رہ جائے ورد ۔ اور اگر ۔ الحمدے بخواہی ۔ سورۃ فاتحہ پڑھوانا چاہو ۔ حکایت (۸) ل اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بوڑھاپے میں جوان عورت سے شادی کر کے رسوائی نہ مول لینی چاہیے زن نہ کنی ۔ شادی کیوں نہیں کرتا ۔ الفت نیست ۔ لہذا بوڑھی سے شادی کو جی نہیں چاہتا ۔ دوستی چگونہ صورت بندد ۔ موافقت نہ ہوگی ۔ بسلہ ۔ سالہ ۔ جنی ۔ جوانی ۔ مکنہ مکن ۔ نہ کر ۔ کور ۔ نابینا ۔ مقری ۔ میانجی ۔ بخواب ۔ درخواب ۔ بینی ۔ نہ بیند ۔ چشمش ۔ چشم ۔ روشن ۔ روشن ۔ ستر سالہ بڈھے نوجوانی کی باتیں نہ کر ۔ مکتب کا اندھا میانجی خواب میں بھی اپنی آنکھ کو روشن نہیں دیکھتا ۔ زور ۔ یعنی قوت مردانگی بانو ۔ یعنی بیوی ۔ گذر ۔

بشنید گفت ختمش بعلتِ آں اختیار آمد کہ قرآن بر سرِ زبان ست وزر درمیانِ جاں ۔

مثنوی

دریغا گردنِ طاعت نہادن | اگرش ہمراہ بودے دستِ دادن
بدینارے چو خر در گِل بمانند | ور الحمدے بخواہی صد بخوانند

حکایت (۹) پیر مردے را گفتند چرا زن نہ کنی گفت با پیر زنانم الفت نیست پس آنرا کہ جواں باشد با من کہ پیرم دوستی چگونہ صورت بندد

شعر

پیرِ ہفتاد سالہ جنی مکن | کورِ مقری بخوابنی چشمش روشن
زور باید نہ زر کہ بانو را | اگر زرے دوست تر کہ من گوشت

حکایت (۱۰) منظومہ

شنیدہ ام کہ دریں روزہا کہن پیرے | خیال بست بہ پیرانہ سر کہ گیرد جفت
بخواست دخترے خوبروی گوہر نام | چو درج گوہرش از چشم مردماں بہفت
چنانکہ رسمِ عروسی بود تمنا کرد | ولے بحملہ اوّل عصائے شیخ بخفت
کماں کشید و نزد بر ہدف کہ نتواں دوخت | مگر بسوزنِ فولاد جامہ ہنگفت

گاجر ۔ مراد مرد کا عضو مخصوص ۔ گوشش ۔ گوشت یعنی بیوی مرد کے مٹاپے کی متمنی نہیں ہوتی ہے ۔ حکایت (۹) ۔ اس حکایت کا مقصد بھی وہی ہے جو حکایت ۸ کا ہے ۔ کہن پیر ۔ یعنی پیر کہن ۔ پیرانہ سر ۔ بوڑھاپے کے زمانہ میں گیرد جفت ۔ شادی کرے ۔ دخترک ۔ نوعمر لڑکی ۔ درج ۔ ڈبیہ ۔ مصرع ثانی لڑکی کی وجہ تسمیہ ہے ۔ رسم عروسی ۔ یعنی ہم بستری ۔ عصائے شیخ ۔ یعنی عضو تناسل ۔ نزد بر ہدف ۔ تیر نشانہ پر نہ بیٹھا [illegible]

بدوستاں گلہ آغاز کرد وحجت ساخت | کہ خان و مان من این شوخ دیدہ پاک برفت
میانِ شوہر و زن جنگ و فتنہ خاست چناں | کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت
پس از ملامت و شُنعت گناہ دختر نیست | ترا کہ دست بلرزد گُہر چہ دانی سفت

باب ہفتم در تاثیرِ تربیت

حکایت[۱] یکے را از وزرا پسرے کودن بود پیشِ دانشمندے فرستاد کہ مر این را تربیتے کن مگر عاقل شود روزگارے تعلیم کرد مؤثر نبود پیشِ پدرش کس فرستاد کہ این عاقل نمی شود و مرا دیوانہ کرد۔

قطعہ

چوں بود اصلِ جوہرے قابل | تربیت را در و اثر باشد
ہیچ صیقل نکو نداند کرد | آہنے را کہ بد گہر باشد
سگ بدریائے ہفتگانہ مشوی | چونکہ تر شد پلید تر باشد
خرِ عیسیٰ گرش بمکہ برند | چوں بیاید ہنوز خر باشد

حکایت[۲] حکیمے پسراں را پند میداد کہ اے جانانِ پدر ہنر آموزید کہ ملک و دولتِ دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در

لہ حجت ساخت۔ دلیل۔ پکڑی۔ خان۔ خانہ۔ مان۔ گھر کا سامان یا تابع مہمل ہے۔ شوخ دیدہ۔ شریر۔ پاک برفت۔ سب لے گئی۔ کچھ مہر دلا ہیں کچھ فضول خرچی ہیں۔ شحنہ۔ کوتوال۔ شنعت۔ برائی۔ ترا کہ۔ یعنی لرزتے ہاتھ سے موتی نہیں بیندھتا۔ یعنی بوڑھا جوان عورت پر قابو نہیں پا سکتا۔

حکایت[۱] لہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر طبیعت میں صلاحیت نہیں ہوتی ہے تو پند و نصیحت رائگاں جاتی ہے۔ کودن۔ بالفتح کم فہم۔ مگر۔ شاید۔ دیوانہ۔ پاگل۔ صیقل۔ ایک آلہ ہے جس سے لوہے کو چمکایا جاتا ہے۔ گہر۔ گوہر یعنی اصل۔ اصل۔ یعنی طبیعت انسانی۔ جوہر۔ شخص۔ قابل۔ یعنی تربیت کو قبول کرنیوالی۔ دریائے ہفتگانہ۔ یعنی سات مشہور سمندر۔ خرِ عیسیٰ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ اکثر سفر میں رہتے تھے لہٰذا اپنے ہمراہ بار برداری کے لئے گدھا رکھتے تھے۔ اُس ہی پر اُن کی انجیل بھی رہتی تھی۔ حکایت[۲]

لہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ماں باپ کی دولت پر اعتماد کرکے ذاتی کمال نہ پیدا کرنا بڑی نادانی ہے۔ حکیم۔ دانشمند۔ اعتماد را نشاید۔ بھروسہ کے قابل نہیں۔

محلِ خطرست یا دزد بیکبار ببرد یا خواجہ بتفاریق بخورد اما ہنر چشمۂ زایندہ است و دولتِ پایندہ اگر ہنرمند از دولت بیفتد غم نباشد کہ ہنر در نفسِ خود دولت ست ہر کجا کہ رود قدر بیند و صدر نشیند و بے ہنر لقمہ چیند و سختی بیند

شعر

سخت ست پس جاہ و تحکّم بردن | خو کردہ بناز جورِ مردم بردن

قطعہ

وقتے افتاد فتنہ در شام | ہر کس از گوشۂ فرا رفتند
روستا زادگانِ دانشمند | بوزیریِ پادشا رفتند
پسرانِ وزیر ناقص عقل | بگدائی بروستا رفتند

حکایت (۳) یکے از فضلا تعلیم مُلک زادہ ہمیکرد و ضرب بیمحابا زدے و زجرِ بیقیاس کردے بارے پسر از بیطاقتی شکایت پیشِ پدر برد و جامہ از تنِ دردمند برداشت پدر را دل بہم برآمد استاد را بخواند و گفت پسرانِ رعیّت را چنداں زجر روا نمیداری کہ فرزندِ مرا سبب چیست گفت سبب آنکہ سخن اندیشیدہ

لہ درمحل خطرست. خطرہ میں ہے. تفاریق. متفرق طور پر. چشمہ زایندہ. وہ چشمہ جس میں سوت ہوں. از دولت بیفتد. یعنی مفلس ہوجائے. در نفس خود. اپنے آپ ہی. صدر نشیند. صدر کی جگہ بیٹھے. لقمہ چیند. ایک ایک لقمہ جمع کرتا پھرے. تحکّم. کسی کی حکومت سہنا. خو کردہ بناز. جس کو ناز و نعمت کی عادت ہو. جور. ظلم. فرا. زیادہ ہے. روستا زادگان. دیہاتیوں کے لڑکے. بوزیریِ پادشاہ رفتند. بادشاہوں کی وزارت کے درجہ پر پہونچگئے. ناقص عقل. پسرانِ وزیر کی صفت ہے. گدائی. فقیری. روستا. گاؤں. حکایت (۳) سے اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت میں کبھی رعایت سے کام نہ لے. خصوصًا رؤسا کے بچوں پر کڑی نگرانی رکھنی چاہیے. مُلک زادہ. شہزادہ. ضرب. مار. بے محابا. بدون رعایت. زجر. سرزنش. بیقیاس. بے حساب. بارے. ایکمرتبہ. بے طاقتی. کمزوری. تنِ دردمند. یعنی کرتا اٹھاکر کمر پر مار کے نشانات دکھائے. بہم برآمد. ناراض ہوا. رعیّت. رعایا. سخن اندیشیدہ گفتن. سمجھ کر بات کرنا. ۱۲

گفتن و حرکتِ پسندیده کردن همهٔ خلق را علی العموم باید و پادشاہان را علی الخصوص بموجب آنکہ بر دست و زبانِ ایشان ہرچہ رود ہرآئینہ بافواہ بگویند و قول و فعلِ عوام را چنداں اعتبارے نباشد

قطعہ

اگر صد عیب دارد مردِ درویش	رفیقانش یکے از صد ندانند
وگر یک ناپسند آید ز سلطاں	ز اقلیمے باقلیمے رسانند

۱۰

پس واجب آمد معلّمِ پادشاہ زادہ را در تہذیبِ اخلاقِ خداوند زادگان اَنْبَتَهُمُ اللّٰهُ نَبَاتًا حَسَنًا اجتہاد ازاں بیش کردن کہ در حقِ ابنائے عوام

قطعہ

ہرکہ در خردیش ادب نکنی	در بزرگی فلاح از وبرخاست
چوبِ تر را چنانکہ خواہی پیچ	نشود خشک جز بآتش راست

فرد

ہرآں طفل کو جورِ آموزگار	نہ بیند جفا بیند از روزگار

ملک را حسنِ تدبیرِ فقیہ و تقریرِ جوابِ او موافق آمد و خلعت و نعمت بخشید و پایۂ منصب بلند گردانید

استاد۔ موافق آمد۔ پسند آئی۔ منصب۔ عہدہ۔ ۱۲

علی العموم۔ عام طور پر۔ علی الخصوص۔ خاص طور پر۔ بافواہ بگویند یعنی شہرت پکڑتی ہے۔ رفیقانش۔ یعنی اُس کی نشو براتیوں میں سے دوستوں کو ایک کی بھی خبر نہیں ہوتی۔ اقلیمے۔ یعنی شہر در شہر مشہور ہو جاتی ہے۔ خداوند زادگان۔ شہزادے۔ انبتہم اللہ۔ خدا اُن کی بہتر تربیت فرمائے۔ اجتہاد۔ کوشش۔ ابنائے عوام۔ عام لوگوں کے بچے۔ ہرکہ در خردیش ادب نکنی۔ جس کو بچپن میں تمیز نہ سکھائی ہو۔ در بزرگی یعنی جب یہ بڑا ہوگا اس سے کوئی بھلائی کی امید نہیں ہے۔ نشود خشک۔ خشک لکڑی آگ کی مدد سے سیدھی ہوتی ہے۔ جور۔ ظلم۔ آموزگار۔

حکایت (۲۴) معلّمِ کتابے را دیدم در دیارِ مغرب ترش روی و تلخ
گفتار بدخوی و مردم آزار کُند طبع و ناپرہیزگار کہ عیشِ مسلمانان
بدیدنِ اُو تبہ گشتے وخواندنِ قرآنش دلِ مردم سیہ کردے وجمعے
پسرانِ پاکیزہ ودخترانِ دوشیزہ بدستِ جفائے او گرفتار نہ
زہرۂ خندہ نہ یارائے گفتار گہ عارضِ سیمینِ یکے را تپانچہ زدے
وگاہ ساقِ بلّورینِ یکے را شکنجہ کردے القصّہ شنیدم کہ طرفے
از خیانتِ نفسِ او معلوم کردند وبزدندش وبراندند پس آنگہ
مکتبِ وے بمصلحے دادند پارسائے سلیمے نیک مردے حلیمے کہ
سخن جز بحکمِ ضرورت نگفتے وموجبِ آزارِ کس بر زبانش نرفتے
کودکان را ہیبتِ اُستادِ نخستین از سر برفت ومعلّمِ دومی را
اخلاقِ مَلَکی دیدند ویک بیک شدند باعتمادِ حلمِ او علم فراموش
کردند وہمچنیں اغلبِ اوقات ببازیچہ فراہم نشستندے ولوحِ
درست ناکردہ بر سرِ ہم شکستندے

بیت

اُستاد معلّم چو بود بے آزار | خرسک بازند کودکاں در بازار

۱۰

استاد۔ کتاب۔ یعنی کتب۔ ترش رو۔ غصّہ ور۔ کُند طبع۔ غبی۔ عیش۔ زندگانی۔ سیہ کردے۔ آواز بھدّی تھی قرآن خوانی کا بھی سلیقہ نہ تھا۔ دوشیزہ۔ نابالغ۔ زہرۂ۔ طاقت۔ تپانچہ۔ طمانچہ۔ ساق بلورین۔ بلور جیسی پنڈلی۔ شکنجہ کردے۔ شکنجہ میں کس دیتا۔ خیانت نفس۔ یعنی بدچلنی۔ مصلح۔ نیک۔ موجب۔ سبب۔ استاد نخستین۔ پہلا استاد۔ از سر برفت۔ بالکل ختم ہو گئی۔ دیو یک یک شدند۔ ایک ایک کرکے بھوت بن گئے۔ حلم۔ بردباری۔ اغلب اوقات۔ زیادہ وقت۔ بازیچہ۔ کھلونا۔ لوح درست ناکردہ۔ بغیر لکھی تختی۔ بر سرِ ہم شکستندے۔ ایک دوسرے کے سر پر مار کر توڑ ڈالتے۔ خرسک بازند۔ ریچھ کا مداری۔ ۱۲

بعد از دو ہفتہ بران مسجد گذر کردم معلّمِ اوّلیں را دیدم که دلؑ خوش کرده بودند و بمقامِ خویش باز آورده بر نجیدم و لاحول گفتم که دیگر باره ابلیس را معلّمِ ملائکہ چرا کردند پیر مردے ظریف جہاں دیدہ بشنید بخندید و گفت

مثنوی

پادشاہے پسر بمکتب داد	لوحِ سیمینش در کنار نہاد
بر سرِ لوحِ او نبشتہ بزر	جورِ اُستاد بہ ز مہرِ پدر

حکایتؑ (۵) پارسازادہ را نعمتِ بیکراں از ترکہ عمّاں بدست افتاد و فسق و فجور آغاز کرد و مبذّری پیشہ گرفت فی الجملہ نماند از سائرِ معاصی منکرے کہ نکرد و مسکرے کہ نخورد بارے بہ نصیحتش گفتم اے فرزند دخلؑ آبِ روانست و خرج آسیائے گرداں یعنی خرجِ فراواں کردن مسلّم کسے را باشد کہ دخلِ معیّن دارد

قطعہ

چو دخلت نیست خرج آہستہ تر کن	کہ میگویند ملّاحاں سرودے
بکوہستاں اگر باراں نبارد	بسالے دجلہ گردد خشک رودے

عقل و ادب پیش گیر و لہو و لعب بگذار کہ چوں نعمت سپری شود

١٠

لہ دلؑ خوش کرده بودند منا کرنے آسئے تھے۔ دیگر بارہ۔ دوسری بار معلّمِ ملائکہ شیطان فرشتوں کا استاد تھا۔ بمکتب داوند۔ مکتب میں بٹھایا۔ لوحِ سیمیں چاندی کی تختی۔ کنار۔ بغل۔ زر۔ یعنی سونے کا پانی۔ جور۔ ظلم۔ قہر۔ محبت۔ حکایت (۵) ۱۵ ۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کی بچپن میں صحیح تربیت نہو۔ اور جوانی میں دولت ہاتھ لگ جائے۔ تو لامحالہ ایسا شخص برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کے لئے کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی۔ بیکراں۔ لامحدود۔ عمّاں۔ عم کی جمع چچا۔ مبذّری۔ فضول خرچی۔ فی الجملہ۔ خلاصہ کلام۔ منکر۔ بری بات۔ مسکر۔ نشہ آور۔ ۵۳ دخل۔ آمدنی۔ آسیا۔ چکّی۔ مسلّم کسے را باشد۔ اس شخص کے لئے مناسب ہے۔ دخلِ معیّن۔ مقررہ آمدنی۔ سرود۔ گانا۔ دجلہ۔ مشہور دریا ہے۔ رود۔ چھوٹی نہر۔ لہو و لعب۔ کھیل کود۔ سپری۔ ختم۔ ۱۲

سختی بری و پشیمانی خوری پس از لذتِ نای[1] و نوش این سخن در گوش

نیاورد و بر قولِ من اعتراض کرد گفت راحتِ عاجل را بتشویشِ

محنتِ آجل منغّص کردن خلافِ رائے خردمندان ست

مثنوی

خداوندانِ کام و نیک بختی | چرا سختی برند از بیم سختی
برو شادی کن اے یارِ دل افروز | غمِ فردا نشاید خوردن امروز

۱۰ تکلیف[2] مرا که در صدرِ مروّت نشسته ام و عقدِ فتوّت بسته و ذکرِ

انعام در افواهِ عوام افتاده

مثنوی

هر که علَم شد بسخا و کرم | بند نشاید که نهد بر درم
نام نکوئی چو برون شد بکوی | در نتوانی که ببندی بروی

دیدم که نصیحت نمی پذیرد و دمِ گرمِ من در آهنِ سردِ وے اثر نمیکند

ترکِ مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم قولِ حکما را

کار بستم که گفته اند بلّغ[3] مَا علَیکَ فَاِن لَّم یَقبَلُوا مَا عَلَیکَ

قطعه گرچه دانی که نشنوند بگوی | هرچه دانی تو از نصیحت و پند

[1] نای۔ یعنی گانا۔ نوش یعنی شراب پینا۔ راحتِ عاجل۔ وہ راحت جو اس وقت حاصل ہے۔ محنتِ آجل۔ وہ سختی جو آئندہ آنیوالی ہے۔ منغّص۔ مکدّر۔ کام۔ یعنی جاہ و دولت۔ سختی۔ رنج۔ مفلسی۔ غمِ فردا۔ یعنی آئندہ کا غم۔ [2] تکلیف مرا۔ یعنی میں خرچ کرنے اور دادِ دہنے کیسے باز آسکتا ہوں۔ فتوّت۔ جوانمردی۔ افواہ۔ فوہ کی جمع منہ۔ علَم شد۔ مشہور ہو۔ کوی۔ کوچہ۔ دمِ گرم۔ یعنی نصیحت۔ آہنِ سرد۔ یعنی اُس کا دل۔ مناصحت نصیحت کرنا۔ مصاحبت ساتھ رہنا۔ [3] بلّغ۔ ما علیک۔ جو تیرا فرض ہے تو پہنچا دے۔ اگر نہ مانیں تو پھر تجھپر ذمہ داری نہیں ہے۔ گرچہ دانی الخ۔ جو کچھ بھی تجھ سے نصیحت بن پڑ سکے جا اگرچہ تو جانتا ہو کہ وہ نہ سنیں گے۔

زود باشد کہ خیرہ سر بینی | بدو پائے افتادہ اندر بند
دست بر دست میزند کہ دریغ | نشنیدم حدیثِ دانشمند

تا پس از مدّتے انچہ اندیشۂ من بود از نکبتِ حالش بصورت بدیدم کہ پارہ پارہ برہم می دوخت ولقمہ لقمہ ہمی اندوخت دلم از ضعفِ حالش بہم برآمد ومروّت ندیدم درچناں حالے ریشِ درونش را بملامت خراشیدن ونمک پاشیدن پس باخود گفتم

مثنوی

حریفِ سفلہ در پایانِ مستی | نیندیشد ز روزِ تنگدستی
درخت اندر بہاراں بر فشاند | زمستاں لاجرم بے برگ ماند

١٠

حکایت پادشاہے پسرے را بادیبے داد وگفت تربیتش چناں کن کہ یکے از فرزندانِ خود را سالے بروسعی کرد وبجائے نرسید وپسرانِ ادیب در فضل وبلاغت منتہی شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد ومعاتبت فرمود کہ خلاف کردی ووفا بجانیاوردی گفت برای خداوند روئے زمین پوشیدہ نماند کہ تربیت یکساں ست ولیکن طبائع مختلف۔

خیرہ سر۔ حیران وپریشان۔ دست بردست میزند۔ افسوس سے ہاتھ ملیں گے۔ انچہ اندیشۂ من بود۔ جس بات کا مجھے ڈر تھا۔ نکبت۔ نحوست۔ پارہ پارہ الخ۔ پیوند پر پیوند لگاتا تھا۔ لقمہ لقمہ۔ ایک ایک لقمہ کی بھیک مانگ کر جمع کرتا تھا۔ بہم برآمد۔ رنجیدہ ہوا۔ ریش۔ زخم۔ حریفِ سفلہ۔ کمینہ ساتھی۔ پایانِ مستی۔ انتہائی مستی۔ بر۔ پھل۔ زمستان۔ جاڑا۔ لاجرم۔ لامحالہ۔ حکایت (١٠) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ شاگردوں کی صلاحیت کے تفاوت کی وجہ سے استاد کی تربیت کا سب پر یکساں اثر نہیں ہوتا۔ کہ یکے الخ۔ اپنا بچہ سمجھ کر اس کی تربیت کرنا۔ فضل۔ بزرگی۔ بلاغت۔ یعنی انشاء پردازی۔ مواخذت۔ گرفت۔ معاتبت۔ ناراضی۔ وفا بجانیاوردی۔ تونے وفا کا ثبوت نہ دیا۔ طبائع۔ یعنی ذہنی اور مزاجی کیفیتیں ١٢

قطعه

گرچه سیم وزر زسنگ[1] آید همی | در همه سنگی نباشد زر و سیم
بر همه عالم همی تابد سهیل | جائی انبان میکند جائی ادیم

حکایت (۱۱)[2] یکی را شنیدم از پیران مربی که مریدی را همیگفت چنانکه تعلق خاطر آدمی زاد است بروزی اگر بروزی ده بودی بمقام از ملائکه درگذشتی

قطعه

فراموشت نکرد ایزد دران حال | که بودی نطفهٔ مدفون و مدهوش
روانت داد و طبع و عقل و ادراک | جمال و نطق و رای و فکرت و هوش
ده انگشتت مرتب کرد بر کف | دو بازویت مرتب ساخت بر دوش
کنون پنداری ای ناچیز همت | که خواهد کردنت روزی فراموش

حکایت (۱۲)[3] اعرابی را دیدم که پسر را همیگفت یا بنیّ انک مسئول یوم القیامة بماذا اکتسبت ولا یقال بمن انتسبت یعنی ترا خواهند پرسید که هنرت چیست و نگویند پدرت کیست

قطعه

جامهٔ کعبه را که می بوسند | او نه از کرم پیله نامی شد

---

۱ زسنگ. سونا چاندی کان کے پتھروں میں رگوں کی طرح پیدا ہوتا ہے۔ سہیل. مشہور ستارہ ہے اس کی روشنی سے یمن میں بہترین قسم کی نری تیار کیجاتی ہے انبان. نری۔ ادیم. دھوڑی۔

حکایت (۱۱) ۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو رازق مطلق اور بندوں کے احوال سے باخبر جاننا چاہئے اور بندہ کو ہمیشہ اس کے لطف و کرم کا امیدوار رہنا چاہئے۔ مربی. یعنی جو مریدوں کی تربیت کرتے تھے۔ خاطر. طبیعت آدمی زاد. انسان۔ روزی ده. یعنی اللہ تعالیٰ۔ بمقام. یعنی فرشتوں سے بھی بڑھجاتا۔ فراموشت. ای ترا فراموش۔ ایزد. اللہ تعالیٰ۔ مدہوش. بے ہوش۔ روان. جان۔ ادراک. احساس۔ نطق. قوت گویائی۔

حکایت ۳ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ نسلی شرافت پر تکیہ کرکے انسان کو ذاتی شرافت سے محروم نہ رہنا چاہئے۔ اعرابی. بدو۔ یا بنی الخ۔ اے بیٹے تم سے قیامت کے دن یہ پوچھا جائیگا کہ تم نے کیا کیا؟ یہ نہیں پوچھا جائیگا [?] تمہارا نسب کیا ہے۔ ہنر. کمال۔ کرم. کیڑا۔ پیلہ. ریشم کا کویا۔ نامی. مشہور. عزیز. یعنی خانہ کعبہ۔ گرامی. باعزت۔ ۱۲

باعزیزے نشست روزے چند | لاجرم ہمچو او گرامی شد

حکایت(۹) ۱؎ در تصانیفِ حکما آوردہ اند کہ کژدم را ولادتِ معہود نیست چنانکہ دیگر حیوانات را بلکہ احشائے مادر را بخورند و شکمش را بدرند و راہِ صحرا گیرند و آں پوستہا کہ در خانہ کژدم بینند اثر آنست باری ایں نکتہ پیشِ بزرگے ہمی گفتم گفت دلِ من بر صدقِ ایں سخن گواہی میدہد و جز چنیں نشاید بود در حالت خردی با مادر و پدر چنیں معاملت کردہ اند لاجرم در بزرگی چنیں مقبول و محبوب اند۔

قطعہ

پسرے را پدر وصیت کرد | کاے جواں مرد یاد گیر ایں پند

ہر کہ با اہلِ خود وفا نکند | نشود دوست روی دانشمند

مثل کژدم را گفتند چرا بزمستاں بدر نمی آئی گفت بتابستانم چہ حرمت ست کہ بزمستاں نیز بیروں آیم

حکایت(۱۰) ۲؎ زنِ درویشے حاملہ بود مدتِ حمل بسر آوردہ و درویش را ہمہ عمر فرزند نیامدہ بود گفت اگر خداوند تعالیٰ مرا پسرے بخشد جزیں خرقہ کہ پوشیدہ ام ہر چہ در ملکِ من ست ایثارِ درویشاں

حکایت(۹) ۱؎ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو بڑوں کا احترام کرنا چاہئے اور ایذا رسانی تو... خوردوں کی بھی نہ کرنی چاہئے۔ کژدم۔ بچھو۔ ولادتِ معہود۔ عام طور پر بچہ دینے کا طریقہ اختیار۔ انتڑیاں۔ صدق۔ سچائی۔ لاجرم لامحالہ۔ چنیں مقبول اند جو پاتا ہے جو تسے خبر لیتا ہے۔ دوست روی۔ محبوب چہرے والا۔ مثل۔ کہاوت زمستان۔ جاڑا۔ تابستان۔ گرمی۔

حکایت(۱۰) ۲؎ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بد اولاد والدین کے لئے سوہانِ روح ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کی تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ کرنی چاہیے۔ مدتِ حمل۔ یعنی وہ مدت جس میں بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ خرقہ۔ کفنی۔ ایثار۔ اپنے پر دوسرے کو ترجیح دینا۔

کم اتفاقاً پسر آور دسفرۂ درویشاں بموجب شرط نہاد و پس از
چند سال از سفر شام باز آمدم بمحلت آں دوست بر گذشتم
و از چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندانِ شحنہ درست گفتم
سبب چیست گفتند پسرش خمر خوردہ و عربدہ کردہ و خون کسے
ریختہ و از میاں گریختہ پدر را بعلت وے سلسلہ در نائے سنت و
بندگراں برپای گفتم این بلائے را وے بحاجت از خدای عزّوجل .
خواستہ است .

قطعہ

زنانِ باردار اے مردِ ہشیار | اگر وقتِ ولادت مار زایند
ازاں بہتر بنزدیکِ خردمند | کہ فرزندانِ ناہموار زایند

حکایت[۱۱] طفل بودم کہ بزرگے را پرسیدم از بلوغ گفت در
کتب مسطور ست کہ سہ نشان دارد یکے پانزدہ سالگی و دوم
احتلام و سوم برآمدنِ موئے زہار امّا در حقیقت یکنشان دارد و
بس آنکہ در رضائے خدائے عزّوجل بیش ازاں باشی کہ در
بندِ حظِ نفسِ خویش و ہر کہ درواین صفتہا موجود نیست نزدِ محققان
بالغ نشمارندش

ؔ سفرہ نہاد - یعنی دسترخوان کی محلت - محلہ - شحنہ - یالکسر کوتوال ... عربدہ - لڑائی - ناحق - گلا - حاجت - دعا - باردار - حاملہ - مار - سانپ - ناہموار - نالائق
حکایت[۱۱] - ؔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو اخلاق حاصل کرنا ازبس ضروری ہیں - بلوغ - وہ زمانہ جب بچپن ختم ہو کر جوانی شروع ہوتی ہے - مسطور - کتاب - احتلام - نیند کی حالت میں غسل کی حاجت ہوجانا - موی بیشی - موئے زہار - در رضائے الہی - یعنی اپنی خواہشات پر رضائے خداوندی کو ترجیح دینے لگے - ۱۲

۱۰

چل سالہ۔ چالیس سال۔ نقش ہیولائی۔ یعنی یہ گوشت و پوست کا بنا ہوا بدن۔ ہنر باید۔ یعنی انسانیت کے لئے

قطعہ

بصورت آدمی شد قطرۂ آب | کہ چل روزش قرار اندر رحم ماند
وگر چل سالہ را عقل و ادب نیست | بہ تحقیقش نشاید آدمی خواند

قطعہ

جوانمردی و لطف ست آدمیت | ہمیں نقش ہیولائی مپندار
ہنر باید کہ صورت میتوان کرد | بایوانہا در از شنگرف و زنگار
چو انسان را نباشد فضل و احسان | چہ فرق از آدمی تا نقش دیوار
بدست آوردن دنیا ہنر نیست | یکے را گر توانی دل بدست آر

حکایت (١٢) سالے نزاعے میان پیادگان حجاج افتادہ بود و داعی ہم دراں سفر پیادہ بود انصاف در سر و روی ہم افتادیم و داد فسوق و جدال دادیم کجاوہ نشینے را دیدم کہ با عدیل خویش میگفت یا للعجب پیادۂ عاج عرصۂ شطرنج را بسر می برد فرزین میشود یعنی بہ از آن میشود کہ بود و پیادگان حاج بادیہ را بسر بردند و بتر شدند

قطعہ

از من بگوی حاجی مردم گزائے را | کو پوستین خلق بآزار می درد

اصل میں ہنرمندی کی ضرورت ہے۔ کہ صورت الخ۔ ورنہ تصویریں تو قلعوں کی دیواروں پر شنگرف اور زنگار سے بہت کچھ بنا دی جاتی ہیں۔ مصرع ثانی میں لفظ در زیادہ۔ بدست آوردن الخ دنیا کمانا کوئی کمال نہیں ہے اصل میں دلداری کمال ہے

حکایت (١٢)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کو کوئی بڑی عبادت ادا کرنے کا موقع ملے تو دوسروں کو کم ہمتی کا طعنہ نہ دینا چاہئے نزاع جھگڑا۔ پیادگان حجاج۔ پیدل حج کرنے والے۔ داعی۔ دعاگو یعنی شیخ سعدی۔ در سر و روی ہم افتادیم۔ آپس میں خوب مار پیٹ ہوئی۔ جدال لڑائی۔ عدیل۔ وہ آدمی جو اونٹ پر ایک دوسرے کا وزن قائم رکھنے کے لئے بیٹھتا ہے۔ پیادہ۔ سطرنج کی ایک نرد کا نام ہے۔ عاج۔ ہاتھی دانت۔ عرصہ۔ میدان۔ فرزین۔ شطرنج کی نرد جو پیادہ سے اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ بادیہ۔ جنگل۔ مردم گزاری۔ لوگوں کو ستانے والا۔ ١٢

حاجی تو نیستی شتر ست از برائے آنکہ | بیچارہ خار میخورد و بار می برد

حکایت (۱۳) ہندوئے نفط اندازی می آموخت حکیمے گفت ترا
کہ خانہ نئین ست بازی نہ اینست ۔

بیت

نا ندانی کہ سخن عین صوابست مگو | آنچہ دانی کہ نہ نیکوش جوابست مگو

حکایت (۱۴) مردکے را چشم درد خاست پیش بیطارے رفت تا دوا
کند بیطار از انچہ در چشم چارپایان میکرد در دیدۂ او کشید کور شد
حکومت پیش داور بردند گفت برو ہیچ تاوان نیست اگر ایں خر
نبودے پیش بیطار نرفتے مقصود ازیں سخن آنست تا بدانی کہ ہر کہ
نا آزمودہ را کار بزرگ فرماید با آنکہ ندامت برد بنزدیک خردمندان
بخفتِ رای منسوب گردد

قطعہ

ندہد ہوشمند روشن رای | بفرومایہ کارہائے خطیر
بوریا باف گرچہ بافندہ است | نبرندش بکارگاہِ حریر

حکایت (۱۵) یکے از بزرگان ائمہ را پسرے وفات یافت پرسیدند
کہ بر صندوقِ گورش چہ نویسم گفت آیاتِ کتابِ مجید را عزت

---

۱ شتر ست. یعنی تو دراصل تیرے اونٹ کا بھی جس نے کانٹے چبائے اور بوجھ لادا. حکایت (۱۳) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بات اور کام محل و موقع دیکھ کر کرنا چاہیئے. نفط. ایک قسم کا تیل ہے جو پانی پر گرنے سے آگ پکڑ لیتا ہے جنگ کے موقع پر اُس کو استعمال کیا جاتا تھا نئین نے کا بنا ہوا یعنی جو نرکل جو معمولی آگ سے جل جائیگا آنچہ دانی الخ یعنی جس بات کا اچھا جواب نہ پاؤ زبان سے نہ نکالو. حکایت (۱۴) ۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کار اہل کار ہی کے سپرد کرنا چاہیئے مردک. یعنی احمق. بیطار. مویشی کا ڈاکٹر. کور شد. اندھا ہو گیا. حکومت فیصلہ. داور. حاکم. تاوان. جرمانہ. کار بزرگ. بڑا کام. ندامت شرمندگی. خفت رای. یعنی بیوقوفی. کارہائے خطیر. بہت اہم بات ان کام. کارگاہ. کارخانہ. حریر. ریشمین کپڑا ہے. حکایت (۱۵). اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ قبور پر آیتوں کی کتابت مناسب نہیں ہے. ائمہ. امام کی جمع. پیشوا. صندوق. یعنی قبر کا تعویذ. ۱۲

بیش ازان ست که روا باشد بر چنیں جایگاه نوشتن که بروزگار
سوده گردد و خلائق بر وگذرند و سگان بر و شاشند اگر بضرورت
چیزے نویسند ایں بیت کفایت میکند

قطعه

وه که هرگه که سبزه در بستاں	بدمیدے چه خوش بدے دلِ من
بگذر اے دوست تا بوقتِ بہار	سبزه بینی دمیده بر گلِ من

حکایت (۱۶) پارسائے بر یکے از خداوندانِ نعمت گذر کرد که بنده را دست و پائے بسته عقوبت همی کرد گفت اے پسر همچو تو مخلوقے را خدائے عزّ و جلّ اسیرِ حکمِ تو گردانیده است و ترا بر وے فضیلت داده شکرِ نعمتِ باری تعالیٰ بجا آر و چندیں جفا بر وے مپسند نباید که فردائے قیامت به از تو باشد و شرمساری بری۔

مثنوی

بر بنده مگیر خشم بسیار	جورش مکن و دلش میازار
او را تو بده درم خریدی	آخر نه بقدرت آفریدی
ایں حکم و غرور و خشم تا چند	هست از تو بزرگتر خداوند

ے روزگار۔ زمانہ۔ خلائق۔ مخلوق۔ شاشند۔ کتے کی عادت ہے کہ ابھری ہوئی جگہ پر پیشاب کرتا ہے رہ کرانہ۔ یعنی جب موسم بہار میں باغات میں سبزہ اگتا تھا۔ تو میرا دل کسقدر خوش ہوتا تھا۔ گل۔ یعنی قبر۔ حکایت (۱۶) ے اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ماتحتوں کی معمولی لغزشوں پر غیظ و غضب نہ کرنا چاہیئے۔ خداوند نعمت۔ آقا۔ بندہ۔ غلام۔ عقوبت۔ سزا۔ اسیر۔ قیدی۔ جفا۔ ظلم۔ دہ درم۔ یعنی معمولی قیمت۔ ۱۲

ای خواجہ ارسلانؔ و آغوشؔ | فرمان دہ خود مکن فراموش

در خبرست از سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت بزرگترین حسرتے در روزِ قیامت آں بود کہ بندۂ صالح را بہ بہشت برند و خداوندگار فاسق را بدوزخ

قطعہ

بر غلامے کہ طوعؔ خدمتِ تست | خشم بیحد مراں و طیرہؔ مگیر

کہ فضیحت بُوَد بروزِ شمار | بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر

١٠

حکایت (۲) سالے از بلخؔ با میانمؔ سفر بود و راہ از حرامیانؔ پُر خطر جوانے بدرقہؔ ہمراہِ ما شد سپر بازؔ چرخ انداز سلحشورؔ بیش زور کہ دہ مرد توانا کمانِ او را بزہ نکردندے و زورآوران روئے زمین پشتِ اُو را در مصارعت بزمین نیاوردندے اما چنانکہ دانی متنعمؔ بود و سایہ پروردہ نہ جہاں دیدہ و سفر کردہ رعدِ کوسؔ دلاوران بگوشش نرسیدہ و برقِ شمشیرِ سواران ندیدہ

شعر

نیفتادہؔ در دستِ دشمن اسیر | بگردش نباریدہ بارانِ تیر

اتفاقاً من و ایں جواں ہر دو در پے ہم دواں ہر دیوار قدیمش

ارسلان۔ ترکی زبان میں شیر کو کہا جاتا ہے لیکن اکثر غلاموں کا یہ نام رکھدیا جاتا تھا اب غلام کے معنی میں مستعمل ہونے لگا۔ آغوش۔ بغل۔ عموماً لونڈیوں کا یہ نام رکھتے تھے اب مطلقاً لونڈی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ طوع۔ یعنی فرمانبردار۔ طیرہ۔ غصہ۔ فضیحت۔ رسوائی۔ حکایت (۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دشوار گذار کام نازپروردوں کے سپرد نہ کرنے چاہئیں۔ بلخ۔ خراسان کا مشہور شہر۔ بامیان غزنین اور بلخ کے درمیان کوہستانی علاقہ ہے حرامیان۔ ڈاکو۔ بدرقہ۔ راہبر۔ سپر۔ ڈھال۔ چرخ۔ کمان۔ سلحشور۔ سپاہی۔ پیش زور۔ پہلوان۔ دہ مرد الخ۔ یعنی دس آدمی مل کر بھی اُس کی کمان کا چلّہ نہ چڑھا سکتے تھے بزمین نیاوردندے۔ اُس کو نہ پچھاڑ سکتے۔ متنعم۔ نازوں کا پالا۔ رعد کوس۔ نقارہ کی گرج۔ نیفتادہ الخ۔ یعنی جنگ آزمودہ نہ تھا۔ ۱۲

کہ پیش آمدے بقوّتِ بازو بیفگندے و ہر درختِ عظیم کہ دیدے بہ نیرو[1]ئے سرپنجہ برکندے و تفاخر کناں گفتے

بیت

پیل کو تا کتف و بازوئے گرداں بیند | شیر کو تا کف و سرپنجۂ مرداں بیند

ما دریں حالت کہ دو ہندو از پسِ سنگے سر برآوردند و آہنگِ قتالِ ما کردند بدست یکے چوبے و در بغلِ و دیگر کلوخ کوبے جوان را گفتم چہ پائی کہ دشمن آمد

بیت

بیار آنچہ داری ز مردی و زور | کہ دشمن بپائے خود آمد بگور

تیر و کمان را دیدم از دست جواں افتادہ و لرزہ بر استخواں

فرد

نہ ہر کہ موی شگافد بہ تیر جوشن خای | بروزِ حملۂ جنگ آوراں بدار دپای

چارہ جز آں ندیدم کہ رخت و سلاح و جامہ رہا کردیم و جاں بسلامت بدر آوردیم

قطعہ

بکارہائے گراں مردِ کاردیدہ فرست | کہ شیرِ شرزہ در آرد بزیرِ خمِ کمند

---

[1] نیرو۔ طاقت۔ کو۔ کجا است۔ کتف۔ مونڈھا گرداں۔ گرد کی جمع پہلوان۔ ہندو۔ ڈاکو۔ کلوخ۔ ڈھیلا۔ چہ پائی۔ کھڑا کیا دیکھتا ہے۔ موی شگافد۔ یعنی بال پر نشانہ مارے۔ جوشن خای۔ یعنی وہ تیر جو زرہ توڑ کر نکل جائے۔ سلاح۔ ہتھیار۔ شرزہ۔ غضبناک۔ کمند۔ پھانسہ

....

....

جواں اگرچہ قوی یال و پیلتن باشد ۔ بہ جنگِ دشمنش از ہول بگسلد پیوند
نبرد پیشِ مصاف آزمودہ معلوم ست ۔ چنانکہ مسئلۂ شرع پیشِ دانشمند

حکایت (۱۸) توانگر زادہ را دیدم بر سرِ گورِ پدر نشستہ و با درویش بچہ مناظرہ در پیوستہ کہ صندوقِ تربتِ پدرِ ما سنگین ست وکتابہ رنگین و فرشِ رخام انداختہ و خشتِ پیروزہ در و ساختہ بگورِ پدرت چہ ماند خشتے دو فراہم نہادہ و مشتے دو خاک برو پاشیدہ درویش پسر ایں بشنید وگفت تا پدرت در زیرِ آں سنگہائے گراں بر خود بجنبید پدرِ من بہ بہشت رسیدہ بود

۱۰

فرد

خر کہ بروے نہند کمتر بارا ۔ بیشک آسودہ تر کند رفتار

قطعہ

مردِ درویش کہ بارِ ستمِ فاقہ کشید ۔ بدرِ مرگ ہماناکہ سبکبار آید
وآنکہ در دولت و در نعمتِ آسانی زیست ۔ مردنش زیں ہمہ شک نیست کہ دشوار آید
بہمہ حال اسیرے کہ ز بندے بجہد ۔ خوشتر از حالِ امیرے کہ گرفتار آید

حکایت (۱۹) بزرگے را پرسیدم از معنی ایں حدیث اَعدیٰ

لہ یال ۔ گردن ۔ پیوند ۔ جوڑ ۔ نبرد ۔ نون اور بار کے زبر کے ساتھ بمعنی جنگ ۔ مصاف ۔ جنگ ۔ دانشمند ۔ فقیہ ۔ حکایت (۱۸) ۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ تنگدستی پر صبر کرنا چاہیے تاکہ خوشدلی سے بسر ہو سکے ۔ صندوق ۔ قبر کا تعویذ ۔ رخام ۔ سنگ مرمر ۔ فیروزہ مشہور پتھر ہے ۔ چہ ماند ۔ کیا مشابہت ۔ درِ مرگ ۔ موت کا دروازہ ۔ ہمانا ۔ یقیناً ۔ سبکبار ۔ ہلکا پھلکا ۔ بہمہ حال ۔ بہر حال ۔ حکایت (۱۹) لہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ نفس کی اصلاح بہر حال ضروری ہے ۔ اعدیٰ الخ تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا وہ نفس ہے جو تیرے دو پہلوؤں کے درمیان ہے ۔

غفران

عَدُوُّکَ نَفْسُکَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْکَ گفت بحکم آنکہ ہر آن دشمنے کہ با وے احسان کنی دوست گردد مگر نفس را چندانکہ مدارا[۱] بیش کنی مخالفت زیادہ کند۔

قطعہ

فرشتہ خوی شود آدمی بکم خوردن	وگر خورد چو بہائم بیوفتد چو جماد
مراد ہر کہ بر آری مطیعِ امرِ تو گشت	خلافِ نفس کہ فرمان دہد چو یافت مراد

حکایت (۲۰) جدالِ سعدی با مدعی در بیانِ توانگری و درویشی

یکے برصورتِ درویشان نہ برصفتِ ایشان در محفلے دیدم نشستہ و شنعتے درپیوستہ و دفترِ شکایت باز کردہ و ذمِ توانگراں آغاز نہادہ سخن بدینجا رسانیدہ کہ درویش را دستِ قدرت بستہ است و توانگراں را پائے ارادت[۳] شکستہ

بیت

کریماں را بدست اندر درم نیست	خداوندانِ نعمت را کرم نیست

مرا کہ پروردۂ نعمتِ بزرگانم ایں سخن سخت آمد گفتم اے یار توانگراں دخلِ مسکینانند و ذخیرۂ گوشہ نشیناں و مقصدِ زائران و کہفِ

[۱] مدارا۔ خاطر تواضع بہائم۔ بہیمہ کی جمع چوپایا۔ جماد۔ پتھر۔ مراد ہر کہ الخ۔ یعنی جس شخص کی خواہش پوری کردو۔ وہ فرمانبردار بنجاتا ہے۔ نفس کی یہ حالت ہے کہ خواہش پورا کرنے پر اور حکومت کرنے لگتا ہے۔ حکایت (۲۰)۔ [۲] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ نہ تمام مالدار نیک ہی ہوتے ہیں نہ سب تنگدست برے جدال۔ جھگڑا۔ مدعی۔ ڈینگے مارنے والا۔ شنعت برائی۔ ذم۔ مذمت۔ [۳] ارادت۔ ہمت۔ اندر۔ زیادہ ہے۔ درم۔ درہم۔ کرم۔ سخاوت۔ سخت آمد۔ ناگوار ہوئی۔ دخل۔ آمدنی۔ مقصد۔ مطلب۔ زائراں۔ ملنے جلنے والے۔ کہف۔ جائے پناہ۔ ۱۲

مسافراں و متحملِ بارِ گراں از بہرِ راحتِ دگراں دست بطعام انگہ برند کہ متعلقان و زیر دستاں بخورند و فضلۂ[1] مکارمِ ایشاں بہ ارامل و پیراں و اقارب و جیراں رسد

نظم

توانگراں را وقف ست و نذر و مہمانی	زکوٰۃ و فطرہ و اعتاق و ہدی و قربانی
تو کے بدولتِ ایشاں رسی کہ نتوانی	جزیں دو رکعت و آنہم بصد پریشانی

اگر قدرتِ جود ست و اگر قوتِ سجود توانگراں را بہتر میسر مے شود کہ مالِ مزکّی دارند و جامۂ پاک و عرضِ مصئون و دلِ فارغ و قوتِ طاعت در لقمۂ لطیف است و صحتِ عبادت در کسوتِ نظیف[2] پیدا است کہ از معدۂ خالی چہ قوت آید و از دستِ تہی چہ مروّت و از پائے بستہ چہ سیر و از دستِ گرسنہ چہ خیر.

قطعہ

شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید	نبود وجہ بامدادانش
مور گرد آورد بتابستاں	تا فراغت بود زمستانش

فراغت با فاقہ نہ پیوندد و جمعیت در تنگدستی صورت نہ بندد یکے تحرمیہ

---

[1] فضلہ۔ بس انداز۔ مکارم۔ خوبیاں۔ ارامل۔ ارمل کی جمع مفلس۔ اقارب۔ رشتہ دار۔ جیران۔ جار کی جمع پڑوسی۔ وقف۔ وہ چیز جو اللہ کے نام کر دیجائے۔ نذر۔ منت۔ اعتاق۔ غلام آزاد کرنا۔ ہدی۔ قربانی کا وہ جانور جو حرم میں لے جا کر ذبح کیا جائے۔ مالِ مزکّی۔ پاک مال جس کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو۔ عرض۔ بفتح العین سامان و بکسر العین آبرو۔ مصئون۔ محفوظ۔ فارغ۔ یعنی فکر سے خالی۔ لطیف۔ پاکیزہ

[2] کسوتِ نظیف۔ پاک لباس۔ تہی۔ خالی۔ گرسنہ۔ بھوکا۔ پدید۔ ظاہر۔ وجہ۔ خرچ۔ مور گرد آورد۔ چیونٹیاں جاڑوں کی خوراک گرمیوں میں جمع کر لیتی ہیں۔ جمعیت۔ اطمینان۔ تحرمیہ۔ نماز کی نیت ۱۲

ك عشا۔ بکسر العین رات کی نماز۔ اور بفتح العین رات کا کھانا۔

عِشا بستہ و دیگرے منتظرِ عشا نشستہ ہرگز ایں بداں کے ماند

بیت

خداوندِ روزی بحق مشتغل | پراگندہ روزی پراگندہ دل

پس عبادتِ ایشاں بقبول نزدیک ترست کہ جمعند و حاضر نہ پریشان و پراگندہ خاطر اسبابِ معیشت ساختہ و باوراد عبادت پرداختہ عرب گوید اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُکِبِّ وَجِوَارِ مَنْ لَا یُحِبُّ در خبرست اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ گفت ایں شنیدی وآں نشنیدی کہ فرمودہ اند اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ گفتم خاموش کہ اشارتِ سیدِ عالم عَلَیْہِ السَّلَامُ بفقرِ طائفہ ایست کہ مردِ میدانِ رضا اند وہدفِ تیرِ قضا نہ ایناں کہ خرقۂ ابرار پوشند ولقمۂ ادرار فروشند

رباعی

اے طبلِ بلند بانگ در باطن ہیچ | بے توشہ چہ تدبیر کنی وقتِ بسیج
روئے طمع از خلق بپیچ ار مردی | تسبیح ہزار دانہ بر دست مپیچ

درویشِ بے معرفت نیارامد تا کارش بکفر نینجامد کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا ونشاید جز بوجودِ نعمت برہنہ را پوشیدن یا در

خداوند مکنت۔ مالدار۔ پراگندہ روزی۔ وہ شخص جس کی آمدنی۔ متعین نہو جمع اند۔ یعنی مطمئن ہیں۔ اسبابِ معیشت۔ گذر بسر کے ذرائع۔ اوراد۔ معمولات۔
ك اعوذ باللہ الخ۔ میں خدا سے پناہ چاہتا ہوں اُس افلاس سے جو اوندھا گرا دیتا ہے اور اس شخص کے پڑوس سے جو محبت نہیں کرتا۔
خبر۔ حدیث۔ الفقر الخ افلاس دونوں جہانوں میں روسیاہی ہے۔ الفقر فخری۔ فقر میرے لئے باعثِ فخر ہے تسلیم تیرِ قضا: خدائی فیصلہ کے تیر کے سامنے سرنگوں ابرار۔ برکی جمع۔ نیک ادرار۔ روزینہ ك بسیج۔ رخصت۔ ار۔

اگر۔ بے معرفت۔ جس کو خدا کی پہچان نہو۔ کاد الفقر ان یکون کفرا۔ قریب ہے کہ فقر کفر بن جائے۔ ۱۲

استخلاصِ گرفتارے کوشیدن ابنائے جنس مارا المرتبۂ ایشان
کہ رساند ویدِ علیا بیدِ سُفلیٰ چہ ماند نہ بینی کہ حق جلّ ثناءہ در محکم
تنزیل از نعیم اہل بہشت خبر میدہد اُولٰئِکَ لَہُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ

فرد

تشنگاں را نماید اندر خواب | ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب

حالے کہ من ایں سخن بگفتم عنانِ طاقتِ درویش از دستِ تحمل
برفت تیغِ زباں برکشید و اسپِ فصاحت بمیدانِ وقاحت
جہانید و گفت چنداں مبالغت در وصفِ ایشاں کردی و سخنہائے
پریشاں گفتی کہ وہم تصور کند کہ تریاق اند یا کلیدِ خانۂ ارزاق
مشتے متکبر مغرور مُعجب نفور مشتغلِ مال و نعمت و مفتتنِ جاہ و
ثروت کہ سخن نگویند الّا بسفاہت و نظر نکنند الّا بکراہت علما را
بگدائی منسوب کنند و فقرا را بہ بے سروپائی طعنہ زنند بعلتِ مالے
کہ دارند و عزتِ جاہی کہ پندارند برتر از ہمہ نشینند نہ آں در سر
دارند کہ بکسے بردارند بے خبر از قولِ حکیماں کہ گفتہ اند ہر کہ بطاعت
از دیگراں کم ست و بہ نعمت بیش بصورت توانگر ست و بمعنی درویش

استخلاص۔ چھڑانا۔
یدِ علیا۔ اونچا ہاتھ یعنی
دینے والے کا۔ یدِ سفلیٰ۔
نچلا ہاتھ یعنی لینے والے کا
محکم تنزیل۔ یعنی قرآن پاک
نعیم۔ نعمت۔ اولٰئک الخ
یہی وہ لوگ ہیں جنکا رزق
متعین ہے۔ چشمۂ آب۔
آبِ حیات کا چشمہ۔ بگہ
عنان۔ باگ۔ تحمل۔ برداشت
وقاحت۔ بے شرمی۔
تریاق۔ مشہور
دوا ہے۔
ارزاق۔
رزق کی جمع
مشتے۔ یعنی تھوڑے
سے لوگ ہیں۔ معجب۔
خودپسند۔ نفور۔ نفرت
کرنے والے۔ مفتتن۔
فتنہ میں مبتلا۔ شفاعت۔
سفارش۔ نہ آں در
سر دارند۔ ان کو یہ
خیال بھی نہیں آتا۔
طاعت۔ یعنی خدا کی
فرمانبرداری۔ ۱۲

۱۰

بیت

گر بے ہنر بمال کند کبر[۱] بر حکیم | کونِ خرش شمار اگر گاوِ عنبر ست

گفتم مذمّتِ ایناں روا مدار کہ خداوندِ کرم اند گفت غلط گفتی کہ بندۂ درم اند چہ فائدہ کہ ابر آذار اند و نمی بارند و چشمۂ آفتاب اند و بر کس نمی تابند و بر مرکبِ استطاعت سوار اند و نمیرانند قدمے بہرِ خدا ننہند و درمے بے مَنّ و اذٰی ندہند مالے بمشقّت فراہم آرند و بخست نگاہ دارند و بحسرت بگذارند چنانکہ بزرگاں گفتہ اند سیمِ بخیل از خاک وقتے بر آید کہ وے در خاک رود

۱۰

شعر

برنج و سعی کسے نعمتے بچنگ[۲] آرد | دگر کس آید و بے رنج و سعی بردارد

جواب گفتمش بر بخلِ خداوندانِ نعمت وقوف نیافتۂ الّا بعلّتِ گدائی وگرنہ ہر کہ طمع یکسو نہد کریم و بخیلش یکے نماید محک داند کہ زر چیست و گدا داند کہ مُمسک کیست گفتا بتجربت آں میگویم کہ متعلقان بر در وا دارند و غلیظانِ شدید را بر گمارند تا بارِ عزیزان ندہند و دستِ جفا بر سینۂ صالحاں و اہلِ تمیز نہند و گویند کس اینجا نیست و

[۱] کبر. تکبّر. کونِ خر. گدھے کی شرمگاہ. گاوِ عنبر. عنبر نکلنے والی گائے. آذار. موسمِ بہار کا پہلا مہینہ. مرکب. سواری. مَنّ. احسان جتانا. اذٰی. تکلیف پہنچانا.
[۲] بچنگ آرد. حاصل کرتا ہے. بردارد. اٹھاتا ہے. طمع یکسو نہد. یعنی لالچ نہیں کرتا. محک. کسوٹی. ممسک. بخیل. متعلقان. یعنی ڈیوڑھی بان. غلیظان شدید. بدمزاج سخت. بار. باریابی. ننہند. یعنی دھکے دیتے ہیں. کس اینجا نیست. یہاں کوئی آدمی نہیں ہے. ۱۲

بحقیقت راست گفته باشند

بیت

آن[1] را که عقل و ہمّت و تدبیر و رای نیست | خوش گفت پردہ دار که کس در سرای نیست

گفتم بعد از آنکه از دستِ متوقعان بجاں آمده اند و از رقعهٔ گدایاں بفغاں و محالِ عقل ست که اگر ریگِ بیاباں دُر شود چشمِ گدایاں پُر شود.

شعر

دیدهٔ اہلِ طمع به نعمتِ دنیا | پُر نشود ہمچناں که چاه به شبنم

ہر کجا سختی دیدهٔ تلخی کشیدهٔ را بینی خود را به شرَه در کارہائے مخوف اندازد و از عقوبتِ آخرت نه ہراسد و حلال از حرام نشناسد

قطعه

سگے را گر کلوخے بر سر آید | ز شادی بر جہد کاں استخوانے ست

وگر نعشے دو کس بر دوش گیرند | لئیم الطبع پندارد که خوانے ست

امّا صاحبِ دنیا بعینِ عنایتِ حق ملحوظ ست و بحلال از حرام محفوظ من ہماں انگار که تقریر ایں سخن نگفتم و بیان و برہان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم که ہرگز دیدی دستِ دغائی بر کتف بسته

۱۰

[1] آنرا الخ. یعنی اُن کا کہنا درست ہے وہ حقیقتاً آدمی ہی نہیں ہے. متوقعاں. یعنی مانگنے والے. فغاں. فریاد. ریگ بیاباں در شود. جنگل کا ریت موتی بنجائے چشم گدایاں پر شود. فقیروں کو سیر چشمی حاصل ہو سکے. شرَه. حرص. کارہائے مخوف. خوفناک کام. تو ابع. انجام. ز شادی بر جہد. خوشی سے اُچھل پڑتا ہے. نعش. میت. بعین عنایت حق ملحوظ است. اُس پر خدا کی نگاہ کرم ہے. ہماں انگار. گویا خیال کر. برہان. دلیل. ہرگز دیدی. تونے کبھی دیکھا ہے. دغائی. دھوکہ باز. بر کتف بسته. یعنی مقید. ۱۲

ناخن کف۔ ہاتھ۔ معصم پہنچا۔ علت۔ سبب۔ شیرمرداں۔ بہادر۔ نقب۔ کونچل۔ کعبہا سفتہ۔ ٹخنہ بند ھا ہوا ملزم کے ٹخنے میں سوراخ کردیا جاتا تھا۔ احصان۔ پاک دامنی عصیان۔ گناہ۔ بطن۔ پیٹ۔ فرج۔ خرگاہ۔ توام۔ جوڑواں۔ مادام۔ جب تک۔ ایں یکے یعنی پیٹ اپنا کام کرتا ہے۔ آں دیگر۔ یعنی شہوت قائم رہتی ہے۔ حدث۔ یعنی نوجوان لڑکا۔ خبث۔ یعنی فعل بد۔ لا رہبانیۃ فی الاسلام۔ اسلام ترک دنیا نہیں سکھاتا۔ مواجب۔ اسباب۔ صنم۔ یعنی خوبرو معشوق ہر روز جوانی از سر یعنی روزانہ نئی جوانی حاصل کرلیتا ہے۔ صبح تاباں الخ یعنی ایسا معشوق جس کے حسن کو دیکھ کر صبح کو بھی اپنا دل تھامنا پڑتا ہے اور سرو شرمندہ ہوتا ہے۔ بسر انگشتہا۔ یعنی انگلیوں کے پوروں پر مہندی لگائے ہوئے ہے۔ محال ست یعنی با اینہمہ مالدار اس معشوق کے ساتھ کسی گناہ میں ملوث نہیں ہوتا۔

۱۰

یا بینولے بزندان درنشستہ یا پردۂ معصومے دریدہ یا کفے از معصم بریدہ الا بعلت درویشی شیرمرداں را بحکم ضرورت در نقبہا گرفتہ اند و کعبہا سفتہ و محتمل ست اینکہ یکے را از درویشاں نفسِ امّارہ مرادے طلب کند چوں قوّتِ احصانش نباشد بعصیاں مبتلا گردد کہ بطن و فرج توام اند یعنی دو فرزندِ یک شکم مادام کہ ایں یکے برجاست آں دیگر برپای شنیدہ ام کہ درویشے را با حدثے بر خبثے بدیدند با آنکہ شرمساری بردیم سنگساری بود گفت اے مسلماناں قوت ندارم کہ زن کنم و طاقت نہ کہ صبر کنم لا رہبانیۃ فی الاسلام و از جملۂ مواجبِ سکون و جمعیّتِ دروں کہ توانگراں را میسّر می شود یکے آنکہ ہر شب صنمے دربرگیرند و ہر روز جوانی از سر کہ صبحِ تاباں را دست از صباحتِ او برول و سرو خراماں را پای از خجالتِ او در گل۔

بیت

بخونِ عزیزاں فروبردہ چنگ | سرِ انگشتہا کردہ عنّاب رنگ
محال ست کہ با حُسنِ طلعتِ او گردِ مناہی گردد یا رائے تباہی زند

شعر

ولے کہ حورِ بہشتی ربودؔ یغما کرد | کے التفات کند بر بتانِ یغمائی

شعر

مَنْ کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ مَا اشْتَہٰی رُطَبٌ | یُغْنِیْہِ ذٰلِکَ مِنْ رَجْمِ الْعَنَاقِیْدِ

اغلب تہیدستاں دامنِ عصمت بمعصیت آلایند و گرسنگاں نان ربایند

بیت

چوں سگِ درندہ گوشت یافت نپرسد | کیں شترِ صالح ست یا خرِ دجال

چہ مایہ مستوراں بعلتِ درویشی در عینِ فساد افتادہ اند و عرضِ گرامی را بباد زشت نامی برباد دادہ

فرد

باگرسنگی قوتِ پرہیز نماند | افلاس عناں از کفِ تقوی بستاند

آنکہ گفتی در بروئے مسکینان بہ بندد حاتم طائی کہ بیاباں نشیں بود اگر شہری بودے از جوشِ گدایاں بیچارہ شدے و جامہ برو پارہ کردندے چنانکہ در طیبات آمدہ است

شعر

در من منگر تا دگراں چشم ندارند | کز دستِ گدایاں نتواں کرد ثوابے

۱۰

لہ یغما۔ لوٹ۔ بتانِ یغمائی۔ یعنی وہ حسین لونڈیاں جو مالِ غنیمت میں آتی ہوں من کان الخ۔ جس شخص کے سامنے اُس کی منشاء کے مطابق تازہ کھجوریں ہوں۔ اس کو یہ کھجوریں انگور کے خوشوں پر تیر بازی سے بے نیاز رکھیں گی ۔ لہ شترِ صالح۔ حضرت صالح کی اونٹنی۔ خرِ دجال مشہور ہے کہ دجال گدھے پر سوار ہو کر سفر کرے گا مستوراں پاکدامن۔ عرض آبرو۔ زشتنامی۔ بدنامی۔ آنکہ گفتی تمہارا کہنا جوش۔ ہجوم۔ طیبات۔ پاکیزہ باتیں۔ یہ شیخ سعدی کے ایک دیوان کا نام ہے۔ ایک دوسرا دیوان "خبیثات" کے نام سے موسوم ہے۔ در من منگر۔ یعنی مجھ سے امید کی نگاہ نہ لگاؤ۔ چشم ندارند۔ تمنا نہ کریں۔ ثوابے۔ یعنی انجام کار فقیروں کو جھڑکنا ہی پڑتا ہے۔ اور ثواب سے محرومی ہو جاتی ہے ۱۲

ے رحمت می برم۔ مجھ اُن پر ترس آتا ہے کہ خرچ کرکے ثواب حاصل کر سکتے ہیں اور نہیں کرتے۔ کہ۔ بلکہ۔ بیذق۔ پیادہ۔ جو شطرنج کا ایک مہرہ ہے۔ شاہ شاہ شطرنج۔ فرزین۔ شطرنج کا ایک مہرہ ہے۔ جعبہ۔ ترکش۔ ے ہاں۔ برائے تنبیہ۔ تا۔ ہرگز۔ مبالغۂ مستعار۔ یعنی بے اصل بکواس۔ ورز۔ اختیار کر۔ سخنداں سجع گو۔ تک بندی کرنیوالا بہت بنا۔ حصار۔ قلعہ۔ یعنی جو شخص بت بنا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جسنے محض دشمن کے ڈرانے کو قلعہ کے درو دیوار کو ہتھیاروں سے آراستہ کر رکھا ہو۔ اور اندرون خالی پڑا ہو۔۔۔ عاقبۃ الامر۔ انجام کار۔ تعدی۔ ظلم سنت۔ طریقہ خصم۔ مقابل۔ ے آزر۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ۔ پسر۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ لئن الخ۔ اگر تو باز نہ آئے گا تو تجھے سنگسار کردوں گا۔ سقط۔ برا بھلا۔ زنخداں۔ ٹھوڑی۔ او در من الخ۔ میں نے اس کی بے آبروئی اور اسنے میری بے آبروئی کی۔ انگشت بدنداں۔ حیران۔

گفتانہ کہ من بر حالِ ایشاں رحمت[1] می برم گفتم نہ کہ بر مالِ ایشاں
حسرت می خوری ما دریں گفتار و ہر دو بہم گرفتار ہر بیذقے کہ براندے
بدفع آں کوشیدے و ہر شاہے کہ بخواندے بفرزین بپوشیدے
تا نقدِ کیسۂ ہمت درباخت و تیرِ جعبۂ حجت ہمہ بینداخت

قطعہ

ہاں[2] تا سپر نیفگنی از حملۂ فصیح	کورا جزیں مبالغۂ مستعار نیست
دیں ورز و معرفت کہ سخنداں سجع گوی	بر در سلاح دارد و کس در حصار نیست

۱۰

تا عاقبۃ الامر دلیلش نماند و ذلیلش کردم دستِ تعدی دراز
کرد و بیہودہ گفتن آغاز و سنتِ جاہلاں ست کہ چوں بدلیل از
خصم فرو مانند سلسلۂ خصومت بجنبانند چوں آزرِ[3] بت تراش
کہ بحجت با پسر برنیامد بجنگ برخاست آیۂ لئن لم تنتہ لارجمنک
دشنامم داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش شکستم۔

قطعہ

او در من و من در و فتادہ	خلق از پے ما دواں و خنداں
انگشتِ تعجبِ جہانے	از گفت و شنیدِ ما بدنداں

۲

القصہ مرافعتِ[1] این سخن پیشِ قاضی بردیم وبحکومتِ عدل راضی شدیم تا حاکمِ مسلمانان مصلحتے بجوید ومیانِ توانگران و درویشان فرقے بگوید قاضی چوں حالتِ ما بدید ومنطق بشنید سر بجیبِ تفکر فرو برد وپس از تأمل سر برآورد وگفت ایکہ توانگران را ثنا گفتی وبر درویشان جفا روا داشتی بدانکہ ہر جاکہ گلے ست خارست و باخمر خمارست وبر سرِ گنج مارست آنجاکہ درِ شاہوارست نہنگِ مردم خوارست لذتِ عیشِ دنیا را لدغۂ اجل در پے ست ونعیمِ بہشت را دیوارِ مکارہ در پیش . بیت

جورِ[2] دشمن چہ کند گر نکشد طالبِ دوست | گنج ومار وگل وخار وغم وشادی بہم اند

نظر نہ کنی در بستان کہ بیدِ مشک ست وچوبِ خشک ہمچنیں در زمرۂ توانگران شاکر اند وکفور ود ر حلقۂ درویشان صابر ند وضجور

شعر

اگر ژالہ ہر قطرۂ در شدے | چو خرمہرہ بازار ازو پر شدے

مقربانِ حضرتِ جلّ وعلا توانگر انند درویش سیرت و درویشانند توانگر ہمت ومہین توانگران آنست کہ غمِ درویش خورد وبہینِ

١٠

[1] مرافعت. مقدمہ. عدل. منصف. مصلحت. صلح. منطق. گفتگو. جیب. گریبان. جفا. ظلم. خمار. اعضا شکنی. مارست. مشہور ہے کہ خزانہ پر سانپ ہوتا ہے. شاہوار. بادشاہ کے لائق. نہنگ. مگرمچھ. لدغہ. ڈسنا. مکارہ. مکروہ کی جمع ناپسندیدہ چیز. [2] جورِ دشمن الخ. یعنی دوست کے طالب کو دشمن کا ظلم سہنا ہی پڑتا ہے. کفور. ناشکر گذار. ضجور. تنگدل. خرمہرہ. کوڑی. مہین. بڑا. بہین. بہتر. ۱۲

درویشاں آنکہ کم توانگراں گیرد ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ
پس روئے عتاب از من بجانبِ درویش کرد وگفت اے کہ گفتی
توانگراں مشتغل اند بمناہی ومستِ ملاہی نعم طائفہ ہستند بریں صفت
کہ بیان کردی قاصر ہمت کافرِ نعمت کہ ببرند وبنہند ونخورند ونہ ہند
واگر بمثل باراں نبارد ویا طوفاں جہاں را بر دارد باعتمادِ مکنتِ
خویش از محنتِ درویش نپرسند واز خدائے تعالیٰ نترسند

شعر

مرا ہست بط را از طوفاں چہ باک | گر از نیستی دیگرے شد ہلاک

شعر

اَلَمْ یَلْتَفِتْنَ اِلیٰ مَنْ غَاصَ فِی الکثب | وَرَاکِبَاتٍ نِیَاقاً فِیْ ہَوَادِجِہَا

فرد

گویند چہ غم گر ہمہ عالم مردند | دوناں چو گلیم خویش بیروں بردند

قومے بدیں نمط ہستند کہ شنیدی وطائفہ خوانِ نعمت نہادہ
ودستِ کرم کشادہ طالبِ نام اند ومغفرت وصاحبِ دنیا وآخرت
چوں بندگانِ حضرتِ پادشاہِ عادل مؤید منظفر مالکِ ازمۂ انام

لہ کم گرفتن۔ چھوڑ دینا۔ ومن یتوکل الخ۔ جو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے اللہ اُس کے لئے کافی ہوتا ہے۔ ساہی۔ غافل۔ ملاہی۔ کھیل کود۔ بنہند۔ جمع کرتے ہیں۔ اعتماد۔ بھروسہ۔ مکنت۔ طاقت نیستی۔ نہونا۔ مرا ہست۔ تیرے پاس تو مال ہے۔ بط۔ یعنی بط تیرنے والا جانور ہے اُس کو طوفان کا کیا ڈر۔ لہ دراکبات الخ اونٹوں کے ہودج میں بہت سی ایسی سواریاں ہیں جنھوں نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا کہ ریت کے ٹیلو میں کون پھنسا پڑا ہے۔ نمط۔ طریقہ۔ خوان۔ دسترخوان

۱۲

حامئ ثغورِ[1] اسلام وارثِ ملکِ سلیمان اَعدلِ ملوکِ زمان مُظفر الدُّنیا وَالدّین اتابک ابوبکر بن سعد زنگی اَدامَ اللّٰہُ اَیّامَہٗ ونَصَرَ اَعْلامَہٗ

قطعہ

پدر بجائے پسر ہرگز ایں کرم نکند	کہ دستِ جودِ تو با خاندانِ آدم کرد
خدائے خواست کہ بر عالمے ببخشاید	ترا بر حمتِ خود بادشاہِ عالم کرد

قاضی چوں سخن بدیں غایت برسانید و از حدِ قیاسِ ما اسپِ مبالغت در گذرانید بمقتضائے حکمِ قضا رضا دادیم و از ما مضیٰ در گذشتیم و بعد از مجازاً طریق مدارا گرفتیم و سر بتدارک بر قدم یکدیگر نہادیم و بوسہ بر سر و روئے ہم دادیم و ختمِ سخن بریں دو بیت کردیم

قطعہ

مکن ز گردشِ گیتی شکایت اے درویش	کہ تیرہ بختی اگر ہم بریں نسق مردی
توانگرا چو دل و دست کامرانت ہست	بخور ببخش کہ دنیا و آخرت بردی

باب ہشتم در آدابِ صحبت[2]

حکمت مال از بہرِ آسایشِ عمر ست نہ عمر از بہرِ گرد کردنِ مال

---

[1] ثغور۔ ثغر کی جمع سرحد۔ ادام اللہ الخ۔ اللہ اُس کا زمانہ ہمیشہ رکھے اور اُس کے جھنڈے سربلند رہیں۔ پدر الخ۔ یعنی باپ بھی بیٹے پر ایسا کرم نہیں کرتا۔ حکم قضا۔ عدالت کا فیصلہ۔ ما مضیٰ۔ گذشتہ۔ مجازاً۔ ایک دوسرے کا بدلہ دینا۔ مدارا۔ خاطر۔ تواضع۔ تدارک۔ گذشتہ بات کی تلافی کرنا۔ تیرہ بخت۔ بدنصیب۔ نسق۔ طریقہ۔ کامران۔ کامیاب۔

[2] صحبت۔ میل جول۔ حکمت۔ دانائی کی بات۔ گرد کردن۔ جمع کرنا۔ ۱۲

عاقلی را پرسیدند نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکه خورد و کِشت[1] و بدبخت آنکه مرد و ہِشت۔

شعر

مکن نماز بران ہیچکس کہ ہیچ نکرد | کہ عمر در سرِ تحصیلِ مال کرد و نخورد

حکمت موسیٰ علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ نشنید عاقبتش شنیدی

قطعه

آنکس کہ بدینار و درم خیر[2] نیندوخت | سر عاقبت اندر سرِ دینار و درم کرد
خواہی متمتع شوی از نعمتِ دنیا | با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

عرب گوید جُدْ وَلَا تَمْنُنْ لِاَنَّ الْفَائِدَةَ اِلَيْكَ عَائِدَةٌ یعنی بہ بخش و منّت منہ کہ نفع آن بتو باز می گردد

قطعه

درخت کرم ہر کجا بیخ کرد | گذشت از فلک شاخ و بالای او
گر امید داری کزو برخوری | بمنّت منہ ارّہ بر پای او

قطعه

شکر خدای کن کہ موفق شدی بخیر | ز انعام و فضل او نہ معطل گذاشتت

---

[1] کشت۔ یعنی راہِ خدا میں دے کر بو دیا۔ ہشت۔ چھوڑ دیا۔ مکن نماز۔ نماز جنازہ نہ پڑھو۔ احسن الخ۔ لوگوں کے ساتھ بھلائی کر جس طرح اللہ نے تمہارے ساتھ بھلائی کی ہے

[2] خیر۔ ثواب۔ سر کرد۔ اپنے کو ہلاک و برباد کیا۔ سر۔ خیال۔ خواہی۔ اگر تو چاہتا ہے۔ جُد الخ۔ سخاوت کر اور احسان نہ جتا۔ اس لئے کہ اس کا فائدہ تیری ہی طرف لوٹے گا۔ بیخ کرد۔ جڑ پکڑ گیا۔ بر۔ پھل۔ منّت۔ احسان جتانا۔ ارّہ۔ آرہ۔ موفق۔ توفیق دیا ہوا۔ او۔ خود۔ ۱۲

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنی | منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

حکمت دو کس رنج بیہودہ بردند وسعی بیفائدہ کردند یکے آنکہ اندوخت ونخورد ودیگر آنکہ آموخت ونکرد

مثنوی

علم چندانکہ بیشتر خوانی | چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند | چارپائے برو کتابے چند
آں تہی مغز را چہ علم وخبر | کہ برو ہیزم ست یا دفتر

حکمت علم از بہر دین پروردن ست نہ از بہر دنیا خوردن

شعر

ہر کہ پرہیز وعلم وزہد فروخت | خرمنے گرد کرد وپاک بسوخت

پند عالم ناپرہیزگار کور مشعلہ دارست یُہدیٰ بہٖ وہُو لایَہتدِی

بیت

بے فائدہ ہر کہ عمر درباخت | چیزے نخرید وزر بینداخت

پند ملک از خردمنداں جمال گیرد ودین از پرہیزگاراں کمال یابد پادشاہاں بہ نصیحت خردمنداں ازاں محتاج تراند کہ خردمنداں

---

۱ منت شناس۔ اُس کا احسان سمجھ۔ بیہودہ۔ بیکار۔ آموخت ونکرد۔ علم سیکھا اور عمل نہ کیا۔ چارپائے الخ۔ یعنی بے عمل عالم اُس گدھے کی طرح ہے جس پر کتابیں لدی ہوں ۲ پرہیز۔ پرہیزگاری فروخت۔ یعنی دنیا خریدنے کے لئے۔ پاک۔ بالکل۔ کور مشعلہ دار۔ اندھا جس کے ہاتھ میں چراغ ہو۔ یہدیٰ بہ الخ۔ اس سے ہدایت حاصل کیجاتی ہے۔ وہ خود ہدایت حاصل نہیں کرتا۔ عمر درباخت۔ عمر گنوائی۔ ملک الخ۔ ملک کی رونق عقلمندوں میں سے۔ ۱۲

بقربتِ پادشاہاں ۔

قطعہ

پندے اگر بشنوی اے پادشاہ | در ہمہ دفتر بہ ازیں پند نیست
جز بخردمند[1] مفرما عمل | گرچہ عمل کارِ خردمند نیست

حکمت سہ چیز پایدار نماند مال بے تجارت و علم بے بحث و ملک بے سیاست

قطعہ

وقتے بلطف گوی و مدارا و مردمی | باشد کہ در کمندِ قبول آوری دلے
وقتے بقہر گوی کہ صد کوزۂ نبات | گہ گہ چناں بکار نیاید کہ حنظلے

حکمت رحم آوردن بر بداں ستم ست بر نیکاں و عفو کردن از ظالماں جور ست بر درویشاں

بیت

خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی | بدولتِ تو گنہ میکند بانبازی

پند بر دوستئ پادشاہاں اعتماد نتواں کرد و بر آوازِ خوش کودکاں کہ آں بخیالے مبدّل شود و ایں بخوابے متغیّر گردد

شعر

معشوقِ ہزار دوست را دل ندہی | ور میدہی آں دل بجدائی بنہی

[1] جز بخردمند الخ ۔ جو کام سپرد کرو عقلمند کے کرو ۔ گرچہ عمل الخ ۔ اگرچہ عہدوں میں پھنسنا عقلمند کا کام نہیں ہے ۔ صد کوزہ یعنی مصری کے سو کوزے حنظل کا سا فائدہ نہیں دیتے ۔ تعہد ۔ پرورش ۔ بدولتِ تو ۔ تیرے بل پر ۔ انبازی ۔ شرکت یعنی تو بھی اُس کے گناہ میں برابر کا شریک ہے ۔ اعتماد ۔ بھروسہ ۔ بخیالے ۔ ایک بدگمانی ۔ بخوابے ۔ یعنی احتلام بالغ ہونے پر آواز پھٹ جاتی ہے ۔ معشوق ہزار دوست ۔ یعنی بادشاہ ۔ ۱۲

پند ہر آن سرّے[1] کہ داری با دوست درمیان منہ واگرچہ دوست مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد وہر گزندے کہ توانی بدشمن مرساں کہ باشد کہ وقتے دوست گردد۔

پند رازے کہ نہاں خواہی باکس درمیاں منہ اگرچہ دوست باشد کہ مرآں دوست رانیز دوستاں باشند ہمچنیں مسلسل

قطعہ

خامشی بہ کہ ضمیر دلِ خویش	باکسے گفتن وگفتن کہ مگوی
اے سلیم[2] آب زسرچشمہ ببند	کہ چو پر شد نتواں بستن جوی

فرد

سخنے درنہاں نباید گفت	کاں سخن برملا نشاید گفت

حکمت دشمنِ ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید مقصودِ وے جز ایں نیست کہ دشمنِ قوی گردد و گفتہ اند بر دوستیِ دوستاں اعتماد نیست تا بہ تملّقِ دشمناں چہ رسد وہر کہ دشمنِ کوچک را حقیر شمارد بداں ماند کہ آتشِ اندک را مہمل میگذارد

قطعہ

امروز بکش چو میتواں کشت	کاتش چو بلند شد جہاں سوخت

[1] سرّ۔ راز۔ گزند۔ نقصان۔ درمیان منہ۔ مت ظاہر کر۔ مسلسل۔ سلسلہ بسلسلہ۔ باکسے گفتن۔ یعنی کسی سے اپنا راز کہہ کر یہ نصیحت کرنا یہ راز کسی سے نہ کہیئے گا۔

[2] سلیم۔ یعنی عقلمند۔ نہان۔ پوشیدہ۔ برملا۔ علی الاعلان۔ طاعت آید۔ تابعداری کرے۔ تملق۔ چاپلوسی مہمل۔ بیکار۔ ۱۲

دشمن که به تیر بتواں دوخت | مگذار که زہ کند کماں را ۱

حکمت سخن در میانِ دو دشمن چناں گوئی کہ اگر دوست گردند شرم زدہ مباشی

ابیات

میانِ دو کس جنگ چوں آتش است | سخن چینِ بدبخت ہیزم کش است

کنند این و آں خوش دگربارہ دل | وے اندر میاں کوربخت و خجل

میانِ دو کس آتش افروختن | نہ عقل است خود در میاں سوختن

ایضاً

در سخن با دوستاں آہستہ باش | تا ندارد دشمنِ خونخوار گوش

پیشِ دیوار انچہ گوئی ہوش دار | تا نباشد در پسِ دیوار گوش

حکمت ہر کہ با دشمناں صلح میکند سرِ آزارِ دوستاں دارد

شعر

بشوی اے خردمند زاں دوست دست | کہ با دشمنانت بود ہم نشست

پند چوں در امضائے کارے متردد باشی آں اختیار کن کہ بے آزار تر برآید

شعر

با مردم سہل گوی دشوار مگوی | با آنکہ در صلح زند جنگ مجوی

ا زہ کند کماں را۔ تیر اندازی کے لئے کمان کا چلہ چڑھائے۔ اگر دوست گردند۔ یعنی اُن دونوں میں دوستی ہوجائے۔ سخن چین۔ چغلخور۔ ہیزم۔ ایندھن۔ ایں و آں۔ یعنی دونوں دشمن۔ وے۔ یعنی چغلخور۔ خجل۔ شرمندہ۔ نہ عقل است۔ عقلمندی نہیں ہے گوش داشتن۔ سننے کے لئے متوجہ ہونا۔ دشمناں۔ یعنی تیرے دشمنوں سے۔ سر۔ خیال۔ دوستاں۔ یعنی تیرے۔ از دوست دست شوئیدن۔ دوستی ترک کردینا۔ امضاء۔ جاری کرنا۔ در صلح زند۔ یعنی صلح جو۔ ۱۲

حکمت نا کار بزر[1] بر می آید جاں در خطر افگندن نشاید عرب گوید
آخر الحیل السیف

شعر

چو دست از ہمہ حیلتے در گسست | حلال ست بردن بشمشیر دست

حکمت بر عجزِ دشمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود بر تو نہ بخشاید

بیت

دشمن چو بینی ناتواں لاف از بروت خود مزن
مغز یست در ہر استخواں مرد یست در ہر پیرہن

حکمت ہر کہ بدے را بکشد خلق از بلائے وے برہاند و وے[2] را از عذاب خدائے

قطعہ

پسندیدہ ست بخشائش ولیکن | منہ بر ریشِ خلق آزار مرہم
ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار | کہ آں ظلم ست بر فرزند آدم

حکمت نصیحت از دشمن پذیرفتن خطا ست ولیکن شنیدن رواست کہ بخلاف آں کار کنی کہ عین صواب ست

مثنوی

حذر کن زانچہ دشمن گوید آں کن | کہ بر زانو زنی دست تغابن

---

[1] زر۔ یعنی روپیہ پیسہ۔ آخر الحیل السیف۔ تلوار سب سے آخری تدبیر ہے۔ عجز۔ عاجزی۔ رحمت۔ رحم۔ لاف مزن۔ ڈینگے نہ مار۔ بروت۔ مونچھ۔ انسان شیخی بگھارتے وقت مونچھیں مروڑتا ہے۔

[2] دوسرے را از عذاب۔ اس لیے کہ زیادہ زندہ رہتا تو زیادہ گناہ کرتا۔ ریش۔ زخم۔ خلق آزار۔ دنیا کو ستانے والا۔ کہ آں ظلم است۔ یعنی لامحالہ اب وہ سانپ کسی انسان کو کاٹیگا۔ خطاست۔ اس لیے کہ دشمن تو غلط بات ہی سمجھاتا ہے۔ اس لیے۔ بر زانو زنی۔ انسان افسوس میں رانیں پیٹتا ہے۔ تغابن۔ ٹوٹا۔ افسوس۔ ۱۲

گرت رہے نماید راست چوں تیر	ازاں برگرد و راہِ دست چپ گیر

پند خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطفِ بیوقت ہیبت ببرد نہ چنداں درشتی کن کہ از تو سیر گردند و نہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر

ابیات

درشتی و نرمی بہم در بہ است	چو فاصد کہ جرّاح و مرہم نہ است
درشتی نگیرد خردمند پیش	نہ سستی کہ نازل کند قدرِ خویش
نہ مرخویشتن را فزونی نہد	نہ یکبار تن در مذلّت دہد

۱۰

نظم

جوانے با پدر گفت اے خردمند	مرا تعلیم کن پیرانہ یک پند
بگفتا نیکمردی کن نہ چنداں	کہ گردد چیرہ گرگِ تیز دنداں

حکمت دو کس دشمنِ ملک و دین اند بادشاہِ بے حلم و زاہدِ بے علم

شعر

بر سرِ ملک مباد آں مَلِکِ فرماندہ	کہ خدا را نبود بندۂ فرماں بردار

پند بادشاہ را باید کہ تا حدّے خشم بر دشمناں نراند کہ دوستاں را اعتماد نماند آتشِ خشم اول در خداوندِ خشم افتد پس انگہ زبانہ بخصم

لہ وحشت آرد۔ لوگ نفرت کرنے لگتے ہیں۔ لطف۔ مہربانی۔ سیر گردند۔ یعنی تجھ سے مایوس ہوجائیں۔ فاصد۔ فصد کھولنے والا۔ جرّاح زخموں کی چیر پھاڑ کرنیوالا۔ نازل پست مذلت۔ ذلت۔ پند پیرانہ۔ بوڑھوں کی سی نصیحت ۲ چیرہ۔ غالب۔ حلم۔ بردباری۔ زاہد۔ پرہیزگار۔ کہ خدارا۔ یعنی جو خدا کا فرمانبردار بندہ نہیں ہے۔ خشم۔ غصہ۔ زبانہ۔ شعلہ۔ ۱۲

رسد یا نرسد

مثنوی

نشاید بنی آدمِ خاک زاد[1] | کہ در سر کند کبر و تندی و باد
ترا با چنیں تندی و سرکشی | نہ پندارم از خاکی از آتشی

قطعہ

در خاکِ بیلقاں برسیدم بعابدے | گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
گفتا برو چو خاک تحمّل کن اے فقیہ | یا ہر چہ خواندۂ ہمہ در زیرِ خاک کن[2]

حکمت بدخوئے بدستِ دشمنے گرفتار ست کہ ہر جا کہ رود از چنگِ عقوبتِ او خلاص نیابد

بیت

اگر ز دستِ بلا بر فلک رود بدخوی | ز دستِ خوئے بدِ خویش در بلا باشد

حکمت چو بینی کہ در سپاہِ دشمن تفرقہ افتاد تو جمع باش و اگر جمع شوند از پریشانی اندیشہ کن

قطعہ

برو با دوستاں آسودہ بنشیں | چو بینی در میانِ دشمناں جنگ
وگر بینی کہ باہم یک زبانند | کماں را زہ کن و بر بارہ بر سنگ

---

[1] خاک زاد. مٹی کا بنا ہوا. باد. یعنی غرور. از آتشی. شیطان آگ سے بنا ہے. انسان مٹی سے. بیلقان. ایران کا ایک شہر ہے. تربیت. پرورش کرنا. تحمّل. برداشت. فقیہ. عقلمند.

[2] زیر خاک کن. دفن کردو اور اپنے آپ کو عالم نہ سمجھو. بدخوی. بدمزاج. دشمنے. یعنی خود اس کی بدمزاجی. عقوبت. سزا. خلاص. چھٹکارا. اگر ز دستِ بلا الخ. یعنی اگر بدمزاج اپنی بدمزاجی کے عذاب سے بچنے کے لئے آسمان پر بھی چلا جائے گا وہاں بھی نجات نہ پائے گا. تفرقہ. اختلاف. جمع. مطمئن. متفق. کمان را زہ کن. جنگ کی تیاری کر. بارہ. قلعہ. بر. لیجا. ۱۲

حکمت دشمن چو از ہمہ حیلتے فرو ماند سلسلۂ دوستی بجنباند انگہ بدوستی کارہائے کند کہ ہیچ دشمن نتواند کرد سرِ مار بدستِ[1] دشمن کوب کہ از اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ خالی نباشد اگر ایں غالب آمد مار کشتی و اگر آں از دشمن رستی

فرد

برو زِ معرکہ ایمن مشو ز خصمِ ضعیف | کہ مغزِ شیر برآرد چو دل ز جاں برداشت

حکمت خبرے کہ دانی دل بیازارد تو خاموش باش تا دیگرے بیارد

فرد

بلبلا مژدۂ بہار بیار | خبرِ بد بہ بومِ شوم گذار

نکتہ پادشاہ را بر خیانتِ کسے واقف مگرداں مگر انگہ کہ بر قبولِ کلّی واثق باشی وگرنہ در ہلاکِ خود سعی[2] می کنی

مثنوی

بسیجِ سخن گفتن انگاہ کن | کہ بینی کہ در کار گیرد سخن
کمال ست در نفسِ انساں سخن | تو خود را بہ گفتار ناقص مکن

پند ہر کہ نصیحت خود رائے میکند او خود بہ نصیحت گری محتاج است

پند فریبِ دشمن مخور و غرورِ مدّاح مخر کہ ایں دامِ زرق نہادہ

---

[1] بدست دشمن. دشمن کے ہاتھ کے ذریعہ۔ اِحدی الحسنیین. دو خوبیوں میں سے ایک۔ معرکہ. جنگ۔ دل زجاں برداشت. جان سے مایوس ہوجائے۔ بیارد. وہ خبر لے آئے۔ بوم. اُلّو جو نحوست میں مشہور ہے۔ شوم. منحوس۔

[2] سعی میکنی. اس لئے کہ بادشاہ کے نزدیک اگر خیانت ثابت نہ ہوئی۔ اور تجھے اعتماد بھی نہیں ہے۔ تو تجھے سزا دیگا۔ بسیج. قصد۔ درکار گیرد. اثر کرے۔ خود رائے. جو دوسرے کا کہنا نہ مانے۔ مدّاح. تعریف کرنیوالا۔ دام. جال۔ زرق. مکر و فریب۔ ۱۲

است وآں دامنِ طمع کشادہ

پندِ احمق را ستایش خوش آید چوں لاشہ[1] کہ در کعبش دمے فربہ نماید

قطعہ

آلا تا نشنوی مدحِ سخنگوی | کہ اندک مایہ نفعے از تو دارد
اگر روزے مرادش بر نیاری | دو صد چنداں عیوبت بر شمارد

حکمت متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نہ پذیرد

شعر

مشو غرہ بر حسنِ گفتارِ خویش | بہ تحسینِ نادان و پندارِ خویش

حکمت ہمہ کس را عقلِ خود بکمال نماید و فرزندِ خود بجمال

نظم

یکے جہود و مسلماں مناظرہ کردند | چنانکہ خندہ گرفت از نزاعِ ایشانم
بطنز گفت مسلماں گر ایں قبالۂ من | درست نیست خدایا جہود میرانم
جہود گفت بتوریت میخورم سوگند | وگر خلاف بود ہمچو تو مسلمانم
گر از بسیطِ زمیں عقل منعدم گردد | بخود گماں نبرد ہیچکس کہ نادانم

حکمت دہ آدمی بر سفرہ بخورند و دو سگ بر مردارے بہم

۱۰۷

[1] لاشہ۔ مراد۔ ذبح شدہ بکری ہے۔ در کعبش قصابوں کا قاعدہ ہے کہ جب گوشت سجاتے ہیں تو کٹی ہوئی ران میں ہڈی کی طرف سے پھونک بھر دیتے ہیں اُس سے وہ ران پھول کر فربہ معلوم ہونے لگتی ہے۔ تا۔ ہرگز۔ متکلم را الخ۔ جب تک تقریر کرنے والے پر مواخذہ اور اعتراض نہیں ہوتا اُس کی تقریر خوشنما نہیں ہوتی۔ پندار۔ غرور۔ جہود۔ یعنی یہودی۔ چنانکہ الخ۔ مجھے اُن کے نزاع پر ہنسی آئی۔ قبالہ۔ دستاویز۔ جہود میرانم۔ میں یہودی ہو کر مروں۔ سوگند۔ قسم۔ سفرہ۔ دستر خوان۔ ۱۲

بسر نبرند حریص بجائے گرسنہ وقانع بنانے سیر حکما گفتہ اند درویشی بقناعت بہ از توانگری بہ بضاعت

شعر

رودۂ تنگ بیک نانِ تہی پر گردد | نعمتِ روئے زمین پر نکند دیدۂ تنگ

مثنوی

پدر چوں دورِ عمرش منقضی گشت | مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت
کہ شہوت آتش ست از وے بپرہیز | بخود بر آتشِ دوزخ مکن تیز
دراں آتش نداری طاقتِ سوز | بصبر آبے بریں آتش زن امروز

پند ہر کہ در حالِ توانائی نکوئی نکند در وقتِ ناتوانی سختی بیند

شعر

بداختر تر از مردم آزار نیست | کہ روزِ مصیبت کسش یار نیست

حکمت ہر چہ زود بر آید دیر نپاید

قطعہ

خاکِ مشرق شنیدہ ام کہ کنند | بچہل سال کاسۂ چینی
صد بروزے کنند در مردشت | لاجرم قیمتش ہمی بینی

لے بسر نبرند۔ مل کر گذارہ نہیں کر سکتے۔ بضاعت۔ سرمایہ۔ رودہ۔ انتڑی۔ دیدۂ تنگ۔ لالچ کی آنکھ۔ منقضی۔ ختم۔ بگذشت۔ یعنی مر گیا۔ بداختر۔ بدنصیب۔ زود برآید۔ جلد حاصل ہو۔ خاکِ مشرق۔ یعنی چین کا علاقہ۔ مردشت۔ ایک شہر کا نام ہے۔ ۱۲

قطعه

مرغکؔ از بیضه برون آید و روزی طلبد | آدمی زاده ندارد خرد و عقل و تمیز
آنکه ناگاه کسے گشت بچیزے نرسید | وین بتمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز
آبگینہ ہمہ جا یابی از ان بیمحل ست | لعل دشوار بدست آید ازانست عزیز

حکمت کارہا بہ صبر برآید و مستعجل بسر درآید

مثنوی

بچشمِ خویش دیدم در بیاباں | کہ آہستہ سبق برد از شتاباں
سمندِ بادپا از تک فروماند | شتربان ہمچناں آہستہ میراند

پند ناداں را بہ از خاموشی نیست و اگر ایں مصلحت بدانستے ناداں نبودے

قطعه

چوں نداری کمالِ فضل آں بہ | کہ زباں در دہاں نگہداری
آدمی را زباں فضیحہ کند | جوزِ بیمغز را سبکساری

ابیات

خرے را ابلہے تعلیم میداد | برو بر صرف کردے سعیِ دائم
حکیمے گفتش اے ناداں چہ کوشی | دریں سودا بترس از لومِ لائم

لہ مرغک۔ یعنی مرغی کا بچہ انڈے سے نکلتے ہی دانا چگنے لگتا ہے۔ انسان کے بچے کو ایک عرصہ تک کوئی سلیقہ حاصل نہیں ہوتا۔ آنکہ ناگاہ۔ یعنی مرغی کے بچہ کو کوئی خاص رتبہ حاصل نہ ہوا انسان کا بچہ بڑا ہو کر سب سے بازی لے گیا۔ بےمحل۔ بے قدر۔ مستعجل۔ جلد باز۔ سمند بادپا۔ صبا رفتار گھوڑا۔ تک۔ دوڑ۔ کہ زبان در دہان نگہداری۔ یعنی خاموش رہ۔ فضیحہ۔ رسوا۔ جوز بیمغز الخ۔ یعنی جس طرح کہ بے گری کے اخروٹ کو اس کا ہلکا پن رسوا کر دیتا ہے۔ ابلہ۔ بے وقوف۔ سعی دائم۔ مسلسل کوشش۔ لوم لائم۔ ملامت کرنے والے کی ملامت۔ ۱۲

نیاموزد بہائم از تو گفتار | تو خاموشی بیاموز از بہائم

ایضاً

ہر کہ تامّل نہ کند در جواب | بیشتر آید سخنش ناصواب
یا سخن آرای چو مردم بہوش | یا بنشین ہمچو بہائم خموش

پند ہر کہ با داناتر از خود جدل کند تا بدانند کہ داناست بدانند کہ نادان ست

فرد

چوں در آمد مہ از توئی بسخن | گرچہ بدانی اعتراض مکن

حکمت ہر کہ با بداں نشیند نکوئی نہ بیند

ابیات

گر نشیند فرشتہ با دیو | وحشت آموزد و خیانت و ریو
از بداں جز بدی نیاموزی | نکند گرگ پوستیں دوزی

پند مردماں را عیب نہانی پیدا مکن کہ مر ایشاں را رسوا کنی و خود را بے اعتماد

پند ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بداں ماند کہ گاو راند و تخم نیفشاند از تن بیدل طاعت نیاید و پوست بے مغز بضاعت را نشاید

لہ بہائم: بہیمہ کی جمع. چوپایہ. ناصواب غلط جدل. کج بحثی. کہ داناست. تاکہ لوگ عقلمند سمجھیں. بہ از توئی. تجھ سے بہتر آدمی. ٢ہ ریو. مکر و فریب نکند گرگ الخ بھیڑیے کا کام درندگی ہے نہ کہ پھٹے کو سینا. خود را بے اعتماد. پھر لوگ بھروسہ نہ کریں گے. اور اپنا راز تجھے نہ کہیں گے. گاو راند. یعنی ہل چلاتا ہے. تخم نیفشاند. بیج نہیں بکھیرتا. بیدل. بے ہمت. ۱۲

نہ ہر کہ درمجادلت چست درمعاملت درست

بیت

بس قامتِ خوش کہ زیرِ چادر باشد | چوں باز کنی مادرِ مادر باشد

حکمت اگر شبہا ہمہ شبِ قدر بودے شبِ قدر بیقدر بودے

شعر

گرسنگ ہمہ لعلِ بدخشاں بودے | پس قیمتِ لعل وسنگ یکساں بودے

حکمت نہ ہر کہ بصورت نیکوست سیرتِ زیبا دروست کارِ اندروں دارد نہ پوست

قطعہ

تواں شناخت بیکروز در شمائل مرد | کہ تاکجاش رسیدست پایگاہِ علوم
ولے ز باطنش ایمن مباش و غرّہ مشو | کہ خبثِ نفس نگردد بسالہا معلوم

پند ہر کہ با بزرگاں ستیزد خونِ خود ے ریزد

قطعہ

خویشتن را بزرگ پنداری | راست گفتند یک دو بیند لوچ
زود بینی شکستہ پیشانی | تو کہ بازی بسر کنی با غوچ

حکمت پنجہ با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کارِ خردمندا

نہ ہر کہ درمجادلہ۔ یعنی ہر کڑوی زبان والا معاملہ کا اچھا نہیں ہوتا۔ مادرِ مادر۔ نانی یعنی بوڑھیا۔ شبِ قدر۔ یعنی مخصوص رات ہے جس کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ کارِ اندروں دارد نہ پوست۔ معاملہ کا تعلق باطن سے ہے ظاہر سے نہیں۔ شمائل۔ خصلتیں۔ غرّہ۔ دھوکہ۔ یک دو بیند لوچ۔ بھینگا ایک کے دو دیکھتا ہے۔ بازی بسر۔ ٹکر لڑانا۔ غوچ۔ ٹکر مار مینڈھا۔ ۱۲

نیست

بیت

جنگ و زور آوری مکن با مست | پیش سرپنجہ در بغل نہ دست

پند ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یارِ دشمن ست در ہلاکِ خویش

قطعہ

سایہ پروردہ را چہ طاقتِ آں | کہ رود با مبارزان بقتال

سست بازو بجہل می فگند | پنجہ با مردِ آہنیں چنگال

حکمت ہر کہ نصیحت نشنود سرِ ملامت شنیدن دارد

شعر

چوں نیاید نصیحتت در گوش | اگرت سرزنش کنم خاموش

حکمت بے ہنراں ہنرمنداں را نتوانند دید ہمچناں سگِ بازاری سگِ صیدی را مشغلہ بر آرند و پیش آمدن نیارند یعنی

چوں سفلہ بہ ہنر با کسے بر نیاید بخبثش در پوستیں افتد

بیت

کند ہر آینہ غیبت حسودِ کوتہ دست | کہ در مقابلہ گنگش بود زبانِ مقال

حکمت اگر جورِ شکم نیستے ہیچ مرغ در دامِ صیّاد نیفتادے بلکہ

۱؎ سرپنجہ۔ مضبوط پنجے والا۔ یار۔ مددگار۔ سایہ پروردہ۔ عیشوں کا پالا ہوا۔ مبارز۔ مردِ میدان آہنیں چنگال۔ لوہے کے پنجے والا۔ سست۔ خیال۔ خاموش۔ چپ رہ۔ ۲؎ نتوانند دید۔ حسد کی وجہ سے سگِ بازاری آوارہ کتا۔ سگِ صید۔ شکار کا پالتو کتا۔ مشغلہ۔ شور و غل۔ سفلہ۔ کمینہ۔ بر نیاید۔ جیت نہیں سکتا۔ بخبثش۔ اپنی خباثت کی وجہ سے۔ در پوستیں افتد۔ عیب جوئی کرنے لگتا ہے۔ کوتہ دست۔ کمزور۔ مقال۔ گفتگو۔ جورِ شکم۔ بھوک کی زیادتی۔ ۱۲

صیّاد خود دام نہادے ۔ **بیت**

شکم بندِ دست ست وزنجیرِ پائے | شکم بندہ نادر پرستد خدائے

پند حکیماں دیر دیر خورند و عابداں نیم سیر[1] و زاہداں سدِّ رمق وجواناں تا طبق برگیرند و پیراں تا عرق بکنند اما قلندراں چنداں بخورند کہ درمعدہ جائے نفس نماند و بر سفرہ روزیٔ کس

شعر

اسیرِ بندِ شکم را دو شب نگیرد خواب | شبے زمعدہ سنگی شبے زدلتنگی

حکمت مشورت بازناں تباہ است وسخاوت بامفسداں گناہ

شعر

ترحم برپلنگِ[2] تیز دنداں | ستمگاری بود بر گوسفنداں

حکمت ہرکرا دشمن پیش ست اگر نکشد دشمنِ خویش ست

بیت

سنگ در دست و مار برسرِ سنگ | خیرہ رائی بود قیاس و درنگ

وگروہے بخلافِ ایں مصلحت دیدہ اند وگفتہ اند کہ در کشتنِ بندیاں تامّل اولیٰ ترست بحکم آنکہ اختیار باقیست تواں کشت وتواں

---

[1] نیم سیر۔ آدھے پیٹ سدِّ رمق۔ جینے کی بقدر۔ تا طبق برگیرند۔ یعنی جب تک دسترخوان ہی نہ اٹھ جائے عرق نکنند۔ پسینہ پسینہ نہ ہو جائیں۔ جائے نفس نماند۔ سانس لینے کی گنجائش نہ رہے۔ زمعدہ سنگی۔ معدہ کے پتھر کی طرح بوجھل ہونے کی وجہ سے۔ دلتنگی۔ بھوک۔

[2] پلنگ۔ چیتا۔ گوسپند۔ بکری پیش است۔ قابو میں ہے۔ خیرہ رائی۔ کم عقلی۔ بندیاں۔ قیدی۔ ۱۲

هشت اگر بی تامّل کشته شود محتمل ست که مصلحتی فوت شود و تدارک مثلِ آں ممتنع[1] باشد

مثنوی

نیک سهل ست زنده بیجاں کرد | کشته را باز زنده نتواں کرد
شرطِ عقل ست صبر تیر انداز را | که چو رفت از کماں نیاید باز

حکمت

حکیمے که با جهّال درافتد باید که توقعِ عزّت ندارد و اگر جاهلے بزباں آوری بر حکیمے غالب آید عجب نیست که سنگیست که گوهر را می شکند

بیت

نه عجب گر فرو رود نفسش | عندلیبے[2] غراب هم قفسش

قطعه

گر هنرمندے از اوباش جفائے بیند | تا دلِ خویش نیازارد و درهم نشود
سنگِ بدگوهر اگر کاسه زرّیں شکند | قیمتِ سنگ نیفزاید و زر کم نشود

حکمت

خردمندے را که در زمرهٔ اجلاف سخن به بندد شگفت مدار که آوازِ بربط با غلبهٔ دهل برنیاید و بوئے عبیر از گندِ سیر فرو ماند

مثنوی

بلند آواز ناداں گردن افراخت | که دانا را به بے شرمی بینداخت

---

[1] ممتنع باشد۔ ناممکن ہو۔ نیک۔ بہت۔ شرطِ عقل است۔ تیرانداز کو صبر سے کام لینا عقلمندی ہے۔ درافتد۔ جھگڑا کرے۔ زباں آوری۔ زبان درازی۔ فرو رود نفسش۔ وہ حکیم سانس نہ مار سکے۔

[2] عندلیب۔ بلبل۔ غراب۔ کوا۔ اوباش۔ بدمعاش۔ تا۔ ہرگز۔ درہم نشود۔ رنجیدہ نہ ہو۔ بدگوہر۔ بداصل۔ کم نشود۔ یعنی اس کی قیمت نہیں گھٹتی۔ زمرہ۔ جماعت۔ اجلاف۔ کمینے۔ سخن۔ بندد۔ بات نہ کر سکے۔ شگفت۔ تعجب۔ بربط۔ سارنگی۔ دہل۔ ڈھول۔ گند۔ بدبو۔ سیر۔ لہسن۔

نمیداند کہ آہنگ[۱] حجازی | فرو ماند ز بانگِ طبلِ غازی

حکمت جوہر اگر در خلاب افتد ہماں نفیس ست و غبار اگر بر فلک رود ہماں خسیس استعدادِ بے تربیت دریغ ست و تربیتِ نامستعد ضائع خاکستر نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہرِ علویست ولیکن چوں بنفسِ خود ہنرے ندارد با خاک برابر ست و قیمت شکر نہ از نے ست کہ آں خود خاصیتِ ویست

مثنوی

چو کنعاں[۲] را طبیعت بے ہنر بود | پیمبر زادگی قدرش نیفزود
ہنر بنمای گر داری نہ گوہر | گل از خارست ابراہیم از آزر

حکمت مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید دانا چوں طبلۂ عطارست خاموش و ہنر نمای و ناداں چوں طبلِ غازی بلند آواز و میاں تہی۔

قطعہ

عالم اندر میانۂ جہال | مثلے گفتہ اند صدیقان
شاہدے درمیانِ کوران ست | مصحفے در کنشتِ زندیقاں

پند دوستے را کہ بعمرے فراچنگ آرند نشاید کہ بیکدم بیازارند

---

[۱] آہنگ۔ نغمہ۔ حجازی۔ موسیقی کے بارہ مقاموں میں سے ایک مقام کا نام ہے۔ خلاب۔ کیچڑ۔ خسیس۔ ذلیل۔ استعداد الخ۔ یعنی اگر صلاحیت ہو اور پھر بھی تربیت حاصل نہ ہو تو بڑے افسوس کی بات ہے۔ خاکستر۔ کوئلہ جو آگ سے پیدا ہوتی ہے۔ جوہر علوی۔ آگ کا کرہ دوسرے کروں کے اوپر ہے۔ نے گنا۔ کہ

[۲] بلکہ کنعان۔ حضرت نوح کا لڑکا۔ نہ گوہر یعنی نسب کی نمائش کی ضرورت نہیں ہے۔ آزر۔ حضرت ابراہیم کا باپ۔ عطار۔ عطر فروش۔ طبلہ۔ ڈبہ۔ میان۔ درمیان۔ مثلے گفتہ اند الخ۔ یعنی سچے لوگوں نے مثال کے طور پر کہا ہے کہ عالم جاہلوں کے درمیان ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی حسین معشوق اندھوں کے درمیان یا قرآن پاک کافروں کے آتشکدہ میں۔ دوستے الخ۔ یعنی دوست بڑی مدت میں ملتا ہے لہذا معمولی بات میں اسے ناراض نہ کرنا چاہئے ۱۲

بیت

سنگے بچندسال شود لعل[1] پارہ | زنہار تا بیک نفس نشکنی بسنگ

حکمت عقل در دستِ نفس چناں گرفتار ست کہ مردِ عاجز در دستِ زنِ گربز

شعر

درِ خرّمی برسرائے ببند | کہ بانگِ زن از وے برآید بلند

پند رای بیقوت مکر و فسون ست و قوّت بے رای جہل و جنون

شعر

تمیز باید و تدبیر و عقل وآنگہ ملک | کہ ملک و دولتِ ناداں سلاحِ جنگِ خداست

حکمت جوانمرد کہ بخورد و بدہد بہ از عابدے کہ ببرد و بنہد

پند ہر کہ ترکِ شہوت از بہرِ قبولِ خلق دادہ است از شہوتِ حلال در شہوتِ حرام افتادہ است

شعر

عابد کہ نہ از بہرِ خدا گوشہ نشیند | بیچارہ در آئینۂ تاریک چہ بیند

حکمت اندک اندک خیلے شود و قطرہ قطرہ سیلے گردد یعنی آنکہ قوت ندارد سنگِ خردہ نگاہ میدارد تا وقتِ فرصت دمار از دماغِ خصم برآرد

[1] لعل پارہ۔ پارۂ لعل گربز۔ مکار اصل میں گرگ بزتھا یعنی بھیڑیا بصورت بکری خرمی۔ خوشی۔ کہ بانگ الخ۔ یعنی بیوی اسقدر لڑاکا ہو کہ اس کی آوازیں باہر تک آتی ہوں۔ بے قوت۔ یعنی کمزور آدمی ہمیشہ مکر و فریب سے کام لیتا ہے۔ کہ ملک و دولت الخ۔ یعنی اگر ناداں کے ہاتھ حکومت و دولت لگ جاتی ہے تو وہ خدا سے برسرِ پیکار ہو جاتا ہے۔ ببرد و بنہد۔ یعنی بخل کرے۔ ترک دادن۔ ترک کردن۔ یعنی جو لوگ دکھاوے کو حلال چیزوں کو ترک کرتا ہے حرام میں مبتلا ہوتا ہے۔ بیچارہ در آئینۂ تاریک الخ۔ یعنی اس کا دل تو تاریک آئینہ ہے اُس میں خدا کا جلوہ نظر نہیں آسکتا۔ سنگِ خوردہ۔ سنگ ریزہ۔ دمار۔ ہلاکت۔

شعر

قَطْرٌ عَلٰی قَطْرٍ اِذَا اتَّفَقَتْ نَہْرٌ | وَنَہْرٌ اِلٰی نَہْرٍ اِذَا اجْتَمَعَتْ بَحْرٌ

شعر

اندک اندک بہم شود بسیار | دانہ دانہ ست غلّہ در انبار

حکمت عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحلم در گذارد کہ ہر دو طرف را زیاں دارد ہیبت ایں کم شود و جہلِ آں مستحکم

شعر

چو باسفلہ گوئی بلطف و خوشی | فزوں گرددش کبر و گردن کشی

حکمت معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسند ست و از علما ناخوبتر کہ علم سلاحِ جنگِ شیطان ست و خداوندِ سلاح را چوں باسیری برند شرمساری بیش برد

مثنوی

عامیِ ناداں پریشاں روزگار | بہ ز دانشمندِ ناپرہیزگار
کاں بنابینائی از راہ اوفتاد |ویں دو چشمش بود در چاہ اوفتاد

حکمت جان در حمایتِ یکدم ست و دنیا وجودے میانِ دو عدم

۱؎ قطرٌ علی قطرٍ الخ. جب قطرے کے ساتھ قطرہ جمع ہوتا ہے تو نہر بنجاتی ہے اور جب نہر نہر میں ملتی ہے تو دریا بنجاتا ہے. بہم. مل کر. عالم را نشاید الخ. یعنی عالم کے لئے ہر وقت مناسب نہیں ہے کہ عوام کی بیوقوفیوں کو معاف ہی کرتا رہے. زیان. نقصان. ایں. یعنی عالم. آن یعنی عامی. مستحکم. مضبوط.

۲؎ گردن کشی تکبر. معصیت گناہ. سلاح ہتھیار. خداوند سلاح. یعنی ہتھیار بند. باسیری برند. قیدخانہ لیجاتے ہیں. کہ آن. یعنی نادان. ز راہ اوفتاد. راستہ سے بھٹک گیا. جان در حمایت الخ. یعنی زندگی کا مدار ایک سانس پر ہے. میان دو عدم. یعنی نہ پہلے تھی نہ آخر رہے گی. ۱۲

دین بدنیا فروشاں خراند یوسف را فروشند ناچہ خرند آیت
اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ

بیت

بقول دشمن پیمانِ دوست بشکستی | ببیں کہ ازکہ بریدی و باکہ پیوستی

حکمت شیطان بامخلصاں برنیاید و سلطاں بامفلساں

مثنوی

دامش مدہ آنکہ بے نماز ست | گرچہ دہنش زفاقہ باز ست
کو فرضِ خدا نمے گذارد | ازقرض تو نیز غم ندارد

فرد

امروز دو مردہ پیش گیر دمکن | فردا گوید تربے ازیںجا برکن

حکمت ہر کہ بزندگی نانش نخورند چوں بمیرد نامش نبرند

لذت انگور بیوہ داند نہ خداوند میوہ یوسف صدیق علیہ السلام در خشک سال سیر نخورے تا گرسنگاں را فراموش نکند

مثنوی

آنکہ درراحت و تنعم زیست | اوچہ داند کہ حالِ گرسنہ چیست

ۂ دین بدنیا الخ۔ یعنی دین کو دنیا کے عوض فروخت کردینے والے گدھے ہیں۔ آلم اعہد الخ۔ اے بنی آدم کیا میں نے تم سے یہ عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کروگے دشمن۔ یعنی شیطان۔ دوست۔ یعنی خدا مخلصاں۔ یعنی باخدا لوگ۔ برنیاید یعنی موافقت نہیں کرتا ۂ دام۔ قرض۔ غم ندارد۔ یعنی ادا کرنے کی فکر نہ کرے گا امروز۔ یعنی قرض مانگنے کے وقت۔ دو مردہ پیش گیر دمکن یعنی دو آدمیوں کے کھانے کی مقدار کھن بھر کر سامنے رکھے گا اور قرض سے خوب مزے اڑائے گا۔ فردا۔ یعنی جب قرض مانگنے والا تقاضہ کرے گا۔ تربے ازیںجا برکن۔ یعنی یہ شیں اٹھا لو۔ نامش نہ برند۔ یعنی لوگ بخیل کو مرنے کے بعد یاد نہیں کرتے۔ بیوہ داند۔ چونکہ مشقت سے حاصل کرتی ہے۔ سیر نخورے۔ پیٹ بھر کر نہ کھاتے تھے تنعم ناز و نعمت۔ ۱۲

حالِ درماندگاں کسے داند | کہ باحوالِ خویش درماند

قطعہ

ایکہ بر مرکبِ تازندہ سواری ہشدار | کہ خرِ خارکش سوختہ در آب و گل ست
آتش از خانہ ہمسایہ درویش مخواہ | کانچہ از روزن او میگذرد دودِ دل ست

پند درویش ضعیف حال را در خشکی تنگسال مپرس کہ چونی الا بشرط آنکہ مرہمے بر ریش نہی و معلومے پیش

قطعہ

خرے کہ بینی و بارے بگل در افتادہ | بدل برو شفقت کن ولے مرو بسرش
کنونکہ رفتی و پرسیدیش کہ چوں افتاد | میاں ببند و چو مرداں بگیر دنبِ خرش

حکمت دو چیز مخالفِ عقل ست خوردن بیش از رزقِ مقسوم و مردن بیش از وقتِ معلوم

قطعہ

قضا دگر نشود در ہزار نالہ و آہ | بشکر یا بشکایت بر آید از دہنے
فرشتہ کہ وکیل ست بر خزائنِ باد | چہ غم کند کہ بمیرد چراغِ پیر زنے

پند اے طالبِ روزی بنشیں کہ بخوری و اے مطلوبِ اجل مرو کہ

درماند۔ عاجز ہو۔ تازندہ کو دنے والا۔ خارکش۔ ... ہار۔ دود۔ دھواں۔ چونی۔ یعنی آپ کی گذر بسر کیسے ہوتی ہے۔ ریش۔ زخم۔ معلوم۔ یعنی روپیہ پیسہ۔ بار۔ بوجھ۔ مرو بسرش۔ اُس کے پاس نہ جا۔ میاں ببند۔ کمر بستہ ہو جا۔ ذنب۔ دُم۔ ۱۲
رزقِ مقسوم۔ جتنا رزق مقدر میں ہے۔ وقتِ معلوم یعنی موت کا جو وقت معین ہے۔ دگر نشود۔ نہیں بدلتی۔ بمیرد چراغ۔ چراغ بجھے۔ بنشیں۔ یعنی مارا مارا نہ پھر۔ بخوری۔ یعنی خود بخود مقدر کا رزق پہنچ جائے گا۔ اجل۔ موت۔ مرو۔ نہ بھاگ۔ ۱۲

جاں نبری

قطعه

جهد رزق ار کنی و گر نکنی | برساند خدائے عزّ و جل
ور روی در دهانِ شیر و پلنگ | نخورندت مگر بروزِ اجل

حکمت توانگرِ فاسق کلوخِ زراندود ست و درویشِ صالح شاهدِ خاک آلود ایں یکے دلقِ موسیٰ ست مرقّع و آں ریشِ فرعون مرصّع ولیکن شدّتِ نیکاں روی در فرج دارد و دولتِ بداں سر در نشیب

قطعه

هر کرا جاه و دولت ست بداں | خاطرِ خسته درنخواهد یافت
خبرش ده که هیچ دولت و جاه | بسرائے دگر نخواهد یافت

حکمت حسود از نعمتِ حق بخیل ست که بندهٔ بیگناه را دشمن میدارد

قطعه

مردکے خشک مغز را دیدم | رفته در پوستینِ صاحبِ جاه
گفتم اے خواجه گر تو بدبختی | مردمِ نیک بخت را چه گناه

قطعه

الا تا نخواهی بلا بر حسود | که آں بخت برگشته خود در بلاست

ل جهد. کوشش. ار. اگر. ور. اور اگر. روزِ اجل. موت کا دن. کلوخ زراندود. ڈھیلا جس پر سونے کے پانی کا ملمع هو. شاهدِ خاک آلود. وه معشوق جس کا حسن غبار میں چھپا ہوا ہو. ایں یعنی شاید مرقّع. پیوند زده مرصّع. جڑاؤ. رو در فرج دارد. یعنی اس کا رخ کشادگی کی طرف ہے. سر در نشیب. یعنی عنقریب ختم ہو جائے گی.

۲ بداں. باں دولت خسته. محتاج. در زیاده ہے. خاطر نخواهد یافت. دل جوئی نہیں کرتا. سرائے دگر. یعنی عالم آخرت. حسود. حاسد. بنعمتِ حق بخیل است. چونکہ وه چاہتا ہے کہ کسی دوسرے پر اللہ کا کوئی انعام نہ ہو. مردک. ذلیل انسان. خشک مغز. پاگل. رفته در پوستیں. عیب جوئی کرتا تھا. الا. آگاه. تا. ہرگز. ۳

چہ حاجت کہ باوے کنی دشمنی | کہ وے راچناں دشمن اندر قفاست[۱]

حکمت تلمیذِ بے ارادت عاشقِ بے زرست و روندۂ بے معرفت مرغِ بے پر و عالمِ بے عمل درختِ بے بر و زاہدِ بے علم خانۂ بے در

مراد از نزولِ قرآن تحصیلِ سیرتِ خوب ست نہ ترتیلِ سورتِ مکتوب عامی متعبد پیادہ رفتہ ست و عالمِ متہاون سوارِ خفتہ عاصی کہ دست بردار د بہ از عابد کہ در سر دارد

بیت

سرہنگِ لطیف خوی دلدار | بہتر ز فقیہِ مردم آزار

قول یکے را گفتند عالمِ بے عمل بچہ ماند گفت بزنبورِ بے عسل

بیت

زنبورِ درشتِ بے مروّت را گوی | بارے چو عسل نمیدہی نیش مزن

قول مردِ بے مروّت زن ست و عابد با طمع راہزن

قطعہ

اے بناموس جامہ کردہ سپید | بہر پندارِ خلق و نامہ سیاہ

دست کوتاہ باید از دنیا | آستیں چہ دراز و چہ کوتاہ

---

[۱] دشمن اندر قفاست۔ یعنی اُس کا حسد خود اُس کا دشمن ہے جو اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ تلمیذ۔ شاگرد۔ بے ارادت۔ یعنی جس کے دل میں استاد کا احترام نہ ہو۔ عاشق بے زر۔ یعنی محروم۔ خانۂ بے در۔ یعنی وہ گھر جس پر کواڑوں کا دروازہ نہو۔ جب چاہیے جو گھر گھس جائے۔ زاہد بے علم کو شیطان جس وقت چاہے گمراہ کر سکتا ہے۔ [۲] نزول۔ اترنا۔ تحصیل حاصل کرنا۔ متہاون۔ عمل میں سستی کرنے والا۔ عاصی۔ گنہگار۔ یعنی جو فرائض ادا نہیں کرتا۔ دست بردارد۔ یعنی توبہ کرنے کے لئے یا غریبوں کو خیرات دینے کے لئے۔ در سر دارد۔ یعنی کبر و غرور۔ سرہنگ۔ سپاہی۔ لطیف خوی۔ نرم عادت۔ بچہ ماند۔ کس چیز کے مشابہ ہے [۳] زنبورِ بے عسل۔ بدون شہد کی مکھی۔ عسل۔ شہد۔ نیش۔ ڈنک۔ زن است۔ مروّت مردانگی ہے۔ بناموس۔ عزت کی خاطر۔ نامہ۔ اعمال نامہ۔ آستیں چہ دراز الخ۔ دنیا دار زیب و زینت کے لئے لامبی آستین رکھتے تھے اور عبادت گذار وضو کی ضرورت کے لئے چھوٹی آستین بناتے تھے

حکمت دو کس را حسرت از دل نرود و پائے تغابن[1] از گل بر نیاید تاجر کشتی شکستہ و وارث با قلندراں نشستہ

قطعہ

پیشِ درویشاں بود خونت مباح	گر نباشد[2] درمیاں مالت سبیل
یا مرو با یارِ ازرق پیرہن	یا بکش بر خانِ و ماں انگشتِ نیل
یا مکن با پیلباناں دوستی	یا بنا کن خانہ درخورِ پیل

حکمت خلعتِ سلطاں اگرچہ عزیز ست جامۂ خلقانِ خود ازاں بعزت تر و خوانِ بزرگاں اگرچہ لذیذ خردہ انبانِ خویش ازاں بہ لذت تر

بیت

سرکہ از دستِ رنجِ خویش و تره[3]	بہتر از نانِ دہ خدائے و برہ

حکمت خلافِ راہِ صواب ست و عکسِ رائے اُولو الالباب دارو بگماں خوردن و راہ نادیدہ بے کارواں رفتن امامِ مرشد محمد غزالی را رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند کہ چگونہ رسیدی بدیں منزلت در علوم گفت بدانکہ ہرچہ ندانستم از پرسیدنِ آں ننگ نداشتم

قطعہ امیدِ عافیت آنگہ بود موافقِ عقل | کہ نبض را بہ طبیعت شناس بنمائی

---

[1] پائے تغابن از گل بر نیاید ۔ یعنی جس نقصان کی دلدل میں اُس کا پیر پھنسا ہے اُس سے نہیں نکل سکتا ۔ تاجر کشتی شکستہ ۔ یعنی جس تاجر کی کشتی دریا میں ٹوٹ گئی ہو اور مال سمندر میں تہ نشین ہو گیا ہو ۔ وارث با قلندراں نشستہ ۔ یعنی وہ شخص جو مال کا وارث ہوا اور اُس نے قلندروں کی صحبت اختیار کرلی ہو ۔ جن کی عادت ہی مال کو ضائع کرنا ہے ۔ درویشاں ۔ یعنی قلندر ۔

[2] گر نباشد الخ ۔ یعنی اگر تیرا مال فی سبیل اللہ وقف نہیں ہے ۔ یارِ ازرق پیرہن ۔ وہ دوست جس نے نیلا لباس پہن رکھا ہو ۔ مراد قلندروں کی جماعت ۔ خان ۔ خانہ کا مخفف ۔ ماں ۔ سامان ۔ انگشتِ نیل کشیدن ۔ چھوڑ دینا ۔ پیلبان ۔ ہاتھی بان ۔ درخورِ پیل ۔ یعنی ہاتھی کے مناسب گھر تعمیر کرتا کہ وہ اپنا ہاتھی وہاں لا سکے ۔ خلعت ۔ جوڑا جو انعام میں ملے ۔ خلقان ۔ پرانا ۔ خوان ۔ یعنی دسترخوان کا کھانا ۔ انبان ۔ نرم چمڑا ۔ مراد وہ کشکول گدائی ہے جو نری کے چمڑے سے بنایا جاتا ہے ۔

[3] تره ۔ ترکاری ۔ دہ خدای ۔ یعنی خدائے دہ یعنی زمیندار ۔ برہ ۔ بکری کا بچہ ۔ اُولو الالباب ۔ عقلمند لوگ ۔ دارو ۔ دوا ۔ بگماں خوردن ۔ یعنی اثرات کا یقین نہ ہوتے ہوئے دوا کھانا ۔ کارواں ۔ قافلہ ۔ ننگ ۔ عیب ۔ امید عافیت ۔ صحت کی امید ۔ طبیعت شناس ۔ ماہر حکیم ۔ ۱۲

بپرس ہرچہ ندانی کہ ذلّ پرسیدن	دلیل راہ تو باشد بعزّ دانائی

حکمت ہرچہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد بپرسیدن آن تعجیل مکن کہ ہیبتِ سلطنت را زیان دارد

قطعہ

چو لقمان دید کاندر دستِ داؤد	ہمیں آہن بمعجز موم گردد
نپرسیدش چہ میسازی کہ دانست	کہ بے پرسیدنش معلوم گردد

قول ہر کہ با بدان نشیند اگرچہ طبیعتِ ایشان نپذیرد لیکن بطریقِ ایشان متہم گردد چنانکہ اگر شخصے بخرابات رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن ۱۰

مثنوی

رقم برخود بنادانی کشیدی	کہ ناداں را بصحبت برگزیدی
طلب کردم ز دانایاں یکے پند	مرا گفتند با ناداں مپیوند
کہ گر دانائے دہرے خر بباشی	وگر نادانی ابلہ تر بباشی

حکمت حلمِ شتر چنانکہ معلوم ست اگر طفلے مہارش گیرد و صد فرسنگ برد گردن از متابعتش برنپیچد امّا اگر درّۂ ہولناک پیش آید کہ موجبِ ہلاک باشد و طفل آنجا بنادانی خواہد رفتن زمام از

ذلّ۔ ذلت۔ عزّ۔ عزت۔ ہر آئینہ۔ بہرحال۔ تعجیل۔ جلدی۔ زیاں۔ نقصان۔ بمعجز موم گردد۔ حضرت داؤد کا معجزہ تھا کہ اُن کے ہاتھ میں آکر لوہا موم بنجاتا تھا۔ خرابات۔ ویرانہ مراد شرابخانہ۔ خمر۔ شراب۔ رقم۔ علامت۔ خر۔ گدھا۔ ابلہ۔ بیوقوف۔ حلم۔ بردباری۔ متابعت۔ پیچھے پیچھے چلنا۔ موجب۔ سبب۔ زمام۔ مہار۔ ۱۲

کفش درگسلاند و دیگر مطاوعت نکند که هنگامِ درشتی ملاطفت مذموم ست وگویند دشمن بملاطفت دوست نگردد بلکه طمعِ دشمنی زیادت کند

قطعه

کسے که لطف کند با تو خاکِ پایش باش | وگر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک
سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوی | که زنگ خورده نگردد مگر بسوهان پاک

حکمت هر که در پیشِ سخنِ دیگراں افتد تا مایۂ فضلش بدانند پایۂ جهلش شناسند

قطعه

ندهد مردِ هوشمند جواب | مگر آنگه کزو سوال کنند
گرچه بر حق بود فراخ سخن | حملِ دعویش بر محال کنند

حکمت ریشے درونِ جامه داشتم و شیخ رحمة الله علیه هر روز پرسیدے که چون ست و نپرسیدے که کجاست دانستم که ازاں احتراز میکند که ذکرِ همه عضوے روا نباشد و خردمنداں گفته اند هر که سخن نسنجد از جواب برنجد

قطعه

تا نیک ندانی که سخن عینِ صواب ست | باید که بگفتن دهن از هم نگشائی

ملاطفت۔ نرمی۔ طمع۔ لالچ۔ لطف۔ مہربانی۔ درشت خوی۔ بدمزاج۔ سوہان۔ ریتی۔ در پیش سخن دیگراں افتد۔ دوسروں کی بات کاٹ کر اپنی شروع کرے۔ فضل۔ بزرگی۔ پایہ۔ مرتبہ۔ ۱۰ فراخ سخن۔ زیادہ بولنے والا۔ محال۔ ناممکن۔ ریش۔ زخم۔ شیخ۔ یعنی شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سعدی علیہ الرحمۃ کے پیر۔ احتراز۔ پرہیز۔ روا نباشد۔ مناسب نہیں ہوتا۔ سخن نسنجد۔ بات ناپ تول کر نہیں کہتا۔ عین صواب است۔ بالکل درست ہے۔ ۱۲

گر راست سخن گوئی و در بند بمانی | بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی

حکمت دروغ گفتن بضربتِ لازم بماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشاں بماند نہ بینی کہ برادرانِ یوسف علیہ السلام بدروغے کہ موسوم شدند بر راست گفتنِ ایشاں اعتماد نماند قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ اَنْفُسُکُمْ اَمْرًا

قطعہ

یکے را کہ عادت بود راستی | خطائے رود در گذارند ازو
وگر نامور شد بنا راستی | دگر راست باور ندارند ازو

حکمت اجلِّ کائنات از روئے ظاہر آدمی ست و اذلِّ موجودات سگ و باتفاقِ خردمنداں سگِ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس۔

قطعہ

سگے را لقمۂ ہرگز فراموش | نگردد گر زنی صد نوبتش سنگ
وگر عمرے نوازی سفلۂ را | بکمتر چیزے آید با تو در جنگ

حکمت از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سروری را نشاید

مثنوی

مکن رحم بر مردِ بسیار خوار | کہ بسیار خوارست بسیار خوار

در بند بمانی۔ قید خانہ میں پڑا رہے۔ ضربت لازم۔ وہ چوٹ جس کا نشان نہ جائے۔ جراحت۔ زخم۔ موسوم شد۔ نام دھرا گیا۔ اعتماد۔ بھروسہ۔ بل سولت الخ۔ حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کے بھائیوں پر بھروسہ نہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ حضرت یوسف کو بھیڑئے کے پھاڑنے کا قصہ تمہارا من گھڑت ہے خطائے رود اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے۔ گذارند۔ لوگ درگذر کر دیتے ہیں۔ نامور۔ مشہور۔ باور۔ یقین۔ اجل۔ سب سے بزرگ۔ اذل۔ سب سے ذلیل۔ ناسپاس۔ ناشکرگذار۔ سگے را الخ۔ کتا ایک لقمہ کا احسان نہیں بھولتا۔ سفلہ۔ کمینہ۔ نفس پرور جس کو صرف اپنی لگی ہو۔ سروری۔ سرداری۔ مرد بسیار خوار۔ پیٹو آدمی۔ خوار۔ ذلیل۔ ۱۲

چو گاؤ ارہمی بایدت فربہی | چو خرتن بجورِ کساں دردہی

حکمت در انجیل آمدہ است کہ اے فرزندِ آدم اگر توانگری و ہمت مشتغل شوی بمال از من واگر درویش کنمت تنگدل نشینی پس حلاوتِ ذکرِ من کجا دریابی و بعبادتِ من کے شتابی

قطعہ

گہ اندر نعمتے مغرور و غافل | گہ اندر تنگدستی خستہ و ریش

چو در سرّا و ضرّا حالت اینست | ندانم کے بحق پردازی از خویش

حکمت ارادتِ بیچون یکے را از تختِ شاہی فرود آرد دیگے را در شکمِ ماہی نکو دارد

بیت

وقت خوش آں کہ بود ذکرِ تو مونس | در خود بود اندر شکمِ حوت چو یونس

حکمت اگر تیغِ قہر برکشد نبی و ولی سر در کشد واگر غمزہ لطف بجنباند بداں را بہ نیکاں دررساند

قطعہ

گر بہ محشر خطابِ قہر کند | انبیا را چہ جائے معذرت است

پردہ از روئے لطف گو بردار | کاشقیا را امیدِ مغفرت است

ٰلہ آر۔ اگر۔ توانگری و ہمت۔ اگر تجھے مالدار بناتا ہوں۔ مشتغل۔ مشغول۔ حلاوت۔ شیرینی۔ سرّا۔ خوشحالی۔ ضرّا۔ تنگدستی۔ از خویش۔ یعنی اپنی فکر چھوڑ کر۔ ارادت۔ ارادہ۔ بیچون۔ بے مثال۔ یعنی خدا تعالیٰ نکو دارد۔ بہتر حالت میں رکھے۔ جیسے حضرت یونس۔ سر در کشد۔ سرنگوں ہو جائیں۔ غمزہ۔ آنکھ مارنا۔ معذرت۔ عذر خواہی۔ اشقیا۔ بدبخت۔ گنہگار۔ مغفرت۔ معافی۔

حکمت ہر کہ بتادیبؔ دنیا راہِ صواب برنگیرد بتعذیبِ عقبیٰ گرفتار آید وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ

فرد

پندست خطابِ مہتراں آنگہ بند | چوں پند دہند نشنوی بند نہند

پند نیکبختاں بحکایت و امثالِ پیشینیگاں پند گیرند ازاں پیش کہ پسینیاں بواقعہ او مثل زنند و دزداں دست کوتاہ نکنند تا دستؔ شان کوتاہ نکنند

قطعہ

نرود مرغ سوئے دانہ فراز | چوں دگر مرغ بیند اندر بند

پند گیر از مصائبِ دگراں | تا نگیرند دیگراں بتو پند

حکمت آں را کہ گوشِ ارادت گراں آفریدہ اند چوں کند کہ بشنود و آں را کہ کمندِ سعادت می برد چہ کند کہ نرود

قطعہ

شبِ تاریک دوستانِ خدای | می بتابد چو روزِ رخشندہ

ویں سعادت بزورِ بازو نیست | تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

۱۰

لہ تادیب۔ ادب سکھانا۔ تعذیب۔ عذاب دینا۔ عقبیٰ۔ آخرت۔ ولنذیقنہم ہم اُن کو آخرت کے عذاب سے قبل دنیا کا عذاب چکھائیں گے۔ پندست خطاب الخ۔ یعنی بڑے آدمی ابتداءً ناراضگی کا اظہار پند و نصیحت کی صورت میں کرتے ہیں اگر نہ سنا جائے تو پھر قید و بند میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ امثال۔ کہاوتیں۔ پیشینیگان۔ اگلے زمانے کے لوگ۔ پسینیاں۔ پچھلے زمانہ کے لوگ۔ مثل زنند۔ بطور قصہ کہانی بیان کریں۔ لہ دست شان کوتاہ نکنند۔ جب تک اُن چوروں کا ہاتھ نہ کاٹ دیں باز آگے۔ پند گیر الخ۔ دوسروں کی مصیبت سے عبرت حاصل کرے۔ گراں۔ بہرے۔ کمند۔ پھانسہ۔

شبِ تاریکِ دوستانِ خدا الخ۔ خدا کے دوستوں کی تاریک رات بھی روزِ روشن کی طرح چمکتی ہے۔ ویں۔ یعنی خدا کی دوستی۔ ۱۲

رباعی

از تو بکہ نالم کہ دگر داور نیست | وز دست تو ہیچ دست بالاتر نیست
آں را کہ تو رہ دہی کسے گم نکند | واں را کہ تو گم کنی کسے رہبر نیست

حکمت گدائے نیک انجام بہ از بادشاہِ بد فرجام

بیت

غمے کز پیش شادمانی بری | بہ از شادیٔ کز پسش غم خوری

حکمت زمیں را از آسمان نثارست و آسماں را از زمین غبار کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ۔

فرد

گرت خوئے من آمد ناسزا وار | تو خوئے نیکِ خویش از دست مگذار

حکمت خداوند تبارک و تعالیٰ می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و میخروشد

نعوذ باللہ اگر خلق غیب داں بودے | کسے بحالِ خود از دستِ کس نیاسودے

حکمت زر از معدن بکان کندن بدر آید و از دستِ بخیل بجاں کندن

ا از تو بکہ نالم۔ یعنی تیری فریاد کس سے کروں۔ داور۔ حاکم۔ رہ دہی۔ ہدایت یاب بنائے۔ بد فرجام۔ بدعاقبت۔ غمے کز الخ۔ یعنی وہ غم اچھا جس کے بعد خوشی حاصل ہو جائے
۲ نثارست۔ یعنی آسمان زمین پر پانی برساتا ہے۔ کل انا الخ۔ ہر برتن وہی ٹپکاتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ ناسزاوار۔ نامناسب می پوشد۔ یعنی عیب چھپاتا ہے میخروشد۔ برائیاں بیان کرتا ہے۔ غیب داں۔ ان دیکھی چیزوں کو جاننے والا۔ معدن۔ کان۔ بجاں کندن۔ مار ڈالنا۔

قطعہ

دوناں نخورند گوشش[1] دارند | گویند امید بہ کہ خوردہ
روزے بینی بکامِ دشمن | زر ماندہ وخاکسار مُردہ

حکمت ہر کہ بر زیر دستاں نہ بخشاید بجورِ زبر دستاں گرفتار آید

مثنوی

نہ ہر بازو کہ دروے قوت ہست | بمردی عاجزاں را بشکند دست
ضعیفاں را مکن بر دل گزندے | کہ درمانی بجورِ زورمندے

۷۱۰ **حکایت** درویشے بمناجات درمیگفت یارب بر بداں رحمت کن کہ بر نیکاں خود رحمت کردہ کہ مر ایشاں را نیک آفریدہ

حکمت عاقل چوں خلاف درمیاں آید بجہد وچوں صلح بیند لنگر بنہد کہ آنجا سلامت بر کنارست واینجا حلاوت درمیاں

حکمت مقامر را سہ شش میباید ولیکن سہ یک برمی آید

بیت

ہزار بار چراگاہ خوشتر از میداں | ولیک اسپ ندارد بدستِ خویش عناں

حکایت اول کسے کہ علَم بر جامہ کرد وانگشتری در دستِ چپ

---

[1] گوشش دارند۔ یعنی اپنی مالداری کی تعریفیں سننے کے خواہشمند ہیں۔ امید بہ کہ۔ یعنی کھانے کی تمنا کھالینے سے بہتر ہے۔ بکامِ دشمن۔ دشمن کے مقصد کے موافق۔ خاکسار۔ ذلیل۔ جور۔ ظلم۔ ضعیفاں الخ کمزوروں کا دل نہ ستا کہ۔ بمناجات یعنی خدا سے دعا میں۔ در۔ زیادہ ہی۔ بجہد۔ بھگر نکلتا ہے۔ لنگر بنہد۔ ٹھہرتا ہے۔ حلاوت۔ شیرینی۔ مقامر۔ جوئے باز۔ سہ شش۔ چوسر کی جیت کی چال ہے۔ سہ یک۔ ہار کی چال ہے۔ میداں۔ یعنی میدان جنگ۔ عناں۔ باگ۔ علم۔ نقش ونگار۔ دستِ چپ۔ بایاں ہاتھ۔ ۱۲

جمشید بود گفتندش چرا زینت بچپ دادی کہ فضیلت راست
راست گفت راست را زینتِ راستی تمام ست . قطعہ

فریدون گفت نقاشانِ چین را | کہ پیرامونِ خرگاہش بدوزند
بداں را نیک دار اے مردِ ہشیار | کہ نیکاں خود بزرگ و نیک روزند

حکایت بزرگے را پرسیدند کہ چندیں فضیلت کہ دست راست
راست خاتم درانگشتِ چپ چرا می کنند گفت ندانی کہ اہلِ فضیلت
ہمیشہ محروم باشند

شعر

آنکہ حظ آفرید و روزی سخت | یا فضیلت ہمی دہد یا بخت
حکمت نصیحتِ پادشاہاں مسلّم کسے راست کہ بیمِ سر ندارد
یا امیدِ زر

مثنوی

موحد چہ در پائے ریزی زرش | چہ شمشیرِ ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نباشد ز کس | برین ست بنیادِ توحید و بس
حکمت شاہ از بہرِ دفعِ ستمگاران ست و شحنہ برائے خونخواران

۱۰

لہ راستی . راست پن . تمام است . مکمل ہے . پیرامون . اطراف . خرگاہ . بڑا خیمہ . حظ . نصیبہ بخت . مقدر بیم سر . سر جانے کا خوف . موحد . جو صرف خدا کو مانتا ہو و بس . توحید صرف یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے . دفع ستمگاران . ظالموں کو ظلم سے روکنا . شحنہ . کوتوال . خونخوار . قاتل ۔ ۱۲

قاضی
وقاضی مصلحت جوے طرّارؔ ہرگز دو خصم بحق راضی نروند پیشِ قاضی

قطعہ

چو حق معاینہ دانی کہ می بباید دادؔ | بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دلتنگی
خراج اگر نگزارد کسے بہ طیبِ نفسؔ | بقہر ازو بستانند و مزدِ سرہنگیؔ

حکمت ہمہ کس را دنداں بترشی کند گردد مگر قاضیاں را کہ بشیرینی

شعر

۱۰ قاضی کہ برشوت بخورد پنج خیارؔ | ثابت کند از بہرِ تو صد خربزہ زارؔ

حکمت قحبۂ پیرؔ از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند و شحنۂ معزولؔ از مردم آزاری

بیت

جوانِ گوشہ نشیں شیر مردِ راہِ خداستؔ | کہ پیر خود نتواند ز گوشۂ برخاستؔ

فرد

جوانِ سخت پےؔ باید کہ از شہوت بپرہیزد | کہ پیرِ سست رغبت را خود آلت برنمیخیزدؔ

حکمت حکیمے نامور را پرسیدند کہ درختاں را کہ خدائے عزّ و جلّ آفریدہ است و بردمندؔ ہیچ یک را آزاد نخواندہ اند مگر

ؔ طرّار۔ جیب تراش۔ خصم بحق الخ۔ یعنی دو ایسے شخص جو اپنے حق پر راضی ہوں۔ اُن کو قاضی کے یہاں حاضر ہونے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ می بباید داد۔ یعنی واجب الادا ہے۔ بلطف بہ۔ اُس کو نرمی سے ادا کر دینا بہتر ہے۔ طیبِ نفس۔ خوشدلی۔ مزدِ سرہنگی۔ سپاہی۔ کند گردد۔ ترشی کھانے سے دانت کھٹے ہوجاتے ہیں۔ پنج خیار۔ ککڑی کی جڑ مراد تھوڑی سی چیز۔ خربزہ زار۔ خربوزے کا کھیت۔ قحبۂ پیر۔ بوڑھی رنڈی۔ معزول۔ برخاست شدہ۔ جوانِ گوشہ نشین۔ یعنی نیک۔ سخت پے۔ جس کے پٹھے مضبوط ہوں۔ آلت برنمی خیزد۔ یعنی شہوت نہیں ہوتی۔ بر۔ پھل۔ مند۔ صاحب

مند سے پہلے اگر دو حرفی کلمہ ہوتا ہے تو اس سے پہلے واؤ کا اضافہ کردیتے ہیں جیسے تنومند۔ یکے را آزاد نخواندہ اند۔ بجز سرو کے کسی کو آزاد نہیں کہا جاتا ہے۔ ۱۲

سرورا کہ ثمرہ ندارد گوئی دریں چہ حکمت ست گفت ہر یکے را
دخلے معیّن ہست بوقتے معلوم گہے بوجودِ آں تازہ اند وگاہے
بعدمِ آں پژمردہ وسرورا ہیچ ازیں نیست وہمہ وقت خوش ست
وایں ست صفتِ آزادگاں

قطعہ

بریں کہ میگذرد دل منہ کہ دجلہ بسے	پس از خلیفہ بخواہد گذشت در بغداد
گرت ز دست برآید چو نخل باش کریم	ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد

۱۰

حکمت دو کس مردند وتحسر بردند یکے آنکہ داشت ونخورد
ودیگر آنکہ دانست ونکرد

قطعہ

کس نہ بیند بخیل فاضل را	کہ نہ در عیب گفتنش باشد
ور کریمے دو صد گنہ دارد	کرمش عیبہا فرو پوشد

لہ دخلِ معیّن۔ متعین آمدنی گہے۔ کبھی۔ ہیچ ازیں نیست۔ نہ پھل آتا ہے نہ پھل توڑا جاتا ہے۔ ایں کہ میگذرد۔ یعنی جو کہ فانی ہے۔ دل منہ۔ دل نہ لگا۔ دجلہ۔ بغداد کا مشہور دریا۔ خلیفہ یعنی خلفاء بنی عباس۔ ؎ نخل۔ کھجور۔ کریم۔ سخی۔ تحسر۔ حسرت۔ کس نہ بیند الخ۔ یعنی ایسا کسی نے نہ دیکھا ہوگا کہ بخیل فاضل کی عیبجوئی کی کوشش نہ کرتے ہوں۔ کریم۔ سخی۔ کرم سخاوت ۱۲

خاتمۃ الکتاب

تمام شد کتاب گلستان واللہ المستعان بتوفیق باری عزّ اسمہٗ
دریں جملہ چنانکہ رسمِ[1] مؤلفان ست از شعرِ متقدّماں تلفیقے نرفت

بیت

کہن خرقۂ خویش پیراستن | بہ از جامۂ عاریت خواستن

غالب گفتارِ سعدی طرب انگیز ست وطیبت آمیز کوتہ نظراں را
بدیں زبانِ طعن دراز گردد کہ مغزِ دماغ بیہودہ بردن ودُودِ[2] چراغ
بیفائدہ خوردن کارِ خردمنداں نیست ولیکن بررائے روشنِ
صاحبدلاں کہ روئے سخن در ایشان ست پوشیدہ نماند کہ دُرِّ
موعظتہائے شافی در سِلکِ عبارت کشیدہ است ودا روئے
تلخِ نصیحت بشہدِ ظرافت برآمیختہ تا طبعِ ملولِ انسان از دولتِ
قبول محروم نماند الحمد للہ ربّ العالمین۔

مثنوی

ما نصیحت بجائے خود کردیم | روزگارے دریں بسر بردیم

---

[1] رسم۔ عادت۔ متقدّماں۔ اگلے لوگ۔ تلفیق۔ ترتیب۔ نرفت۔ یعنی اس کتاب میں کسی دوسرے شاعر کا شعر نہیں ہے۔ عاریت۔ ادہار مانگنا۔ طرب مستی۔ طیبت۔ پاکیزگی۔
[2] دود۔ دھواں۔ صاحبدلاں اہلِ باطن۔ دُر۔ موتی۔ موعظتہائے نصیحتیں۔ سلک۔ لڑی۔ ظرافت۔ مذاق۔ ملول۔ رنجیدہ۔ روزگار زمانہ۔ ۱۲

گر نیاید بگوشِ رغبت کس — بر رسولاں بلاغ باشد و بس

یا ناظراً فیہ سل باللّٰہ مرحمۃً — علی المصنفِ واستغفر لصاحبہ

واطلب لنفسک من خیرٍ تریدہا — من بعدِ ذلک غفراناً لکاتبہ

لو ان لی یوم التلاق مکانۃً — عند الرؤوفِ فقلتُ یا مولانا

انا المسیءُ وانت مولیً محسنٌ — ہا قد اسأتُ واطلبُ الاحسانا

تمت

ل گوشِ رغبت یعنی نصیحت کو قبول کرنیوالا کان۔ رسولاں پیغام رساں۔ ٢ یا ناظراً فیہ الخ۔ اے اس کتاب کو پڑھنے والے اللہ سے مصنف پر رحمت نازل کرنے کی درخواست کر اور صاحبِ کتاب کے لئے مغفرت چاہ۔ ٣ واطلب الخ۔ اور اپنے نفس کے لئے جو بہتری چاہے طلب کر اس کے بعد کاتب کے لئے مغفرت چاہ۔ ٤ لو ان لی الخ۔ اگر مجھ قیامت کے دن اللہ کے پاس کوئی جگہ مل گئی تو میں کہوں گا اے میرے مولا۔ ٥ انا المسیء میں گنہگار ہوں تو احسان کرنے والا آقا ہے۔ میں نے برے کام کئے ہیں تجھ سے احسان چاہتا ہوں۔ ١٢

فرہنگ

باب الالف استقصا صبا افشا صفا عبا وا ابا عنا قفا شتا مصلا

فنا خطا افتا کدخدا تسما عصا اشتہا بینوا ملجا محابا امضا اشقیا

املا جلسا بینا ہمانا احشا تولا مدارا شیدا سودا یغما تشفا وفا جفا

باب البا اولوالالباب شباب ارباب مخلاب بواب خلاب دواب

ادیب غریب رقیب درویب طبیب آسیب نہیب شکیب مرہوب

آشوب جنب عذب عقب کلب شغب شعب منصب صعب

مقرب حلب حرب قصب مترقب طرب قطب کعب مستوجب

باب التا قربت رحلت عزلت فتوت صولت زرشت فسحت نفرت

جبلت کربت فطنت خبرت عدت صفوت فطرت صنعت سطوت

طلعت مودت بہجت شنعت عصمت ثروت مکنت طیبت نکبت انابت

بلاغت عنایت شفاعت شماتت سیاقت بضاعت ملامت کفایت

کفارت معالجت مرافقت خصومت خجالت اطاعت دہابت ظرافت

طراوت آفت مقالت حراست ریاست جسارت سباحت صباحت ملاحت

مزاحت بطالت رایت ضیافت استطاعت صلابت عدامت متانت سماحت

وقاحت استعارت سفاہت مباسلت مجاورت مبارزت مرمت عزیمت
مقاومت ملاطفت مواجہت مضارعت معاتبت مخالطت منادمت مسامحت
مضایقت منازعت مرجات بنات درکات صیت معیشت خشونت مؤنت
معونت فزونت ممقوت برودت جبہت شگفت اردی بہشت کنشت عقوبت
کدورت عشرت منفعت

باب الثاء غیاث وارث حادث بحث خبث لیث

باب الجیم لوج عوج اوج عاج آماج نسیج پسیج سلیج گنج دشرنج تفرج

باب الحاء سلاح فرح طرح منقح مسالح سیاح طامح بلیح مسیح صلح

باب الخاء تلخ ملخ لاخ توبیخ کاخ راخ باخ فرخ برخ زونخ شیخ بخ

باب الدال عود کلید درید مستفید جاوید بید برید صید فرود زرود تعبد
محمد مجرد منقود متعود تہد الوند سمند مستمند قرآلد مرداد عناد جماد برد
درد گرد ستره فرد عضد درود مفود مکائد موائد ناقد قاعد ناساعد آید

باب الذال ملاذ معاذ منفذ منقوذ تلمیذ مأخوذ نافذ

باب الراء تہور ومار طرار تتار استبصار استغفار ذوار دیار استظہار
زنہار تبار عیار تاتار عیار سنجار گندناز ذوالفقار بیغار حصار ظہیر تقصیر

عنبر ضریر نفیر نشور خطیر توفیر منکر بذر کاغذ زر عبیر مبذر منجر شرر فر مہر
نذر ذکر زجر کسیر نفر سکر زبر مخمر جمہر متبجر مدبر منصور بصائر سائر شاطر
ضاجر کاشغر مقامر نوادر منابر تجاسر آزر کفور دستور زنبور تجور سنور عین القطر

باب الزاء | غز خز رز نوروز تموز عجوز اعجاز ایجاز طراز ستیز مویز پشیز مرکز
چرخ انداز فراز زاژ کرز انباز کنز جہاز مبارز آز

باب السین | نفس قفس ناموس عروس فسوس استیناس خروس
جلیس نفیس تلبیس برجیس

باب الشین | عرش عیش جیش کیش ریش خروش حلقہ بگوش آغوش
سیاہ گوش تفتیش اغمش العطش پاداش یکتاش خیلتاش بکتاش تاش

باب الصاد | رقص نغص مخلص غواص تصاص غاص اخلاص

باب الضاد | اعراض فرض تعرض معرض عارض معارض خوض مخفوض

باب الطاء | بساط سماط رباط اخلاط مخیط قط سفط نفط خبط تبسیط محیط

باب الظاء | وعظ الفاظ محفوظ ملحوظ غیظ غلیظ خط

باب العین | بدیع منبع توزیع تصدیع ربیع مطاع قانع ارتفاع مطبوع
مستمع مقنع منع نطع نزع فزع جزع ورع قلع نطوع تفرع تصنع مرصع

باب الفاء اعتراف مصاف کفاف گزاف عفاف اعراف مالوف معروف

فیلسوف تعنیف حریف ظریف لطیف عنیف تلفیف کہف زحف خرف کشف

باب القاف مستغرق متعلق کلق ازرق بندق حاذق باشق واثق نسق

دلق خلق علق رمق عرق خلق چقماق تریاق اعتاق طاق صداق نیاق دبق

باب الکاف تاک پاک مانک ادراک خنگ چنگ فرسنگ فرسنگ

خرسنگ آہنگ فنگ سرسنگ ارژنگ نذارک تارک آہک اتابک ملک

باب اللام اجلال زلال خصال متعال مقال عبال لال ابتہال زال بال

بدسگال عاجل آجل ارمل اراذل اناسل جمل حمل تابل امل کحل ہزل جدل

بذل غزل اجل وصل فصل حنظل جبل دغل غل غسل وحل اہل مترسل قہل

مکاحل تناول تطاول نیل رحیل عدیل تاویل توکیل جہول مامول حلول دخول

باب المیم کام گام ہشام خرطوم مقوم الیم انام ازدحام حطام فرجام عزم

جرم اثم نجم بجم حرم لمم خرم فراہم تلاطم دمائم ملائم آرزم خوارزم مشموم ندیم

باب النون بوستان گلستان اذان ریحان ضمیران کنعان ایوان الوان

انبان عنفوان عنوان ملتان نستان چوپان بیکران پیل دمان شیرزبان لنبان

جہان مغیلان اردشیر بابکان پیکان دودمان خارستان ہمدان ہمعنان کہرداں

میمون واژون پیرامون زبون مضمون نمن تلون قرائن پائیدن نوزدیدن ورزیدن

اشفتن فروماندن شتافتن شنیدن گرائیدن کاهیدن سپرانداختن

باب الواو علو عدو ربو غرو سهو محو لهو سبو و پرتو نیرو جزو عضو بانو

باب الهاء فواکه مایه کافه مراقبه مکاشفه عصاره سنگلاخه کجاوه واقعه

باهره دیباچه هرآینه مشاطه آزاده فرومایه سابقه خزانه کلاسه مطایبه پراگنده

قراضه پاینده مجادله ناصیه هواره جاده قباله غساله تتمه حلیه فرطه درجه فتنه

کرشمه زمره ستنبه سره نشره ابله بیشه پیشه مژده غصه هرزه طبله موجه زهره

دقیقه بره ملاطیه طره تیره دریوزه برکه خجسته زمزمه بهره آبگینه وسمه بدرقه ورطه

شیوه فقیره کرم پیله عربده عرصه ذخیره نقبه جبهه لدغه جذبه غرفه نعره افواه شکوه

باب الیای تماشی لالی آبادی مناهی بردیکالی وادی هیولائی حرامی

وحی مامضی اذی مادی نهی منجلی نفی سعی سروری روسپی نواحی صخرجنی

بجنی هنی برکی منتولی مستغنی مشتری کروبی مستولی منقضی کسری لغوی پرواری

تمام شد

(اسلامیہ آفسٹ پرنٹرز چاٹگام)